وهي سبعة[1]: ثلثة[2] منها للشک، وثلثة[3] منها لليقين، و واحد منها مشترک بينهما.

أما الثلثة الأوَل، فحسبتُ وظننت وخلتُ، مثل: حسبت[4] زيداً فاضلا، وظننت بكراً نائما، وخلت[5] خالداً قائماً. و"ظننت" إذا كان من الظنة[6] بمعنى التهمة، لم يقتض المفعول الثاني،

(۱) قوله: وهی سبعة:۔ یہاں مطلقاً افعال قلوب مراد نہیں جو سات سے زیادہ ہیں۔ بلکہ وہ افعال قلوب ہیں جن کا نام نحویوں کے یہاں افعال قلوب ہے، اور وہ یقیناً سات میں منحصر ہیں۔

(۲) قوله: ثلثة منها للشک:۔ مراد یہ ہے کہ یہ تین اکثر شک میں مستعمل ہوتے ہیں ۔ اور کبھی یہ تینوں یقین میں بھی استعمال کیے جاتے ہیں۔

(۳) قوله: ثلثة منها لليقين:۔ یہاں پر بھی وہی مراد ہے کہ یہ تینوں غالبا یقین میں مستعمل ہوتے ہیں ۔ اور کبھی ظن میں بھی استعمال کئے جاتے ہیں۔

(۴) قوله: مثل حسبت زيدا فاضلا:۔ حسبت، اس کا مضارع بکسر سین اور بفتح سین دونوں آیا ہے، اور ماضی صرف بکسر سین ہے۔

(۵) قوله: خلت خالدا قائما:۔ خِلْتُ بکسر خا، خیلولة سے مشتق ہے، اصل میں خَيِلْتُ تھا؛ کیوں کہ سَمِعَ سے آتا ہے ۔ کسرۂ یا نقل کرکے "خا" کو دیا اس کی حرکت حذف کرنے کے بعد، اجتماع ساکنین کی وجہ سے "یا" ساقط ہوگئی خلت ہوگیا۔

۶) قوله: من الظِنَّة:۔ بکسر ظائے معجمہ بمعنی "تہمت" آتا ہے، اور بمعنی "وہم میں ڈالنا" بھی۔ اور "تُهَمَة" بضم تا وفتح ها بروزن "هُمَزَة" اصل میں "وُهَمَة" تھا، واو تا سے بدل گیا۔

ترکیب قوله: وهی سبعة الخ۔ "و" حرف عطف یا استیناف، "هی" ضمیر مبتدا، "سبعة" موصوف، "ثلثة" موصوف، "منها" جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا "ثابتة" اسم فاعل کا، اس میں "هی" ضمیر پوشیدہ فاعل، اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر مبتدا، "للشك" جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا "ثابتة" اسم فاعل کا، "ثابتة" بترکیب سابق خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر معطوف علیہ، "و" حرف عطف، "ثلثة منها لليقين"، "ثلثة منها للشك" کی طرح جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر معطوف، "و" حرف عطف، "واحد" موصوف، "منها" جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا "ثابت" اسم فاعل کا، "ثابت" بترکیب سابق صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر مبتدا، "مشترك" اسم مفعول، اس میں "هو" ضمیر پوشیدہ نائب فاعل، "بین" مضاف، "هما" ضمیر مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ، "مشترك" اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر معطوف، معطوف علیہ اپنے دونوں معطوف سے مل کر صفت، "سبعة" موصوف اپنی صفت سے مل کر خبر، "هی" مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوف یا مستانفہ ہوا۔

"اما" حرف شرط برائے تفصیل، "الثلثة" موصوف، "الأول" اسم تفضیل، اس میں "هن" پوشیدہ، جس میں "ها" ضمیر فاعل، "نون مشدد" علامت جمع مونث، اسم تفضیل اپنے فاعل سے مل کر صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر مبتدا، "فا" جزائیہ، "حسبت" مراد اللفظ معطوف علیہ، "و" حرف عطف، "ظننت" مراد اللفظ معطوف، "و" حرف عطف، "خلت" مراد اللفظ معطوف، معطوف علیہ اپنے دونوں معطوفات سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہو کر جزا، شرط محذوف اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

"مثل" مضاف، "حسبت زيدا فاضلا" مراد اللفظ معطوف علیہ، "و" حرف عطف، "ظننت بكرا نائما" مراد اللفظ معطوف، "و" حرف عطف، "خلت خالدا قائما" مراد اللفظ معطوف، معطوف علیہ اپنے دونوں معطوفوں سے مل کر مضاف الیہ، مثل مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر مبتدائے مقدر مثاله کی الخ۔

برتقدیر ارادۂ معنی: حسبت افعال قلوب سے، "تا" ضمیر بارز فاعل، "زیدا" مفعول بہ اول، "فاضلا" اسم فاعل، اس میں "هو" ضمیر پوشیدہ فاعل، اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر مفعول بہ دوم، فعل اپنے فاعل اور دونوں مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

"ظننت بكرا نائما" اور "خلت خالدا قائما" کی ترکیب "حسبت زيدا فاضلا" کی ترکیب کی طرح ہوگی۔

قوله: وظننت إذا كان الخ۔ "و" حرف استیناف، "ظننت" مراد اللفظ مبتدا، "إذا" ظرف زمان متضمن معنی شرط مفعول فیہ مقدم، "كان" فعل ناقص، اس میں "هو" ضمیر پوشیدہ اسم، "من" حرف جار، "الظنة" ذوالحال، "با" حرف جار، "معنی التهمة" بترکیب اضافی مجرور، جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا "ثابتة" اسم فاعل کا، "ثابتة" بترکیب سابق حال، ذوالحال اپنے حال سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا "مشتقا" اسم مفعول مقدر کا، اس میں "هو" ضمیر پوشیدہ نائب فاعل، اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، کان فعل ناقص اپنے اسم و خبر اور مفعول فیہ مقدم سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط، "لم یقتض" فعل، اس میں "هو" ضمیر پوشیدہ فاعل، "المفعول" موصوف، "الثانی" صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر مفعول بہ، "لم یقتض" فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جزا، شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہو کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

مثل: ظننت زيدا، أي: اتهمته.[1]

وأما الثلثة الثانية، فعلمت ورأيت ووجدت، مثل: علمت زيدا أمينا، ورأيت عمرا فاضلا، ووجدت البيت رهينا. و"علمت"[2] قد يجئ بمعنى: عرفت، نحو: علمت زيدا، أي: عرفته.[3] و"رأيت" قد يكون بمعنى: أبصرت،

(۱) **قوله: اتهمته.** باب افعال سے ہے، یا باب افتعال سے۔

(۲) **قوله: وعلمت قد يجيء:۔** یہاں سے افعال قلوب کے بعض وہ معانی بیان کرتے ہیں جن کے اعتبار سے وہ متعدی بدو مفعول نہیں ہوتے، بلکہ صرف ایک مفعول کی جانب متعدی ہوتے ہیں۔

(۳) **قوله: عرفته:۔** اہل عرب کے نزدیک علم اور معرفت میں کوئی معنوی فرق نہیں، البتہ لفظی فرق ہے کہ معرفت کو ایسے ادراک میں استعمال کرتے ہیں جو نفس شی سے متعلق ہو۔ اسی لیے وہ صرف ایک مفعول کو نصب دیتا ہے۔ اور لفظ علم کو ایسے ادراک میں جو شی اور اس کی صفت دونوں سے متعلق ہو۔ اسی واسطے وہ دو مفعول کو نصب دیتا ہے۔ اور کبھی علم کو نفس شی کے ادراک میں استعمال کرتے ہیں، جیسے کتاب کی مثال، تو اس وقت وہ ایک مفعول کو نصب دیتا ہے۔ تکملہ۔

ترکیب: "مثل" مضاف، "ظننت زيدا" مراد اللفظ معطوف عليه يا مبدل منه، "أي" حرف تفسير، "اتهمته" مراد اللفظ عطف بیان یا بدل الکل، معطوف علیہ عطف بیان سے مل کر، یا مبدل منہ بدل الکل سے مل کر مضاف الیہ، "مثل" مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر مبتدائے مقدر "مثاله" کی الخ۔

برتقدیر ارادۂ معنی: "ظننت" فعل، "تا" ضمیر بارز فاعل، "زيدا" مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

"اتهمت" فعل، "تا" ضمیر بارز فاعل، "ہ" ضمیر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

قوله: وأما الثلثة الثانية الخ:۔ "و" حرف عطف، "أما" حرف شرط، جملۂ شرط "يوجد شيء" محذوف لزوما، "الثلثة الثانية" بترکیب توصیفی مبتدا، "فا" جزائیہ، "علمت" مراد اللفظ معطوف علیہ، "و" حرف عطف، "رأيت" مراد اللفظ معطوف، "و" حرف عطف، "وجدت" مراد اللفظ معطوف، معطوف علیہ اپنے دونوں معطوف سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہو کر جزا، شرط محذوف اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ معطوفہ ہوا۔

"مثل" مضاف، "علمت زيدا أمينا" مراد اللفظ معطوف علیہ، "و" حرف عطف، "رأيت عمرا فاضلا" مراد اللفظ معطوف، "و" حرف عطف، "وجدت البيت رهينا" مراد اللفظ معطوف، معطوف علیہ اپنے دونوں معطوف سے مل کر مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر مبتدائے مقدر "مثاله" کی الخ۔

برتقدیر ارادۂ معنی: "علمت" افعال قلوب سے، "تا" ضمیر بارز فاعل، "زيدا" مفعول بہ اول، "أمينا" صفت مشبہ، اس میں "ہو" ضمیر پوشیدہ فاعل، صفت مشبہ اپنے فاعل سے مل کر مفعول بہ دوم، "علمت" فعل اپنے فاعل اور دونوں مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

اگلے دو جملوں کی ترکیب بھی اسی انداز پر ہوگی۔

فائدہ: جو الفاظ اسم مفعول کے معنی میں آتے ہیں، جیسے: رهين بمعنی مرهون، ذبيح بمعنی مذبوح، جريح بمعنی مجروح، ابن عصفور کے نزدیک وہ اسم مفعول کا عمل کرتے ہیں، لیکن جمہور ایسے الفاظ کو عمل نہیں دیتے۔ جمہور کے مذہب پر یوں کہیں گے: "رهينا" مفعول بہ دوم۔

قوله: وعلمت قد يجئ الخ: "و" حرف عطف، "علمت" مراد اللفظ مبتدا، "قد" برائے تقلیل، "يجيء" فعل، اس میں "ہو" ضمیر پوشیدہ فاعل، "با" حرف جار، "معنی" مضاف، "عرفت" مراد اللفظ مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرف لغو، "يجيء" فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

"نحو" مضاف، "علمت زيدا" مراد اللفظ معطوف علیہ یا مبدل منہ، "أي" حرف تفسیر، "عرفته" مراد اللفظ عطف بیان یا بدل الکل، معطوف علیہ عطف بیان سے مل کر، یا مبدل منہ بدل الکل سے مل کر مضاف الیہ، "نحو" مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر مبتدائے مقدر "مثاله" کی الخ۔

برتقدیر ارادۂ معنی: "علمت" فعل، "تا" ضمیر بارز فاعل، "زيدا" مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

"عرفت" فعل، "تا" ضمیر بارز فاعل، "ہ" ضمیر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

"و" حرف عطف، "رأيت" مراد اللفظ مبتدا، "قد" برائے تقلیل، "يكون" فعل ناقص، اس میں "ہو" ضمیر پوشیدہ اسم، "با" حرف جار، "معنی" مضاف، "أبصرت" مراد اللفظ مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا "مستعملا" اسم مفعول کا، اس میں "ہو" ضمیر پوشیدہ نائب فاعل، اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

كقوله تعالى: فانظر ماذا ترى[1]. و "وجدت" قد يكون بمعنى: أصبت، مثل: وجدت الضالة،[2] أي: أصبتها. فإنّ كلّ واحد من هذه المعاني لا يقتضي إلا متعلقا واحدا، فلا يتعدىّ إلا إلى مفعول واحد.

والواحد[3] المشترک بینهما هو "زعمت"، مثل: زعمت الله غفورا، فهو للیقین.

(۱) **قوله: ماذا ترى:** یہاں پر یہ واضح کیا گیا ہے کہ تری بمعنی تبصر ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ آیت کریمہ میں اگر رویت بصری کا معنی مراد لیا گیا ہے تو درست نہیں؛ کیوں کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے صاحبزادے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو بچشم سر کسی چیز کو دیکھنے کا حکم نہ فرمایا تھا ـ اور اگر رویت قلبی کے معنی میں لیا جائے تو ایسی صورت میں تری اگر مجرد سے لیا جائے تو دو مفعول کا طالب ہوگا اور اگر مزید سے لیا جائے تو تین مفعول کا طالب ہوگا، اور یہاں ایک ہی مفعول ہے، لہذا واضح ہوا کہ آیت کریمہ میں تری رویت سے مشتق ہی نہیں ہے، بلکہ "رأی" سے مشتق ہے، جیسا کہ تفسیر جلالین میں ہے: "ماذا ترى" من الرأي: اور شرح جامی کی شرح محرم آفندی میں ہے: "بل هو مبني للرأي الذي هو الاعتقاد والمشاورة، كذا في كتب وجوه القراءة"، فتأمل.

(۲) **قوله: الضالة:**ـ ضال کی مونث ہے۔ اس گم شدہ چیز کو کہتے ہیں جس کی تلاش کی جائے ـ یہاں پر یہی مراد ہے ـ اور اس اونٹ یا اونٹنی کو بھی کہتے ہیں جو اپنے مالک اور محافظ کے بغیر جنگل میں ہلاک ہوگئی ہو۔ یہ لفظ مذکر و مونث دونوں میں مستعمل ہے۔ اس کی جمع "ضوال" آتی ہے۔

(۳) **قوله: والواحد المشترک:**ـ یعنی افعال قلوب سے ایک فعل یقین اور ظن دونوں میں مشترک ہے، اور وہ "زعمت" ہے۔ لیکن یہ ظن میں اکثر مستعمل ہے، یقین میں کمتر۔

ترکیب: "ک" حرف جار، "قول" مصدر مضاف، "ہ" ضمیر ذو الحال، "تعالى" بترکیب سابق حال، ذو الحال اپنے حال سے مل کر مضاف الیہ، "فانظر ماذا ترى" مراد اللفظ مقولہ، "قول" مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ اور مقولہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا "ثابت" اسم فاعل کا، "ثابت" بترکیب سابق خبر مبتدائے مقدر "مثاله" کی الخ۔

بر تقدیر ارادۂ معنی: "فا" فصیحہ، "انظر" فعل امر، اس میں "أنت" ضمیر پوشیدہ فاعل، "ماذا" بمعنی الذی اسم موصول، "ترى" فعل، اس میں "أنت" ضمیر پوشیدہ فاعل، "ہ" ضمیر محذوف مفعول بہ، "ترى" فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ، اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر مفعول بہ، "انظر" فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر جزا، شرط محذوف "إذا كان الأمر كذلك" اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

"ووجدت قد يكون بمعنى أصبت" کی ترکیب بعینہ "ورأيت قد يكون بمعنى أبصرت" کی طرح ہوگی۔

"مثل" مضاف، "وجدت الضالة" مراد اللفظ معطوف علیہ یا مبدل منہ، "أي" حرف تفسیر، "أصبتها" مراد اللفظ عطف بیان یا بدل الکل، معطوف علیہ اپنے عطف بیان سے مل کر یا مبدل منہ اپنے بدل الکل سے مل کر مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر مبتدائے مقدر "مثاله" کی الخ۔

بر تقدیر ارادۂ معنی: "وجدت" فعل، "تا" ضمیر بارز فاعل، "الضالة" مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

"أصبت" فعل، "تا" ضمیر بارز فاعل، "ها" ضمیر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

"فا" حرف تعلیل، "إن" حرف مشبہ بالفعل، "کل" مضاف، "واحد" موصوف، "من" حرف جار، "ها" حرف تنبیہ، "ذہ" اسم اشارہ مبدل منہ یا معطوف علیہ، "المعاني" بدل یا عطف بیان، مبدل منہ اپنے بدل یا معطوف علیہ اپنے عطف بیان سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا "ثابت" اسم فاعل کا، "ثابت" بترکیب سابق صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر مضاف الیہ، "کل" مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر اسم، "لا يقتضي" فعل، اس میں "ہو" ضمیر پوشیدہ فاعل، "إلا" حرف استثنا، "متعلقا" موصوف، "واحدا" صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر مستثنیٰ مفرغ ہو کر مفعول بہ، "لايقتضي" فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر خبر، "إن" اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معللہ ہوا۔

"فا" فصیحہ، "لا يتعدى" فعل، اس میں "ہو" ضمیر پوشیدہ فاعل، "إلا" حرف استثنا، "إلى" حرف جار، "مفعول" موصوف، "واحد" صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر مستثنیٰ مفرغ ہو کر ظرف لغو، "لايتعدى" فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزا، شرط محذوف "إذا كان الأمر كذلك" اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

قوله: والواحد المشترک الخ:ـ "و" حرف عطف، "الواحد" موصوف، "ال" حرف تعریف، "مشترك" اسم مفعول، اس میں "ہو" ضمیر پوشیدہ نائب فاعل، "بينهما" بترکیب اضافی مفعول فیہ، "مشترك" اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر مبتدائے اول، "ہو" ضمیر مبتدائے ثانی، "زعمت" مراد اللفظ خبر، مبتدائے ثانی اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر خبر، مبتدائے اول اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

"مثل" مضاف، "زعمت الله غفورا" مراد اللفظ معطوف علیہ، "و" حرف عطف، "زعمت الشيطان شكورا" مراد اللفظ معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مضاف الیہ، مثل مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر مبتدائے مقدر "مثاله" کی، الخ۔

بر تقدیر ارادۂ معنی: "زعمت" افعال قلوب سے، "تا" ضمیر بارز فاعل، اسم جلالت مفعول بہ اول، "غفورا" مفعول بہ دوم، "زعمت" فعل اپنے فاعل اور دونوں مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

"فا" حرف تفصیل، "ہو" ضمیر مبتدا، "لليقين" جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا "ثابت" اسم فاعل کا، "ثابت" بترکیب سابق خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مفصلہ ہوا۔

وزعمت الشيطان شكورا، (١) فهو للشك.

وفي هذه الأفعال لا يجوز الاقتصار (٢) على أحد المفعولين؛ لأنهما كاسم واحد؛ لأن مضمونهما معا مفعول به في الحقيقة، وهو مصدر (٣) المفعول الثاني المضاف إلى المفعول الأول؛ إذ معنى علمت زيدا فاضلا: علمت فضل زيد. فلو حذف أحدهما كان كحذف (٤) بعض أجزاء الكلمة الواحدة.

(١) **قوله :شكورا:۔** شکور بروزن صبور، اس کے دو معنی ہیں۔ اول: بسیار شکر گذار۔ دوم: تھوڑی چیز کو قبول کرنے والا۔ یہاں پر یہی معنی مراد ہے۔ اب مثال مذکور کے یہ معنی ہوئے: ''میں نے شیطان کو گمان کیا تھا کہ گناہ صغیرہ کے ارتکاب پر راضی ہو جائیگا، مگر ایسا نہیں وہ تو بندہ سے اس وقت راضی ہوتا ہے جب کہ وہ اکبر کبائر کا ارتکاب کرے۔

(٢) **قوله: الاقتصار:۔** اقتصار کا معنی ہے: کسی چیز کو بغیر قرینہ حذف کر دینا۔ اور قرینہ کے ساتھ حذف کرنے کو اختصار کہتے ہیں۔ تو مراد یہ ہے کہ ان افعال کے ایک مفعول کو بغیر قرینہ حذف کرنا جائز نہیں۔

(٣) **قوله: وهو مصدر:۔** اخذ مضمون کا یہ طریقہ اس وقت ہے جب مفعول ثانی مشتق ہو۔ اور جب مشتق نہ ہو، جیسے: "علمت هذا زيدا"۔ تو مفعول ثانی میں یائے مصدری اور تا لگا کر مصدر بنائیں گے، پس مثال مذکور میں کہا جائے گا "علمت زيدية هذا"۔

(٤) **قوله: كحذف بعض اجزاء الكلمة:۔** یعنی ان افعال کے ایک مفعول کو حذف کرنا انعدام معنی میں کلمہ کے بعض اجزا کے حذف کی طرح ہوگا اور یہ ناجائز ہے۔

ترکیب: "زعمت" افعال قلوب سے، "تا" ضمیر بارز فاعل، "الشيطان" مفعول بہ اول، "شكورا" مفعول بہ دوم، "زعمت" فعل اپنے فاعل اور دونوں مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

"فا" حرف تفصیل، "هو" ضمیر مبتدا، "للشك" جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا "ثابت" اسم فاعل کا، "ثابت" بترکیب سابق خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مفصلہ ہوا۔

قوله: وفي هذه الأفعال: "و" حرف عطف یا استیناف، "في" حرف جار، "ها" حرف تنبیہ، "ذه" اسم اشارہ مبدل منہ یا معطوف علیہ، "الأفعال" بدل یا عطف بیان، مبدل منہ اپنے بدل یا معطوف علیہ اپنے عطف بیان سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرف لغو مقدم، "لايجوز" فعل، "الاقتصار" مصدر، "على" حرف جار، "أحد المفعولين" بترکیب اضافی مجرور، جار مجرور مل کر ظرف لغو، "الاقتصار" مصدر اپنے ظرف لغو سے مل کر فاعل، "لام" حرف جار، "أن" حرف مشبہ بالفعل موصول حرفی، "هما" ضمیر اسم، "ك" حرف جار، "اسم واحد" بترکیب توصیفی مجرور، جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا "ثابتان" اسم فاعل کا، اس میں "هما" ضمیر پوشیدہ فاعل، "لام" حرف جار، "أن" حرف مشبہ بالفعل موصول حرفی، "مضمون" مضاف، "هما" ضمیر ذوالحال، "معا" بمعنی "مجتمعين" حال، ذوالحال اپنے حال سے مل کر مضاف الیہ، "مضمون" مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر اسم، "مفعول" اسم مفعول، اس میں "هو" ضمیر نائب فاعل، "به" ظرف لغو اول، "في" حرف جار، "الحقيقة" مجرور، جار مجرور مل کر ظرف لغو دوم، اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور دونوں ظرف لغو سے مل کر صفت، موصوف مقدر "شيء" اپنی صفت سے مل کر خبر، "أن" کا اسم اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر صلہ، موصول حرفی اپنے صلہ سے مل کر بتاویل مفرد ہو کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا "ثابتان" اسم فاعل کا، اسم فاعل اپنے فاعل اور دونوں ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، "أن" کا اسم اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر صلہ، "أن" موصول حرفی اپنے صلہ سے مل کر بتاویل مفرد ہو کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرف لغو، "لايجوز" فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو مقدم اور ظرف لغو موخر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا۔

قوله: وهو مصدر المفعول الثاني الخ:۔ "و" حرف عطف، "هو" ضمیر مبتدا، "مصدر" مضاف، "المفعول الثاني" بترکیب توصیفی مضاف الیہ، مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر موصوف، "ال" حرف تعریف، "مضاف" اسم مفعول، اس میں "هو" ضمیر پوشیدہ نائب فاعل، "إلى" حرف جار، "المفعول الأول" بترکیب توصیفی مجرور، جار مجرور مل کر ظرف لغو، "مضاف" اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرف لغو سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت، "مصدر" موصوف اپنی صفت سے مل کر خبر، "هو" مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

"إذ" برائے تعلیل، "معنى" مضاف، "علمت زيدا فاضلا" مراد اللفظ مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، "علمت فضل زيد" مراد اللفظ خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معللہ ہوا۔

برتقدیر ارادۂ معنی: "علمت" بمعنی "عرفت" فعل، "تا" ضمیر بارز فاعل، "فضل زيد" بترکیب اضافی مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

"فا" حرف تفصیل، "لو" حرف شرط، "حذف" فعل مجہول، "أحدهما" بترکیب اضافی نائب فاعل، فعل مجہول اپنے نائب فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط، "كان" فعل ناقص، "هو" ضمیر پوشیدہ اسم، "ك" حرف جار، "حذف" مضاف، "بعض" مضاف الیہ مضاف، "أجزاء" مضاف الیہ مضاف، "الكلمة الواحدة" بترکیب توصیفی مضاف الیہ، "أجزاء" مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مضاف الیہ، "بعض" مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مضاف الیہ، "حذف" مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا "ثابتا" اسم فاعل کا، "ثابتا" بترکیب سابق خبر، "كان" فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جزا، شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ مفصلہ ہوا۔

وإذا توسطت هذه الأفعال بين مفعوليها أو تأخرت عنهما جاز إبطال عملها، مثل: زيد ظننت قائم، وزيدا ظننت قائما، وزيد قائم ظننت، وزيداً قائماً ظننت. فإعمالها وإبطالها حينئذ متساويان.(1)
وقال بعضهم: إن إعمالها أولى على تقدير(2) التوسط، وإبطالها أولى على تقدير(3) التأخر

(۱) **قوله: متساويان**:۔ وجہ اعمال یہ کہ فعل عمل میں اصل ہے، لہذا عمل صحیح ہوگا ۔ اور وجہ ابطال یہ کہ توسط یا تاخر سے عامل میں ضعف پیدا ہوگیا، لہذا عمل باطل، تو اعمال وابطال دو اعتبار پر مبنی ہیں: اعمال اعتبار اصالت پر، اور ابطال اعتبار ضعف پر۔

(۲) **قوله: على تقدير التوسط**:۔ وجہ اولویت یہ کہ فعل قلب کا توسط کی صورت میں ایک مفعول پر تقدم ہے جو جانب اعمال کو قوت دیتا ہے ۔ اصالت فی العمل کا اعتبار جواز کے لیے مفید تھا، اب اس کے ساتھ ایک مفعول پر تقدم کا اعتبار اور مل گیا، تو مجموعہ اولویت کے لیے مفید ہوا۔

(۳) **قوله: على تقدير التأخر**:۔ اس تقدیر پر ابطال کی وجہ اولویت یہ کہ ایک معمول سے تاخر موجب ضعف ہے، جس کی وجہ سے ابطال جائز قرار پایا، تو دونوں معمول سے تاخر مزید ضعف کا باعث بنے گا جس سے جانب ابطال اولی ہوجائے گی۔

ترکیب قوله: وإذا توسطت الخ۔ "و" حرف عطف یا استیناف، "إذا" ظرف زمان متضمن معنی شرط مفعول فیہ مقدم، (یہ اس کا اور اس کے بعد والے جملے "تأخرت" الخ دونوں کا مفعول فیہ مقدم ہے۔) "توسطت" فعل، "ها" حرف تنبیہ، "ذه" اسم اشارہ مبدل منہ یا معطوف علیہ، "الأفعال" بدل یا عطف بیان، مبدل منہ اپنے بدل سے یا معطوف علیہ اپنے عطف بیان سے مل کر فاعل، "بین" ظرف مکان مضاف، "مفعولي" مضاف الیہ مضاف، "ها" ضمیر مضاف الیہ، "مفعولي" مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مضاف الیہ، "بین" مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ موخر، "توسطت" فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ مقدم اور مفعول فیہ موخر سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر معطوف علیہ، "أو" حرف عطف، "تأخرت" فعل، اس میں "هي" ضمیر پوشیدہ فاعل، "عن" حرف جار، "هما" ضمیر مجرور، جار مجرور مل کر ظرف لغو، "تأخرت" فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو اور مفعول فیہ مقدم سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر شرط، "جاز" فعل، "إبطال" مضاف، "عمل" مضاف الیہ مضاف، "ها" ضمیر مضاف الیہ، "عمل" مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مضاف الیہ، "إبطال" مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر جزا، شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا۔

"مثل" مضاف، "زید ظننت قائم" مراد اللفظ معطوف علیہ، "و" حرف عطف، "زیدا ظننت قائما" مراد اللفظ معطوف، "و" حرف عطف، "زید قائم ظننت" مراد اللفظ معطوف، "و" حرف عطف، "زیدا قائما ظننت" مراد اللفظ معطوف، معطوف علیہ اپنے تمام معطوفات سے مل کر مضاف الیہ، "مثل" مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر مبتدائے مقدر "مثاله" کی، الخ۔

برتقدیر ارادۂ معنی: "زید" مبتدا، "قائم" خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ "ظننت" افعال قلوب سے، ملغى عن العمل، "تا" ضمیر بارز فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ معترضہ ہوا۔

"زیدا" مفعول بہ اول، "ظننت" افعال قلوب سے، "تا" ضمیر بارز فاعل، "قائما" اسم فاعل مفعول بہ دوم، "ظننت" فعل اپنے فاعل اور دونوں مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

"زید" مبتدا، "قائم" خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

"ظننت" اپنے فاعل "تا" ضمیر بارز سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

"زیدا" مفعول بہ اول، "قائما" مفعول بہ دوم، "ظننت" فعل اپنے فاعل اور دونوں مفعول بہ مقدم سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

"فا" فصیحہ، "إعمالها" بترکیب اضافی معطوف علیہ، "و" حرف عطف، "إبطالها" بترکیب اضافی معطوف، "حین" ظرف زمان مضاف، "إذ" ظرف زمان مضاف الیہ مضاف، تنوین "ٍ" عوض مضاف الیہ، "إذ" مضاف اپنے عوض مضاف الیہ سے مل کر مضاف الیہ، "حین" مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ، معطوف علیہ اور معطوف اپنے مفعول فیہ سے مل کر مبتدا، "متساویان" اسم فاعل، اس میں "هما" ضمیر پوشیدہ فاعل، اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہوکر جزا، شرط محذوف (إذا كان الأمر كذلك) اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

"و" حرف عطف یا استیناف، "قال" فعل، "بعضهم" بترکیب اضافی فاعل، "إن" حرف مشبہ بالفعل، "إعمالها" بترکیب اضافی معطوف علیہ، "و" حرف عطف، "إبطالها" بترکیب اضافی معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر اسم، "أولى" اسم تفضیل، اس میں "هو" ضمیر پوشیدہ فاعل، "على" حرف جار، "تقدير التوسط" بترکیب اضافی مجرور، جار مجرور مل کر ظرف لغو، اسم تفضیل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر معطوف علیہ، "و" حرف عطف، "أولى على تقدير التأخر" بترکیب سابق معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر خبر، "إن" اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مراد اللفظ ہوکر مقولہ، "قال" فعل اپنے فاعل اور مقولہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا۔

وإذا [١] زيدت الهمزة في أول علمت ورأيت، صارا متعديين إلى ثلثة مفاعيل، نحو: أعلمت زيدا عمرا فاضلا، وأرأيت عمرا خالدا عالما. فزيد فيهما بسبب الهمزة مفعول آخر؛ لأن الهمزة للتصيير.[٢] فمعنى المثال الأول: حملت زيدا على أن يعلم عمرا فاضلا، ومعنى المثال الثاني: حملت عمرا على أن يعلم خالدا عالماً. وذلك [٣] مخصوص بهذين الفعلين دون أخواتهما.

(١) قوله: وإذا زيدت الهمزة:۔ ہمزہ سے مراد ہمزۂ استفہام نہیں، بلکہ ہمزۂ باب افعال ہے۔ یعنی جب ان دونوں کو باب افعال سے لایا جائے تو متعدی بسہ مفعول ہو جائیں گے۔

(٢) قوله: للتصيير:۔ بمعنی کسی چیز کو صاحب ماخذ بنانا۔

(٣) قوله : وذلک مخصوص:۔ یعنی ہمزہ کی وجہ سے مفعول کا زیادہ ہونا۔

ترکیب قوله: وإذا زيدت الهمزة الخ۔ "و" حرف عطف یا استیناف، "إذا" ظرف زمان متضمن معنی شرط مفعول فیہ مقدم، "زیدت" فعل مجہول، "الهمزة" نائب فاعل، "فی" حرف جار، "أول" مضاف، "علمت" مراد اللفظ معطوف علیہ، "و" حرف عطف، "رأیت" مراد اللفظ معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرف لغو، "زیدت" فعل اپنے نائب فاعل اور ظرف لغو اور مفعول فیہ مقدم سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط، "صارا" فعل ناقص، "الف" ضمیر بارز اسم، "متعدیین" اسم فاعل، اس میں "ہما" ضمیر پوشیدہ فاعل، "إلی" حرف جار، "ثلثة" ممیز مضاف، "مفاعیل" تمیز مضاف الیہ، ممیز مضاف اپنی تمیز مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرف لغو، "متعدیین" اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر خبر، "صارا" فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جزا، شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا۔

"نحو" مضاف، "أعلمت زیدا عمرا فاضلا" مراد اللفظ معطوف علیہ، "و" حرف عطف، "أرأیت عمرا خالدا عالما" مراد اللفظ معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مضاف الیہ، "نحو" مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر مبتدائے مقدر "مثاله" کی، الخ۔

برتقدیر ارادۂ معنی: "أعلمت" فعل، "تا" ضمیر بارز فاعل، "زیدا" مفعول بہ اول، "عمرا" مفعول بہ ثانی، "فاضلا" مفعول بہ ثالث، "أعلمت" فعل اپنے فاعل اور تینوں مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

"أرأیت عمرا خالدا عالما" کی ترکیب اسی طرح ہوگی۔

"فا" حرف تفصیل، "زید" فعل مجہول، "فیهما" جار مجرور مل کر ظرف لغو اول، "با" حرف جار، "سبب الهمزة" بترکیب اضافی مجرور، جار مجرور مل کر ظرف لغو دوم، "مفعول" موصوف، "آخر" اسم تفضیل، اس میں "ہو" ضمیر پوشیدہ فاعل، اسم تفضیل اپنے فاعل سے مل کر صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر نائب فاعل، "لام" حرف جار، "أنّ" حرف مشبہ بالفعل موصول حرفی، "الهمزة" اسم، "للتصییر" جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا "موضوعة" اسم مفعول مقدر کا، اس میں "ہی" ضمیر پوشیدہ نائب فاعل، اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر خبر، "أن" کا اسم اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر صلہ، موصول حرفی اپنے صلہ سے مل کر بتاویل مفرد ہو کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرف لغو سوم، "زید" فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور تینوں ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مفصلہ ہوا۔

"فا" حرف تفصیل، "معنی" مضاف، "المثال الأول" بترکیب توصیفی مضاف الیہ، "معنی" مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، "حملت زیدا علی أن یعلم عمرا فاضلا" مراد اللفظ مضاف الیہ ہوا "معنی" مضاف مقدر کا، "معنی" مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مفصلہ ہوا۔

برتقدیر ارادۂ معنی: "حملت" فعل، "تا" ضمیر بارز فاعل، "زیدا" مفعول بہ، "علی" حرف جار، "أن" ناصبہ موصول حرفی، "یعلم" فعل، اس میں "ہو" ضمیر پوشیدہ فاعل، "عمرا" مفعول بہ اول، "فاضلا" بترکیب معلوم مفعول بہ دوم، "یعلم" فعل اپنے فاعل اور دونوں مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر صلہ، موصول حرفی اپنے صلہ سے مل کر بتاویل مفرد ہو کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرف لغو، "حملت" فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

"ومعنی المثال الثانی الخ" کی ترکیب لفظ اور معنی دونوں اعتبار سے "فمعنی المثال الأول الخ" کی طرح کریں۔

قوله: وذلک مخصوص بهذین الخ۔ "و" حرف عطف یا استیناف، "ذا" اسم اشارہ مبتدا، "ل" حرف تبعید، "ك" حرف خطاب، "مخصوص" اسم مفعول، اس میں "ہو" ضمیر پوشیدہ نائب فاعل، "با" حرف جار، "ہا" حرف تنبیہ، "ذین" اسم اشارہ موصوف، "الفعلین" صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرف لغو، "دون" مضاف، "أخوات" مضاف الیہ مضاف، "ہما" ضمیر مضاف الیہ، "أخوات" مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مضاف الیہ، "دون" مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ، "مخصوص" اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرف لغو اور مفعول فیہ سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا۔

وهذا مسموع من العرب، خلافا[1] للأخفش؛ فإنه أجاز زيادة الهمزة في جميع هذه الأفعال، قياسا على أعلمت وأرأيت، نحو: أظننت وأحسبت وأخلت و أوجدت وأزعمت زيدا عمرا فاضلا. وأنبأ[2] ونبأ وأخبر وخبر أيضاً تتعدیٰ إلى ثلثة مفاعيل.

(۱) قوله: خلافا للأخفش:۔ اخفش نے کہا کہ علمت اور رأیت کی طرح باقی افعال قلوب پر ہمزہ کی زیادت جائز ہے؛ کیوں کہ جس طرح علمت اور رأیت متعدی بدو مفعول ہیں، اسی طرح "ظننت، حسبت، زعمت، خلت، اور وجدت" بھی متعدی بدو مفعول ہیں، لہذا ان پر ہمزہ کی زیادتی جائز ہوگی، اور ان کو بھی باب افعال میں لے جاکر متعدی بسہ مفعول استعمال کرنا جائز قرار پائے گا۔ لیکن یہ صحیح نہیں، ورنہ لازم آئے گا کہ ہر فعل غیر قلبی متعدی بدو مفعول مثلا: کسوت اور جعلت کو باب افعال میں لے جاکر متعدی بسہ مفعول استعمال کرنا جائز قرار پائے، حالانکہ یہ بالاتفاق روا نہیں، لہذا معلوم ہوا کہ ہمزہ کی زیادت قیاسی نہیں بلکہ سماعی ہے، اور وہ صرف علمت اور رأیت میں مسموع ہوئی ہے، لہذا انہیں میں منحصر رہے گی۔

(۲) قوله: أنبأ:۔ أنبأ، نبأ، أخبر اور خبّر، یہ چاروں فعل متعدی بدو مفعول ہیں، لیکن ان میں اعلام کا معنی پایا جاتا ہے، اسی بنا پر بعض استعمالات میں ان کو أعلم کے ساتھ ملحق کر کے متعدی بسہ مفعول استعمال کیا جاتا ہے۔ مصنف کے قول: "أيضا تتعدى إلى ثلثة مفاعيل" سے اسی جانب اشارہ مقصود ہے۔

ترکیب: "و" حرف عطف یا استیناف، "ها" حرف تنبیہ، "ذا" اسم اشارہ مبتدا، "مسموع" اسم مفعول، اس میں "هو" ضمیر پوشیدہ نائب فاعل، "من العرب" جار مجرور مل کر ظرف لغو، "مسموع" اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرف لغو سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا۔

"خلافا" بمعنی مخالفا اسم فاعل، "للأخفش" جار مجرور مل کر ظرف لغو، "خلافا" اپنے ظرف لغو سے مل کر حال، "أقول هذا" مقدر، جس میں "أقول" فعل، اس میں "أنا" ضمیر پوشیدہ ذوالحال، ذوالحال اپنے حال سے مل کر فاعل، "هذا" اسم اشارہ مقولہ، "أقول" فعل اپنے فاعل اور مقولہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

"فا" حرف تعلیل، "إن" حرف مشبہ بالفعل، "ہ" ضمیر اسم، "أجاز" فعل، اس میں "هو" ضمیر پوشیدہ فاعل، "زيادة الهمزة" بترکیب اضافی مفعول بہ، "في" حرف جار، "جميع" مضاف، "ها" حرف تنبیہ، "ذه" اسم اشارہ معطوف علیہ، "الأفعال" عطف بیان، معطوف علیہ اپنے عطف بیان سے مل کر مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرف لغو، "قياسا" مصدر، "على" حرف جار، "أعلمت" مراد اللفظ معطوف علیہ، "و" حرف عطف، "أرأيت" مراد اللفظ معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرف لغو، "قياسا" مصدر اپنے ظرف لغو سے مل کر مفعول لہ، أجاز فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ اور ظرف لغو اور مفعول لہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر خبر، إن اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معللہ ہوا۔

"نحو" مضاف، "أظننت" مراد اللفظ بتقدیر "زيدا عمرا فاضلا" معطوف علیہ، "و" حرف عطف، "أحسبت" مراد اللفظ معطوف بتقدیر "زيدا عمرا فاضلا"، "و" حرف عطف، "أخلت" مراد اللفظ بتقدیر مذکور، "و" حرف عطف، "أوجدت" مراد اللفظ معطوف بتقدیر مذکور، "و" حرف عطف، "أزعمت زيدا عمراً فاضلا" مراد اللفظ معطوف، معطوف علیہ اپنے تمام معطوفات سے مل کر مضاف الیہ، "نحو" مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر مبتدائے مقدر "مثاله" کی، الخ۔

(نوٹ) ازروئے معنی ان تمام جملوں کی ترکیب ماسبق پر قیاس کریں ۔ جس کے مفاعیل مذکور نہ ہوں مقدر نکالیں۔

قوله: وأنبأ ونبأ وأخبر الخ:۔ "و" حرف عطف، "أنبأ" مراد اللفظ معطوف علیہ، "و" حرف عطف، "نبأ" مراد اللفظ معطوف، "و" حرف عطف، "أخبر" مراد اللفظ معطوف، "و" حرف عطف، "خبّر" مراد اللفظ معطوف، معطوف علیہ اپنے تمام معطوفات سے مل کر مبتدا، "تتعدى" فعل مضارع، اس میں "هي" ضمیر پوشیدہ فاعل، "إلى" حرف جار، "ثلثة" ممیز مضاف، "مفاعيل" تمیز مضاف الیہ، ممیز مضاف اپنی تمیز مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرف لغو، "تتعدى" فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

"أيضا" مفعول مطلق فعل مقدر "آض" کا، اس میں "هو" ضمیر پوشیدہ فاعل، "آض" فعل اپنے فاعل اور مفعول مطلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معترضہ ہوا۔

اعلم أنه لا يجوز حذف المفعول الأول من المفاعيل الثلثة، لكن (۱) يجوز حذف المفعولين الأخيرين معاً. ولا يجوز حذف أحدهما بدون الأخر، كما مرَّ.

(۱) قوله: لكن يجوز حذف المفعولين الأخيرين معا:۔ کیوں کہ یہ دونوں علمت کے دونوں مفعول کی طرح ہیں، اور علمت کے دونوں مفعول کا حذف معاً جائز ہے، تو ان کا بھی حذف جائز ہوگا۔ البتہ ایک کا حذف دوسرے کے بغیر جائز نہیں، جس طرح علمت کے دونوں مفعول میں جائز نہیں۔

ترکیب: "اعلم" فعل امر، اس میں "أنت" پوشیدہ فاعل، "أن" حرف مشبہ بالفعل موصول حرفی، "ہ" ضمیر شان اسم، "لایجوز" فعل، "حذف" مضاف، "المفعول الأول" بترکیب توصیفی ذو الحال، "من" حرف جار، "المفاعیل الثلثة" بترکیب توصیفی مجرور، جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا "ثابتا" اسم فاعل کا، "ثابتا" بترکیب سابق حال، ذو الحال اپنے حال سے مل کر مضاف الیہ، حذف مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر فاعل، "لایجوز" فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر خبر، "أن" کا اسم اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہوکر صلہ، أن موصول حرفی اپنے صلہ سے مل کر بتاویل مفرد ہوکر مفعول بہ، "اعلم" فعل امر اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ مستانفہ ہوا۔

"لکن" حرف عطف، "یجوز" فعل، "حذف" مضاف، "المفعولین" موصوف، "الأخیرین" صفت مشبہ، اس میں "هما" ضمیر فاعل، صفت مشبہ اپنے فاعل سے مل کر صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر فاعل، "معا" مفعول فیہ، "یجوز" فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

"و" حرف عطف، "لایجوز" فعل، "حذف" مصدر مضاف، "أحد" مضاف الیہ مضاف، "هما" ضمیر مضاف الیہ، "أحد" مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مضاف الیہ، "با" حرف جار، "دون" مضاف، "الآخر" اسم تفضیل صفت موصوف مقدر "المفعول" کی، موصوف اپنی صفت سے مل کر مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرف لغو، "حذف" مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ اور ظرف لغو سے مل کر فاعل، "لایجوز" فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

"ک" حرف جار، "ما" اسم موصول، "مرَّ" فعل، اس میں "ھو" ضمیر پوشیدہ فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر صلہ، اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا "ثابت" اسم فاعل کا، "ثابت" بترکیب سابق خبر مبتدائے مقدر "هذا" کی، "هذا" بترکیب معلوم مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

أما القياسية(1) فسبعة عوامل:

الأول منها الفعل مطلقا، سواء كان لازما أو متعديا، ماضيا كان أو مضارعا، أمرا كان أو نهيا.

كل فعل يرفع الفاعل، نحو: قام زيد، وضرب زيد. وأما إذا كان متعديا، فينصب المفعول به أيضا، مثل: ضرب زيد عمراً. ولا يجوز(2) تقديم الفاعل على الفعل، بخلاف المفعول؛(3) فإن تقديمه عليه جائز.

(۱) **قوله: أما القياسية**:۔ عامل قیاسی وہ ہے جس کی تعیین بوجہ کثرت بجز مفہوم کلی نہ ہو۔ جیسے: نصر، ضرب، سمع، فتح وغیرہ کہ ان کی تعیین مفہوم کلی سے ہوتی ہے، وہ یہ ہے کہ ''ہر وہ کلمہ جو معنی مستقل پر دلالت کرے، اور تینوں زمانوں میں سے کوئی زمانہ اس سے مفہوم ہوتا ہو''، اسی طرح دیگر عوامل قیاسیہ کی تعیین مفہوم کلی سے ہوتی ہے۔

(۲) **قوله: ولا يجوز تقديم الفاعل**:۔ مسلک جمہور یہی ہے کہ تقدیم فاعل فعل پر ناجائز ہے، کوفیہ کے نزدیک ''تقديم الفاعل على الفعل'' جائز ہے۔

(۳) **قوله: بخلاف المفعول**:۔ بلکہ بعض صورتوں میں مفعول کی تقدیم واجب ہوتی ہے، ان میں سے ایک صورت یہ ہے کہ مفعول بہ معنیٰ استفہام یا شرط کو متضمن ہونے کے باعث صدارت کا مقتضی ہو۔ جیسے: ''مَنْ ضربتَ''، اور ''مَنْ تكرم يكرمك.'' اور بعض صورتوں میں مفعول بہ کی تقدیم ممتنع ہوتی ہے، اور یہ اس وقت ہوتا ہے جب مفعول بہ کا عامل با نون تاکید ہو۔ جیسے: ''اضربنّ زيداً''۔

ترکیب قوله: أما القياسية۔ ''أما'' حرف شرط، فعل شرط محذوف لزوما، ''القياسية'' اسم منسوب، اس میں ''هي'' ضمیر پوشیدہ نائب فاعل، اسم منسوب اپنے نائب فاعل سے مل کر صفت موصوف مقدر ''العوامل'' کی، موصوف مقدر اپنی صفت سے مل کر مبتدا، ''فا'' جزائیہ، ''سبعة'' ممیز مضاف، ''عوامل'' تمیز مضاف الیہ، ممیز مضاف اپنی تمیز مضاف الیہ سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر جزا، شرط محذوف اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

''الأول'' اسم تفضیل صفت موصوف مقدر ''العامل'' کی، موصوف مقدر اپنی صفت سے مل کر ذوالحال، ''منها'' جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا ''ثابتا'' اسم فاعل کا، ''ثابتا'' بترکیب سابق حال، ذوالحال اپنے حال سے مل کر مبتدا، ''الفعل'' ذوالحال، ''مطلقا'' اسم مفعول حال، ذوالحال اپنے حال سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مبینہ ہوا۔

''سواء'' خبر مقدم، ''كان'' فعل ناقص، اس میں ''هو'' ضمیر پوشیدہ اسم، ''لازما'' معطوف علیہ، ''أو'' حرف عطف، ''متعديا'' معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر خبر، فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ بتاویل مفرد ہو کر مبتدائے موخر، مبتدائے موخر اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مبینہ ہوا۔

''ماضيا'' معطوف علیہ، ''أو'' حرف عطف، ''مضارعا'' معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر خبر، ''كان'' فعل ناقص، اس میں ''هو'' ضمیر پوشیدہ اسم، فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ بتاویل مفرد ہو کر مبتدائے موخر ''سواء'' خبر مقدم محذوف کی، مبتدائے موخر اپنی خبر مقدم محذوف سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مبینہ ہوا۔ ''أمرا كان أو نهيا'' کی ترکیب کو اسی پر قیاس کریں۔

''كل فعل'' بترکیب اضافی مبتدا، ''يرفع'' فعل، اس میں ''هو'' ضمیر پوشیدہ فاعل، ''الفاعل'' مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا۔

''نحو'' مضاف، ''قام زيد'' مراد اللفظ معطوف علیہ، ''و'' حرف عطف، ''ضرب زيد'' مراد اللفظ معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر ''مثاله'' مبتدائے مقدر کی الخ۔

''و'' حرف عطف یا استیناف، ''أما'' حرف شرط، ''إذا'' ظرف زمان مضاف، ''كان'' فعل ناقص، اس میں ''هو'' ضمیر پوشیدہ اسم، ''متعديا'' خبر، فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر مضاف الیہ، ''إذا'' مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ مقدم، ''فا'' جزائیہ، ''ينصب'' فعل، اس میں ''هو'' ضمیر پوشیدہ فاعل، ''المفعول به'' مفعول بہ، ''ينصب'' فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ اور مفعول فیہ مقدم سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزا، شرط محذوف اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا۔

''أيضا'': اس کی ترکیب ماسبق کی طرح کریں۔

''مثل'' مضاف، ''ضرب زيدٌ عمراً'' مراد اللفظ مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر ''مثاله'' مبتدائے مقدر کی الخ۔

قوله: ولا يجوز تقديم الفاعل الخ ''و'' حرف عطف یا استیناف، ''لايجوز'' فعل، ''تقديم'' مصدر مضاف، ''الفاعل'' مضاف الیہ، ''على الفعل'' جار مجرور مل کر ظرف لغو، تقدیم مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ اور ظرف لغو سے مل کر ذوالحال، ''با'' حرف جار، ''خلاف'' مصدر مضاف، ''المفعول'' مضاف الیہ، مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا ''ثابتا'' اسم فاعل کا، ''ثابتا'' بترکیب سابق حال، ذوالحال اپنے حال سے مل کر فاعل، ''لايجوز'' فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا۔

''فا'' حرف تعلیل، ''إنّ'' حرف مشبہ بالفعل، ''تقديم'' مصدر مضاف، ''ہ'' ضمیر مضاف الیہ، ''عليه'' جار مجرور مل کر ظرف لغو، ''تقديم'' مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ اور ظرف لغو سے مل کر اسم، ''جائز'' اسم فاعل خبر، ''إنّ'' حرف مشبہ بالفعل اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معللہ ہوا۔

ولا يجوز حذف الفاعل،[1] بخلاف[2] المفعول؛ فإن حذفه جائز، نحو: ضرب زيد.

والثاني المصدر.[3] وهو اسمُ حدث[4] اشتق[5] منه الفعل. وإنما سمّي مصدرا؛ لصدور الفعل عنه، فيكون محلا له. قال البصريون[6]: إن المصدر أصل والفعل فرع؛ لاستقلاله بنفسه وعدم احتياجه إلى الفعل، بخلاف الفعل؛

(۱) قوله: ولا يجوز حذف الفاعل:۔ کیوں کہ فاعل عمدہ یعنی مسند الیہ ہے اور مسند الیہ کا حذف کرنا جائز نہیں؛ کیوں کہ مسند الیہ حذف ہونے کے بعد صرف مسند رہ جائے گا، اور صرف مسند سے کلام وجود میں نہیں آتا۔

(۲) قوله: بخلاف المفعول: اس لیے کہ مفعول بہ فضلہ یعنی زائد ہوتا ہے، کلام کا وجود اس پر موقوف نہیں ہوتا، لہذا اس کو حذف کرنے کے بعد بھی کلام باقی رہے گا۔

(۳) قوله: والثانی المصدر: چوں کہ مصدر اعلال میں فعل کی فرع ہے، نیز مصدر فعل کو لازم ہے، اور لازم تابع ہوتا ہے اور ملزوم متبوع؛ اسی بنا پر مصدر کو ذکر میں فعل سے موخر کردیا کہ فرع اصل سے اور تابع متبوع سے موخر ہوا کرتے ہیں۔

(۴) قوله: اسم حدث:۔ حدث سے مراد وہ معنی ہے جو بطور تجدد غیر کے ساتھ قائم ہو، خواہ غیر سے اس کا صدور ہو۔ جیسے: ضَرْبٌ ومَشْيٌ، یا غیر سے اس کا صدور نہ ہو ۔ جیسے: طُوْل وقِصَر۔

(۵) قوله: اشتق منه:۔ اشتقاق، لغت میں بمعنی استخراج ہے۔ اور اصطلاح میں اس کا معنی دو لفظ کا تمام حروف اصلیہ، یا اکثر میں مشترک ہونا ہے، اگر حروف اصلیہ میں اشتراک کے ساتھ ترتیب میں بھی اشتراک ہو، جیسے: ضَرَبَ ضَرْب، تو اسے اشتقاق صغیر کہتے ہیں، اور اگر ترتیب میں اشتراک نہ ہو تو اسے اشتقاق کبیر کہتے ہیں ۔ جیسے: جبذ، جذب۔

(۶) قوله: قال البصريون: بصری بصرہ کی طرف منسوب ہے جو ایک شہر کا نام ہے، جس کو خلافت فاروقی میں عتبہ بن غزوان نے ۱۷ھ میں بنایا تھا اور ۱۸ھ میں آباد کیا تھا۔ بعض نے بصرہ کی "با" میں تینوں حرکتیں بتائی ہیں مگر فتحہ افصح ہے۔ اور تحقیق یہ ہے کہ بصرہ کی طرف منسوب بصری میں بھی تینوں حرکتیں مسموع ہیں۔ کما فی حاشیۃ الأمیر علی مغنی اللبیب. (البشیر الکامل)۔

ترکیب: قوله ولایجوز حذف الفاعل الخ:۔ "و" حرف عطف یا استیناف، "لایجوز" فعل، "حذف" مصدر مضاف، "الفاعل" مضاف الیہ، مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر ذو الحال، "بخلاف المفعول" بترکیب معلوم حال، ذوالحال اپنے حال سے مل کر فاعل، "لایجوز" فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا۔

"فا" حرف تعلیل، "إنّ" حرف مشبہ بالفعل، "حذفه" بترکیب اضافی اسم، "جائز" اسم فاعل خبر، "إن" اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معللہ ہوا۔

"نحو" مضاف، "ضرب زید" مراد اللفظ مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر "مثاله" مبتدائے مقدر کی الخ۔

بر تقدیر ارادۂ معنی:۔ "ضرب" فعل، "زید" فاعل، "عمرا" مثلا مفعول بہ محذوف، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ محذوف سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

قوله: والثانی المصدر الخ:۔ "و" حرف عطف، "الثانی" صفت موصوف مقدر "العامل" کی، موصوف مقدر اپنی صفت سے مل کر مبتدا، "المصدر" خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

"و" حرف عطف یا استیناف، "هو" ضمیر مبتدا، "اسم حدث" بترکیب اضافی موصوف، "اشتق" فعل مجہول، "منه" جار مجرور مل کر ظرف لغو، "الفعل" نائب فاعل، "اشتق" فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا۔

"و" حرف استیناف، "إنما" حرف قصر، "سمّی" فعل مجہول، اس میں "هو" ضمیر پوشیدہ نائب فاعل، "مصدرا" مفعول بہ، "لام" حرف جار، "صدور" مصدر مضاف، "الفعل" مضاف الیہ، "عنه" جار مجرور مل کر ظرف لغو، "صدور" مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ اور ظرف لغو سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرف لغو، "سمي" فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور مفعول بہ اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مستانفہ ہوا۔

"فا" فصیحہ، "یکون" فعل ناقص، اس میں "هو" ضمیر پوشیدہ اسم، "محلا" خبر، "له" جار مجرور مل کر ظرف لغو، "یکون" فعل ناقص اپنے اسم وخبر اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جزا، شرط محذوف "إذا صدر الفعل عنه" اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

"قال" فعل، "البصریون" اسم منسوب، اس میں "هم" پوشیدہ نائب فاعل، اسم منسوب اپنے نائب فاعل سے مل کر صفت موصوف مقدر "النحاة" کی، موصوف مقدر اپنی صفت سے مل کر فاعل، "إنّ" حرف مشبہ بالفعل، "المصدر" معطوف علیہ، "و" حرف عطف، "الفعل" معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر اسم، "أصل" معطوف علیہ، "و" حرف عطف، "فرع" معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر خبر، "لام" حرف جار، "استقلال" مصدر مضاف، "ہ" ضمیر ذو الحال، "با" حرف جار، "خلاف" مصدر مضاف، "الفعل" مضاف الیہ، "خلاف" مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا "ثابتا" اسم فاعل کا، "ثابتا" بترکیب سابق حال، ذو الحال اپنے حال سے مل کر مضاف الیہ، "با" حرف جار، "نفسه" بترکیب اضافی مجرور، جار مجرور مل کر ظرف لغو، "استقلال" مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ اور ظرف لغو سے مل کر معطوف علیہ، "و" حرف عطف، "عدم" مضاف، "احتیاج" مصدر مضاف الیہ مضاف، "ہ" ضمیر مضاف الیہ، "إلی الفعل" جار مجرور مل کر ظرف لغو، "احتیاج" مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ اور ظرف لغو سے مل کر مضاف الیہ، "عدم" مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا نسبت کا، جو "إن" کے اسم اور خبر کے درمیان ہے۔ "إن" اپنے اسم وخبر اور نسبت کے ظرف مستقر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مراد اللفظ ہو کر مقولہ، "قال" فعل اپنے فاعل اور مقولہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مستانفہ ہوا۔

فإنه غير مستقل بنفسه ومحتاج إلى الاسم. وقال الكوفيون (۱): إن الفعل أصل والمصدر فرع؛ لإعلال المصدر بإعلاله (۲) وصحته بصحته، نحو: قام قياما وقاوم قواما. أُعِلّ "قياما" بقلب الواو فيه ياءً؛ لقلب الواو ألفا في "قام". وصح "قواما"؛ لصحة "قاوم".

(۱) قوله: الكوفيون:۔ اس سے مراد مبرد، کسائی، فرا، ثعلب اور ان کے متبعین ہیں۔

(۲) قوله: بإعلاله:۔ نحاتِ کوفیہ نے فعل کی اصالت پر یہ دلیل دی ہے کہ مصدر کا اعلال فعل کے اعلال پر وجوداً و عدماً موقوف ہے۔ یعنی اگر فعل میں اعلال ہوتا ہے تو مصدر میں بھی، اور اگر فعل میں اعلال نہیں ہوتا تو مصدر میں بھی نہیں ہوتا ۔ تو قام قیاما وجود کی مثال ہے، اور قاوم قواما عدم کی مثال ہے۔ اور "صحته بصحته" سے عدم اعلال مصدر بوجہ عدم اعلال فعل مراد ہے، یعنی قیاما میں اعلال ہوا؛ اس لیے کہ قام میں ہوا، اور قواما میں اعلال نہیں ہوا؛ اس لیے کہ قاوم میں نہیں ہوا۔ بلفظ دیگر "قواما" سلامت رہا؛ اس لیے کہ "قاوم" سلامت رہا۔

بصریوں نے اس کا یہ جواب دیا ہے کہ مصدر کا اعلال وجوداً اور عدماً فعل پر موقوف نہیں کہ فعل کی اصالت ثابت ہو؛ کیوں کہ فعل ماضی "رمی" میں اعلال ہوا ہے اور اس کے مصدر "رمْي" میں نہیں ہوا، اور اخشوشن فعل ماضی میں اعلال نہیں ہوا، اور اس کے مصدر اخشیشان میں اعلال ہوا ہے۔ وعليك بمطالعة ما في "علم الصيغة" من ترجيح مذهب الكوفية۔

تركيب قوله: فإنه غير مستقل الخ: "فا" حرف تعلیل، "إنّ" حرف مشبہ بالفعل، "ہ" ضمیر اسم، "غیر" مضاف، "مستقل" اسم فاعل غیر عامل، "با" حرف جار، "نفسه" بترکیب اضافی مجرور، جار مجرور مل کر ظرف لغو، "مستقل" اسم فاعل اپنے ظرف لغو سے مل کر مضاف الیہ، غیر مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر معطوف علیہ، "و" حرف عطف، "محتاج" اسم فاعل، اس میں "هو" ضمیر پوشیدہ فاعل، "إلى الاسم" جار مجرور مل کر ظرف لغو، "محتاج" اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر خبر، "إن" اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معللہ ہوا۔

قوله: وقال الكوفيون: "و" حرف عطف، "قال" فعل، "الكوفيون" اسم منسوب، اس میں "هم" ضمیر پوشیدہ نائب فاعل، اسم منسوب اپنے نائب فاعل سے مل کر صفت موصوف مقدر "النحاة" کی، موصوف اپنی صفت سے مل کر فاعل، "إن" حرف مشبہ بالفعل، "الفعل" معطوف علیہ، "و" حرف عطف، "المصدر" معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر اسم، "أصل" معطوف علیہ، "و" حرف عطف، "فرع" معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر خبر، "لام" حرف جار، "إعلال" مصدر مضاف، "المصدر" مضاف الیہ، "با" حرف جار، "إعلاله" بترکیب اضافی مجرور، جار مجرور مل کر ظرف لغو، "إعلال" مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ اور ظرف لغو سے مل کر معطوف علیہ، "و" حرف عطف، "صحة" مصدر مضاف، "ہ" ضمیر مضاف الیہ، "با" حرف جار، "صحته" بترکیب اضافی مجرور، جار مجرور مل کر ظرف لغو، "صحة" مضاف اپنے مضاف الیہ اور ظرف لغو سے مل کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا نسبت کا، جو "إن" کے اسم اور خبر کے درمیان ہے، "إن" اپنے اسم وخبر اور نسبت کے ظرف مستقر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مراد اللفظ ہو کر مقولہ، "قال" فعل اپنے فاعل اور مقولہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

"نحو" مضاف، "قام قياما" مراد اللفظ معطوف علیہ، "و" حرف عطف، "قاوم قواما" مراد اللفظ معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر "مثاله" مبتدائے مقدر کی الخ۔

بر تقدیر ارادۂ معنی:۔ "قام" فعل، اس میں "هو" ضمیر پوشیدہ فاعل، "قياما" مفعول مطلق، فعل اپنے فاعل اور مفعول مطلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

"قاوم" فعل، اس میں "هو" ضمیر پوشیدہ فاعل، "قواما" مفعول مطلق، فعل اپنے فاعل اور مفعول مطلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

"أعل" فعل مجہول، "قياما" حکایت نائب فاعل، "با" حرف جار، "قلب" مصدر مضاف، "الواو" مضاف الیہ مفعول بہ اول، "فيه" جار مجرور مل کر ظرف لغو اول، "ياءً" مفعول بہ دوم، "لام" حرف جار، "قلب" مصدر مضاف، "الواو" مضاف الیہ مفعول بہ اول، "ألفا" مفعول بہ دوم، "في" حرف جار، "قام" مراد اللفظ مجرور، جار مجرور مل کر ظرف لغو، "قلب" مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ مفعول بہ اول اور مفعول بہ دوم اور ظرف لغو سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرف لغو دوم، "قلب" (اول) مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ مفعول بہ اول اور مفعول بہ دوم اور دونوں ظرف لغو سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرف لغو، "أعل" فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مبینہ ہوا۔

"و" حرف عطف، "صح" فعل، "قواما" حکایت فاعل، "لام" حرف جار، "صحة" مصدر مضاف، "قاوم" مراد اللفظ مضاف الیہ، "صحة" مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرف لغو، "صح" فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

ولا شک أن دليل البصريين يدل (١) على أصالة المصدر مطلقا، ودليل الكوفيين يدل على أصالة الفعل فى الإعلال، فلا تلزم منه أصالته مطلقا. ولو كان هذا القدر يقتضى الأصالة، يلزم أن يكون "يعد" بالياء و"أكرم" متكلما بالهمزة أصلا وباقى الأمثلة فرعا، ولا قائل (٢) به أحد.

(١) قوله : يدل :ـ یعنی بدون قید اشتقاق واعلال، بخلاف دلیل کوفیین کہ وہ فعل کے اعلال میں اصل ہونے پر دلالت کرتی ہے۔

(٢) قوله : لا قائل به أحد:ـ یعنی علمائے صرف میں سے کوئی بھی اس بات کا قائل نہیں کہ "یعد" اور "أکرم" اعلال میں اصل ہیں اور ان دونوں کے نظائر فرع۔ اور یہ واو "یعد" کے نظائر سے اور ہمزہ "أکرم" کے نظائر سے اس لیے ساقط ہوا ہے کہ دونوں کے نظائر کو معنی حدث پر دلالت کرنے میں دونوں کے ساتھ مشاکلت حاصل ہے، نہ اس لیے کہ علت اعلال، نظائر میں پائی جاتی ہے؛ کیوں کہ علت اعلال "یعد" میں واو کا یائے مفتوحہ اور کسرۂ لازم کے درمیان واقع ہونا ہے اور "أکرم" میں دو ہمزہ کا اجتماع ہے جو نظائر میں مفقود ہے۔ پس فعل میں اعلال وتصحیح ہوتے وقت مصدر کا اعلال وتصحیح مشاکلت پر مبنی ہے کہ معنیٔ حدث پر دلالت کرنے میں دونوں متشاکل ہیں اگر چہ بر بنائے مشاکلت بھی اعلال وتصحیح ضروری نہیں۔ کیا نہیں دیکھا کہ "رمی" فعل ماضی اور اس کے مصدر "رمیٌ" میں مشاکلت کے باوجود اول میں اعلال ہوا ہے اور ثانی میں نہیں ہوا، اور اخشوشن فعل ماضی میں تصحیح ہے اور اس کے مصدر "اخشیشان" میں نہیں۔

ترکیب قوله: ولا شک أن دليل البصريين الخ. "و" حرف عطف، "لا" نفی جنس، "شک" اسم، "أن" حرف مشبہ بالفعل موصول حرفی، "دلیل" مضاف، "البصریین" اسم منسوب، اس میں "ھم" ضمیر پوشیدہ نائب فاعل، اسم منسوب اپنے نائب فاعل سے مل کر صفت موصوف مقدر "النحاۃ" کی، موصوف اپنی صفت سے مل کر مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر اسم، "یدل" فعل، اس میں "ھو" ضمیر پوشیدہ فاعل، "علی" حرف جار، "أصالة المصدر" بترکیب اضافی ذوالحال، "مطلقا" اسم مفعول حال، ذوالحال اپنے حال سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرف لغو، "یدل" فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر، "أن" کا اسم اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہو کر صلہ، موصول حرفی اپنے صلہ سے مل کر بتاویل مفرد ہو کر مجرور "فی" حرف جار مقدر کا، جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا "ثابت" اسم فاعل مقدر کا، "ثابت" بترکیب سابق خبر، "لائے نفی جنس" اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

حرف عطف، "دلیل" مضاف، "الکوفیین" اسم منسوب بترکیب معلوم صفت موصوف مقدر "النحاۃ" کی، موصوف اپنی صفت سے مل کر مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، "یدل" فعل، اس میں "ھو" ضمیر پوشیدہ فاعل، "علی" حرف جار، "أصالة" مصدر مضاف، "الفعل" مضاف الیہ، "فی الإعلال" جار مجرور مل کر ظرف لغو، "أصالة" مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ اور ظرف لغو سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرف لغو، "یدل" فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

"فا" فصیحہ، "لاتلزم" فعل منفی، "منه" جار مجرور مل کر ظرف لغو، "أصالته" بترکیب اضافی ذوالحال، "مطلقا" اسم مفعول حال، ذوالحال اپنے حال سے مل کر فاعل، "لاتلزم" فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزا شرط مقدر "إذا کان الأمر کذلک" کی، شرط مقدر اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

"و" حرف عطف یا استیناف، "لو" حرف شرط، "کان" فعل ناقص، "ھا" حرف تنبیہ، "ذا" اسم اشارہ موصوف یا مبدل منہ یا معطوف علیہ، "القدر" صفت یا بدل الکل یا عطف بیان، موصوف اپنی صفت سے مل کر، یا مبدل منہ اپنے بدل الکل سے مل کر، یا معطوف علیہ اپنے عطف بیان سے مل کر اسم، "یقتضی" فعل، اس میں "ھو" ضمیر پوشیدہ فاعل، "الأصالة" مفعول بہ، یقتضی فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر خبر، "کان" فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط، "یلزم" فعل، "أن" ناصبہ موصول حرفی، "یکون" فعل ناقص، "یعد" مراد اللفظ ذوالحال، "بالیاء" جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا "ثابتا" اسم فاعل مقدر کا، "ثابتا" بترکیب سابق حال، ذوالحال اپنے حال سے مل کر معطوف علیہ، "و" حرف عطف، "أکرم" مراد اللفظ ذوالحال، "متکلما" حال اول، "بالهمزة" جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا "ثابتا" اسم فاعل مقدر کا، "ثابتا" بترکیب سابق حال دوم، "أکرم" ذوالحال اپنے دونوں حال سے مل کر معطوف، "یعد" معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر معطوف علیہ، "و" حرف عطف، "باقی الأمثلة" بترکیب اضافی معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر اسم "یکون" کا، "أصلا" معطوف علیہ، "و" حرف عطف، "فرعا" معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر خبر، "یکون" فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ، "أن" موصول حرفی اپنے صلہ سے مل کر بتاویل مفرد ہو کر ذوالحال، "و" حالیہ، "لا" حرف نفی غیر عامل، "قائل" اسم فاعل، "به" جار مجرور مل کر ظرف لغو، قائل اسم فاعل اپنے ظرف لغو سے مل کر مبتدا، "أحد" فاعل قائلٌ قائم مقام خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہو کر حال، ذوالحال اپنے حال سے مل کر فاعل، "یلزم" فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جزا، شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا۔

اعلم أن المصدر يعمل [١] عمل فعله، فإن كان فعله لازما، فيرفع الفاعل فقط، مثل: أعجبني قيامُ زيد. وإن كان متعديا، فيرفع الفاعل وينصب المفعول، نحو: أعجبني ضربُ زيدٍ عمراً، فزيد في المثالين مجرور لفظا؛ لإضافة المصدر إليه، ومرفوع معنى؛ لأنه فاعل.

(١) قوله: يعمل عمل فعله:۔ یعنی جو فعل مصدر سے مشتق ہو مصدر اسی جیسا عمل کرتا ہے، اور وہ فعل باعتبار زمانہ تین قسم میں منحصر ہے: ماضی، حال اور استقبال۔ پس مصدر بھی ماضی یا حال یا استقبال کے معنی میں ہوگا اور انہیں جیسا عمل کرے گا ۔ اس کے عمل کے لیے تینوں زمانوں میں سے کوئی ایک زمانہ شرط نہیں، بخلاف اسم فاعل اور اسم مفعول کہ ان کے عمل کے لیے بمعنی حال یا استقبال ہونا شرط ہے۔

ترکیب قوله : اعلم أن المصدر الخ۔ "اعلم" فعل امر، اس میں "أنت" ضمیر پوشیدہ فاعل، "أن" حرف مشبہ بالفعل موصول حرفی، "المصدر" اسم، "یعمل" فعل، اس میں "ھو" ضمیر پوشیدہ فاعل، "عمل" مضاف، "فعل" مضاف الیہ مضاف، "ہ" ضمیر مضاف الیہ، "فعل" مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مضاف الیہ، "عمل" مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول مطلق، "یعمل" فعل اپنے فاعل اور مفعول مطلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر، "أن" کا اسم اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر صلہ، موصول حرفی اپنے صلہ سے مل کر بتاویل مفرد ہو کر مفعول بہ، "اعلم" فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ مستانفہ ہوا۔

"فا" حرف تفصیل، "إن" حرف شرط، "کان" فعل ناقص، "فعلہ" بترکیب اضافی اسم، "لازما" خبر، "کان" فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط، "فا" جزائیہ، "یرفع" فعل، اس میں "ھو" ضمیر پوشیدہ فاعل، "الفاعل" مفعول بہ، یرفع فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جزا، شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ مفصلہ ہوا۔

"فقط" میں، "فا" فصیحہ، "قط" اسم فعل بمعنی "انتہ"، اس میں "أنت" ضمیر پوشیدہ فاعل، "قط" اسم فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ ہو کر جزا، شرط مقدر "إذا رفعت به الفاعل" اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

"مثل" مضاف، "أعجبني قيام زيد" مراد اللفظ مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر "مثالہ" مبتدائے مقدر کی الخ۔

برتقدیر ارادۂ معنی:۔ "أعجب" فعل، "ن" وقایہ کا، "ي" ضمیر مفعول بہ، "قیام زید" بترکیب اضافی فاعل، "أعجب" فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

"و" حرف عطف، "إن" حرف شرط، "کان" فعل ناقص، اس میں "ھو" ضمیر پوشیدہ اسم، "متعدیا" خبر، "کان" فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط، "فا" جزائیہ، "یرفع" فعل، اس میں "ھو" پوشیدہ فاعل، "الفاعل" مفعول بہ، "یرفع" فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر معطوف علیہ، "و" حرف عطف، "ینصب" فعل، اس میں "ھو" ضمیر پوشیدہ فاعل، "المفعول" مفعول بہ، "ینصب" فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر جزا، شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ معطوفہ ہوا۔

"نحو" مضاف، "أعجبني ضرب زيد عمرا" مراد اللفظ مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر "مثالہ" مبتدائے مقدر کی الخ۔

برتقدیر ارادۂ معنی:۔ "أعجب" فعل، "ن" وقایہ کا، "ي" ضمیر مفعول بہ، "ضرب" مصدر مضاف، "زید" مضاف الیہ فاعل، "عمرا" مفعول بہ، "ضرب" مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ فاعل اور مفعول بہ سے مل کر فاعل، "أعجب" فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہوا۔

"فا" حرف تفصیل، "زید" حکایت ذوالحال، "في المثالين" جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا "ثابتا" اسم فاعل مقدر کا، "ثابتا" بترکیب سابق حال، ذوالحال اپنے حال سے مل کر مبتدا، "مجرور" اسم مفعول، اس میں "ھو" ضمیر پوشیدہ نائب فاعل، "لفظا" تمیز از نسبت اسم مفعول بجانب نائب فاعل، "لام" حرف جار، "إضافة" مصدر مضاف، "المصدر" مضاف الیہ، "إلیه" جار مجرور مل کر ظرف لغو، "إضافة" مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ اور ظرف لغو سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرف لغو، "مجرور" اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور تمیز نسبت اور ظرف لغو سے مل کر معطوف علیہ، "و" حرف عطف، "مرفوع" اسم مفعول، اس میں "ھو" ضمیر پوشیدہ نائب فاعل، "معنی" تمیز نسبت، "لام" حرف جار، "أن" حرف مشبہ بالفعل موصول حرفی، "ہ" ضمیر اسم، "فاعل" خبر، "أن" کا اسم اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر صلہ، "أن" موصول حرفی اپنے صلہ سے مل کر بتاویل مفرد ہو کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرف لغو، "مرفوع" اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور تمیز نسبت اور ظرف لغو سے مل کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مفصلہ ہوا۔

وهو على خمسة أنواع:

أحدها أن يكون مضافا[١] إلى الفاعل ويذكر المفعول منصوبا، كالمثال المذكور.

وثانيها أن يكون مضافا إلى الفاعل ولم يذكر المفعول، نحو: عجبت من ضرب زيد.

وثالثها أن يكون مضافا إلى المفعول حال كونه مبنيّا للمفعول القائم مقام الفاعل، نحو: عجبت من ضرب زيد، أى: من أن يضرب زيد.

---

(١) قوله: مضافا إلى الفاعل:۔ یہاں سے مصدر مضاف کی پانچ صورتوں کا بیان فرماتے ہیں ۔ مصدر مضاف اور معرف باللام کی بہ نسبت مصدر مجرد کا اعمال اولی ہے؛ کیوں کہ مجرد کی مشابہت فعل کے ساتھ بہ نسبت مضاف اور معرف اللام قوی ہوتی ہے؛ بایں سبب کہ اضافت اور الف لام اسم کے خواص سے ہیں، تو مصدر مضاف اور معرف باللام کی مشابہت بالفعل میں ضعف پیدا ہوگیا، فتأمل۔

ترکیب قوله: وهو على خمسة أنواع الخ۔ "و" حرف استیناف، "هو" ضمیر مبتدا، "على" حرف جار، "خمسة" ممیز مضاف، "أنواع" تمیز مضاف الیہ، ممیز مضاف اپنی تمیز مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا "ثابت" اسم فاعل کا، "ثابت" بترکیب سابق خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

"أحدها" بترکیب اضافی مبتدا، "أن" ناصبہ موصول حرفی، "یکون" فعل ناقص، اس میں "هو" ضمیر پوشیدہ اسم، "مضافا" اسم مفعول، اس میں "هو" ضمیر پوشیدہ نائب فاعل، "إلى الفاعل" جار مجرور مل کر ظرف لغو، "مضافا" اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرف لغو سے مل کر خبر، "یکون" فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر معطوف علیہ، "و" حرف عطف، "یذکر" فعل مجہول، "المفعول" ذوالحال، "منصوبا" اسم مفعول حال، ذوالحال اپنے حال سے مل کر نائب فاعل، "یذکر" فعل اپنے نائب فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر صلہ، موصول حرفی اپنے صلہ سے مل کر بتاویل مفرد ہو کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مبینہ ہوا۔

"ك" حرف جار، "المثال" موصوف، "ال" بمعنی الذی اسم موصول، "مذکور" اسم مفعول، اس میں "هو" ضمیر پوشیدہ نائب فاعل، اسم مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کر صلہ، اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا "ثابت" اسم فاعل مقدر کا، "ثابت" بترکیب سابق خبر، مبتدائے مقدر "هذا" اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

"و" حرف عطف، "ثانيها" بترکیب اضافی مبتدا، "أن" ناصبہ موصول حرفی، "یکون" فعل ناقص، اس میں "هو" ضمیر اسم، "مضافا" اسم مفعول، اس میں "هو" ضمیر پوشیدہ ذوالحال، "و" حالیہ، "لم یذکر" فعل مجہول، "المفعول" نائب فاعل، فعل اپنے نائب فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر حال، ذوالحال اپنے حال سے مل کر مضافا کا نائب فاعل، "إلى الفاعل" جار مجرور مل کر ظرف لغو، "مضافا" اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرف لغو سے مل کر خبر، "یکون" فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر صلہ، موصول اپنے صلہ سے

مل کر بتاویل مفرد کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

"نحو" مضاف، "عجبت من ضرب زيد" مراد اللفظ مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر "مثاله" مبتدائے مقدر کی الخ۔

برتقدیر ارادۂ معنی:۔ "عجبت" فعل، "تا" ضمیر فاعل، "من" حرف جار، "ضرب" مصدر مضاف، "زيد" مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرف لغو، "عجبت" فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

قوله: وثالثها أن يكون الخ۔ "و" حرف عطف، "ثالثها" بترکیب اضافی مبتدا، "أن" ناصبہ موصول حرفی، "یکون" فعل ناقص، اس میں "هو" ضمیر پوشیدہ اسم، "مضافا" اسم مفعول، اس میں "هو" ضمیر پوشیدہ نائب فاعل، "إلى المفعول" جار مجرور مل کر ظرف لغو، "حال" مضاف، "كون" مصدر مضاف الیہ مضاف، "ه" ضمیر مضاف الیہ اسم، "مبنيا" اسم مفعول، اس میں "هو" ضمیر پوشیدہ نائب فاعل، "لام" حرف جار، "المفعول" موصوف، "ال" حرف تعریف، "قائم" اسم فاعل، اس میں "هو" ضمیر پوشیدہ فاعل، "مقام الفاعل" بترکیب اضافی مفعول فیہ، "قائم" اسم فاعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرف لغو، "مبنيا" اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرف لغو سے مل کر خبر "كون" مصدر مضاف کی، مضاف اپنے مضاف الیہ اسم اور خبر سے مل کر مضاف الیہ، "حال" مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ، "مضافا" اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرف لغو اور مفعول فیہ سے مل کر خبر، "یکون" فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر صلہ، موصول حرفی اپنے صلہ سے مل کر بتاویل مفرد ہو کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

"نحو" مضاف، "عجبت من ضرب زيد" مراد اللفظ معطوف علیہ یا مبدل منہ، "أي" حرف تفسیر، "من أن يُضرَبَ زيدٌ" بتقدیر عجبت عطف بیان یا بدل الکل، معطوف علیہ اپنے عطف بیان سے مل کر، یا مبدل منہ اپنے بدل الکل سے مل کر مضاف الیہ، "نحو" مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر "مثاله" مبتدائے مقدر کی الخ۔

برتقدیر ارادۂ معنی:۔ "عجبت" فعل، "تا" ضمیر بارز فاعل، "من" حرف جار، "ضرب زيد" بترکیب اضافی مجرور، جار مجرور مل کر ظرف لغو، "عجبت" فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

"من" حرف جار، "أن" ناصبہ موصول حرفی، "يضرب" فعل مجہول، "زيد" نائب فاعل، فعل مجہول اپنے نائب فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر صلہ، موصول حرفی اپنے صلہ سے مل کر بتاویل مفرد ہو کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا "عجبت" فعل مقدر کا، "عجبت" فعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ورابعها أن يكون مضافاً إلى المفعول [1] ويذكر الفاعل مرفوعا، نحو: عجبت من ضرب اللص الجلادُ.

وخامسها أن يكون مضافا [2] إلى المفعول ويحذف [3] الفاعل، نحو: قوله تعالىٰ: لا يسأم [4] الإنسان من دعاء الخير. أي: من دعائه الخير.

(1) **قوله: مضافا إلى المفعول:-** یہ مفعول یا مفعول بہ ہوگا، جیسے کتاب میں ذکر کی ہوئی مثال کہ "اللص" مفعول بہ ہے ۔ یا مفعول فیہ ہوگا، جیسے :"أعجبنی ضرب یوم الجمعة زید عمرا" ۔ یا مفعول لہ، جیسے: أعجبنی ضرب التادیب بشر خالدا" ۔ لیکن مصدر کی اضافت مفاعیل کی طرف بہ نسبت اضافت بفاعل قلیل ہے۔

(2) **قوله: وخامسها أن يكون مضافا إلى المفعول:-** اس چوتھی اور پانچویں صورت میں مضاف الیہ مجرور لفظاً اور منصوب معنیً ہے؛ اس لیے کہ مفعول ہے۔ اسی واسطے معطوف اور صفت میں نصب جائز ہے، جیسے: "عجبت من ضرب اللص الجلاد وصاحبه" میں "صاحبه" معطوف منصوب ہے، اور "عجبت من ضرب اللص الجلاد الحاذق" میں "الحاذق" صفت منصوب ہے۔

(3) **قوله: ويحذف الفاعل:-** یعنی مصدر کا فاعل حذف کردیا جاتا ہے؛ کیوں کہ نسبت بفاعل مصدر کے مفہوم میں معتبر نہیں ہے۔ لہٰذا مصدر کے مفہوم کا تصور فاعل پر موقوف نہ ہوا، بخلاف فعل واسم فاعل اور اسم مفعول وصفت مشبہ کہ نسبت بفاعل ان کے مفاہیم میں ماخوذ ہے، لیکن فعل میں نسبت تفصیلاً ملحوظ ہوتی ہے، اسی لیے وہ غیر مستقل ہوا، اور اسم فاعل وغیرہ میں اجمالاً، اسی لیے وہ مستقل ہیں۔

(4) **قوله: لا يسأم الإنسان:-** ترجمہ: آدمی بھلائی مانگنے سے نہیں اکتاتا۔

ترکیب قوله: ورابعها أن يكون الخ. "و" حرف عطف، "رابعها" بترکیب اضافی مبتدا، "أن" ناصبہ موصول حرفی، "یکون" فعل ناقص، اس میں "ھو" ضمیر پوشیدہ اسم، "مضافا" اسم مفعول، اس میں "ھو" ضمیر پوشیدہ نائب فاعل، "إلی" حرف جار، "المفعول" مجرور، جار مجرور مل کر ظرف لغو، "مضافا" اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرف لغو سے مل کر خبر، "یکون" فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر معطوف علیہ، "و" حرف عطف، "یذکر" فعل مجہول، "الفاعل" ذوالحال، "مرفوعا" اسم مفعول حال، ذوالحال اپنے حال سے مل کر نائب فاعل، "یذکر" فعل مجہول اپنے نائب فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر صلہ، موصول حرفی اپنے صلہ سے مل کر بتاویل مفرد ہوکر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

"نحو" مضاف، "عجبت من ضرب اللص الجلاد" مراد اللفظ مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر "مثاله" مبتدائے مقدر کی الخ۔

برتقدیر ارادۂ معنی:- "عجبت" فعل، "تا" ضمیر بارز فاعل، "من" حرف جار، "ضرب" مصدر مضاف، "اللص" مضاف الیہ، (مفعول بہ) "الجلاد" فاعل مصدر، "ضرب" مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ (مفعول بہ) اور فاعل سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرف لغو، عجبت فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

قوله: وخامسها أن يكون الخ. "و" حرف عطف، "خامسها" بترکیب اضافی مبتدا، "أن" ناصبہ موصول حرفی، "یکون" فعل ناقص، اس میں "ھو" ضمیر اسم، "مضافا" اسم مفعول، اس میں "ھو" پوشیدہ نائب فاعل، "إلی المفعول" جار مجرور مل کر ظرف لغو، اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرف لغو سے مل کر خبر، "یکون" فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر معطوف علیہ، "و" حرف عطف، "یحذف" فعل مجہول، "الفاعل" نائب فاعل، "یحذف" فعل اپنے نائب فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر صلہ، موصول حرفی اپنے صلہ سے مل کر بتاویل مفرد ہوکر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

"نحو" مضاف، "قول" مصدر مضاف الیہ مضاف، "ہ" ضمیر ذوالحال، "تعالیٰ" فعل، اس میں "ھو" ضمیر پوشیدہ فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر حال، ذوالحال اپنے حال سے مل کر مضاف الیہ، "لا یسأم الإنسان الآیة" مراد اللفظ معطوف علیہ یا مبدل منہ، "أي" حرف تفسیر، "من دعائه الخیر" بتقدیر "لا یسأم الإنسان" مراد اللفظ عطف بیان یا بدل الکل، معطوف علیہ اپنے عطف بیان سے مل کر، یا مبدل منہ اپنے بدل الکل سے مل کر مقولہ، "قول" مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ اور مقولہ سے مل کر مضاف الیہ، "نحو" مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر "مثاله" مبتدائے مقدر کی، الخ۔

برتقدیر ارادۂ معنی:- "لا یسأم" فعل، "الإنسان" فاعل، "من" حرف جار، "دعاء الخیر" بترکیب اضافی مجرور، جار مجرور مل کر ظرف لغو، "لا یسأم" فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

"من" حرف جار، "دعاء" مصدر مضاف، "ہ" ضمیر مضاف الیہ (فاعل)، "الخیر" مفعول بہ، "دعاء" مضاف اپنے مضاف الیہ فاعل اور مفعول بہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا "لا یسأم الإنسان" مقدر کا، "لا یسأم" فعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

اعلم أن هذه الصور جارية في مصدر الفعل المتعدي. وأما في مصدر الفعل اللازم، فصورة واحدة. وهي أن يضاف إلى الفاعل، نحو: أعجبنی قعود زید. وفاعل المصدر[١] لا يكون مستترا ولا يتقدم[٢] معموله عليه.

والثالث اسم الفاعل. وهو كل اسم اشتق من فعل لذات من قام به الفعل.

(١) قوله: وفاعل المصدر لايكون مستترا:۔ وجہ یہ ہے کہ اگر ضمیر فاعل مصدر مفرد میں مستتر ہوگی تو ضروری ہے کہ مصدر مثنی ومجموع میں بھی مستتر ہو، ورنہ ترجیح بلا مرجح لازم آئے گی جو باطل ہے، اور مصدر مثنی ومجموع میں استتار جائز نہیں؛ کیوں کہ دو علامت تثنیہ وجمع کا اجتماع لازم آئے گا: ایک وہ علامت جو مصدر کے تثنیہ وجمع ہونے پر دلالت کرے، دوسری وہ علامت جو فاعل کے مثنی ومجموع ہونے پر دلالت کرے اور دو علامت تثنیہ وجمع کا اجتماع موجب ثقل ہونے کی بنا پر جائز نہیں، اور جب مصدر مثنی ومجموع میں ضمیر فاعل کا استتار جائز نہیں تو مصدر مفرد میں بھی جائز نہ ہوگا تاکہ باب کا حکم یکساں رہے۔

(٢) قوله: ولا يتقدم معموله عليه:۔ یعنی مصدر کے معمول کی مصدر پر تقدیم جائز نہیں، خواہ معمول فاعل ہو یا مفعول؛ کیوں کہ مصدر عمل میں ضعیف ہوتا ہے ۔ ہاں! معمول اگر ظرف یا جار مجرور ہو تو تقدیم جائز ہے کہ ان میں توسع ہے، جیسے آیت کریمہ "فلما بلغ معه السعی" میں "معه" ظرف۔"السعی" مصدر کا معمول ہے اور اس پر مقدم ہے، اور آیت کریمہ "ولا تاخذكم بهما رأفة" میں "بهما" جار مجرور "رأفة" مصدر کا معمول اور اس پر مقدم ہے۔

ترکیب: "اعلم" فعل امر، اس میں "أنت" ضمیر پوشیدہ فاعل، "أن" حرف مشبہ بالفعل موصول حرفی، "ها" حرف تنبیہ، "ذہ" اسم اشارہ موصوف، "الصور" صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر اسم، "جارية" اسم فاعل، اس میں "هي" ضمیر پوشیدہ فاعل، "في" حرف جار، "مصدر" مضاف، "الفعل المتعدي" بترکیب توصیفی مضاف الیہ، مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرف لغو، "جارية" اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر خبر، "أن" کا اسم اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہو کر صلہ، موصول حرفی اپنے صلہ سے مل کر بتاویل مفرد ہو کر مفعول بہ، "اعلم" فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

قوله: وأما فی مصدر الفعل اللازم الخ۔ "و" حرف استیناف، "أما" حرف شرط، "یوجد شيء" محذوف، "فی" حرف جار، "مصدر" مضاف، "الفعل اللازم" بترکیب توصیفی مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا "ثابتة" اسم فاعل مقدر کا، "ثابتة" بترکیب سابق خبر مقدم، "فا" جزائیہ، "صورة واحدة" بترکیب توصیفی مبتدائے موخر، مبتدائے موخر اپنی خبر مقدم سے مل کر جزا، شرط محذوف اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ مستانفہ ہوا۔

"و" حرف عطف یا استیناف، "هي" ضمیر مبتدا، "أن" ناصبہ موصول حرفی، "یضاف" فعل مجہول، اس میں "هو" ضمیر نائب فاعل، "إلى الفاعل" جار مجرور مل کر ظرف لغو، "یضاف" فعل اپنے نائب فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر صلہ، موصول حرفی اپنے صلہ سے مل کر بتاویل مفرد ہو کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا۔

"نحو" مضاف، "أعجبنی قعود زيد" مراد اللفظ مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر "مثاله" مبتدائے مقدر کی الخ۔

برتقدیر ارادۂ معنی:۔ "أعجب" فعل، "ن" وقایہ کا، "ی" ضمیر مفعول بہ، "قعود زید" بترکیب اضافی فاعل، "أعجب" فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

"و" حرف استیناف، "فاعل المصدر" بترکیب اضافی مبتدا، "لایکون" فعل ناقص، اس میں "هو" ضمیر پوشیدہ اسم، "مستترا" اسم فاعل، اس میں "هو" ضمیر پوشیدہ فاعل، اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر خبر، فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا۔

"و" حرف عطف، "لایتقدم" فعل، "معموله" بترکیب اضافی فاعل، "علیه" جار مجرور مل کر ظرف لغو، "لایتقدم" فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

قوله: والثالث اسم الفاعل. "و" حرف عطف، "الثالث" صفت موصوف مقدر "العامل" کی، موصوف اپنی صفت سے مل کر مبتدا، "اسم الفاعل" خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

"و" حرف عطف، "هو" ضمیر مبتدا، "كل" مضاف، "اسم" موصوف، "اشتق" فعل مجہول، اس میں "هو" ضمیر نائب فاعل، "من فعل" جار مجرور مل کر ظرف لغو اول، "لام" حرف جار، "ذات" مضاف، "مَنْ" اسم موصول، "قام" فعل، "به" جار مجرور مل کر ظرف لغو، "الفعل" فاعل، قام فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر صلہ، اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر مضاف الیہ، "ذات" مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرف لغو دوم، اشتق فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور دونوں ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صفت، "اسم" موصوف اپنی صفت سے مل کر مضاف الیہ، "كل" مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

وهو يعمل [1] عمل فعله كالمصدر. فإن كان مشتقا من الفعل اللازم، فيرفع الفاعل فقط، مثل: زيد قائم أبوه. وإن كان مشتقا من الفعل المتعدي، فيرفع الفاعل وينصب المفعول به أيضا، مثل: زيد ضارب غلامه عمرا. وشرط [2] عمله أن يكون بمعنى الحال أو الاستقبال.

(۱) **قوله: وهو يعمل عمل فعله**:۔ یعنی اسم فاعل اپنے فعل کی طرح عمل کرتا ہے جس سے یہ مشتق ہے، اور وہ فعل معروف ہے۔ اگر فعل معروف لازم ہے تو لازم کی طرح عمل کرے گا، اور اگر متعدی بیک مفعول ہے تو متعدی بیک مفعول، اگر بدو مفعول ہو تو یہ بھی بدو مفعول، اگر بسہ مفعول تو یہ بھی بسہ مفعول۔ اور جس طرح فعل معروف لازم ومتعدی ظرف زمان، ظرف مکان، حال، مفعول مطلق، مفعول لہ، مفعول معہ وغیرہ فضلات کی طرف متعدی ہوتا ہے، یہ بھی ان کی طرف متعدی ہوگا۔

(۲) **قوله: وشرط عمله**:۔ شارح علیہ الرحمہ کے ظاہر کلام سے یہ مفہوم ہوتا ہے کہ بمعنی حال یا استقبال ہونا مطلق عمل کے لیے شرط ہے، خواہ وہ عمل رفع میں ہو یا نصب میں ۔ لیکن تحقیق یہ ہے کہ بمعنی حال یا استقبال ہونا مفعول بہ کو نصب دینے کے لیے شرط ہے، مفعول فیہ، جار مجرور، مفعول مطلق، مفعول لہ، مفعول معہ وغیرہ میں عمل کرنے کے لیے شرط نہیں۔ اور رفع فاعل کے بارے میں اختلاف ہے: ابن جنی نے کہا کہ فاعل ظاہر کو رفع دینے کے لیے شرط ہے۔ ابن عصفور کے نزدیک شرط نہیں۔ یہی سیبویہ کے کلام سے ظاہر ہے۔ اسی کو امام سیوطی نے اصح کہا۔ اور فاعل مضمر مستتر کو رفع دینے کے لیے بالاتفاق بمعنی حال یا استقبال ہونا شرط نہیں۔ فاعل مضمر بارز میں اختلاف ہے: ابن طاہر، ابن خروف کے نزدیک شرط ہے۔ اور دوسروں کے نزدیک شرط نہیں۔

ترکیب قوله: وهو يعمل: "و" حرف عطف، "هو" ضمیر مبتدا، "يعمل" فعل، اس میں "هو" ضمیر فاعل، "عمل" مصدر مضاف، "فعل" مضاف الیہ مضاف، "ہ" ضمیر مضاف الیہ، "فعل" مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مضاف الیہ، "عمل" مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول مطلق، "يعمل" فعل اپنے فاعل اور مفعول مطلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

"ك" حرف جار، "المصدر" مجرور، جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا "ثابت" اسم فاعل مقدر کا، "ثابت" بترکیب سابق خبر مبتدائے مقدر "هو" کی، مبتدائے مقدر اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

تنبیہ:۔ "کاف" حرف جار، ہمیشہ ظرف مستقر ہوتا ہے۔ "يعمل" کا ظرف لغو قرار دینا درست نہیں۔

"فا" حرف تفصیل، "إن" حرف شرط، "كان" فعل ناقص، اس میں "هو" ضمیر اسم، "مشتقا" اسم مفعول، اس میں "هو" ضمیر پوشیدہ نائب فاعل، "من" حرف جار "الفعل اللازم" بترکیب توصیفی مجرور، جار مجرور مل کر ظرف لغو، مشتقا اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرف لغو سے مل کر خبر، فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط، "فا" جزائیہ، "يرفع" فعل، اس میں "هو" ضمیر پوشیدہ فاعل، "الفاعل" مفعول بہ، "يرفع" فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جزا، شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ مفصلہ ہوا۔

"فا" فصیحہ، "قط" اسم فعل بمعنی "انته" امر حاضر، اس میں "أنت" ضمیر پوشیدہ فاعل، اسم فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ ہو کر جزا، شرط محذوف "إذا رفعت به الفاعل" اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

"مثل" مضاف، "زيد قائم أبوه" مراد اللفظ مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر "مثاله" مبتدائے مقدر کی، الخ۔

برتقدیر ارادۂ معنی: "زيد" مبتدا، "قائم" اسم فاعل، "أبوه" بترکیب اضافی فاعل، قائم اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

"و" حرف عطف، "إن" حرف شرط، "كان" فعل ناقص، اس میں "هو" ضمیر اسم، "مشتقا" اسم مفعول، اس میں "هو" ضمیر نائب فاعل، "من" حرف جار، "الفعل المتعدي" بترکیب توصیفی مجرور، جار مجرور مل کر ظرف لغو، "مشتقا" اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرف لغو سے مل کر خبر، فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط، "فا" جزائیہ، "يرفع" فعل، اس میں "هو" ضمیر پوشیدہ فاعل، "الفاعل" مفعول بہ، "يرفع" فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر معطوف علیہ، "و" حرف عطف، "ينصب" فعل، اس میں "هو" ضمیر پوشیدہ فاعل، "المفعول به" مفعول بہ، "ينصب" فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر جزا، شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ معطوفہ ہوا۔

"أيضا" مفعول مطلق، "آض" فعل ماضی، اس میں "هو" ضمیر پوشیدہ فاعل، "آض" فعل اپنے فاعل اور مفعول مطلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

"مثل" مضاف، "زيد ضارب غلامه عمرا" مراد اللفظ مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر "مثاله" مبتدائے مقدر کی، الخ۔

برتقدیر ارادۂ معنی:۔ "زيد" مبتدا، "ضارب" اسم فاعل، "غلامه" بترکیب اضافی فاعل، "عمرا" مفعول بہ، "ضارب" اسم فاعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

قوله: وشرط عمله الخ۔ "و" حرف عطف یا استیناف، "شرط" مضاف، "عمل" مضاف الیہ مضاف، "ہ" ضمیر مضاف الیہ، "عمل" مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مضاف الیہ، "شرط" مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، "أن" ناصبہ موصول حرفی، "يكون" فعل ناقص، اس میں "هو" ضمیر اسم، "با" حرف جار، "معنى" مضاف، "الحال" معطوف علیہ، "أو" حرف عطف، "الاستقبال" معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا "ثابتا" اسم فاعل مقدر کا، اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر خبر، "يكون" فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر صلہ، موصول حرفی اپنے صلہ سے مل کر بتاویل مفرد ہو کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا۔

وإنما اشترط بأحدهما؛ ليكمل مشابهته بالفعل المضارع؛ لأنه لما كان مشابها بالفعل المضارع بحسب اللفظ في عدد الحروف والحركات والسكنات، فكان حينئذٍ مشابها بحسب المعنى أيضا. ويشترط أيضا اعتماده[1] على المبتدأ،

(١) قوله: اعتماده:۔ اعتماد بمعنی تکیہ کردن، چھ امور مذکورہ میں سے کسی ایک پر اعتماد کرنے کے یہ معنی ہیں کہ ان میں سے کوئی ایک اسم فاعل سے پیشتر ہو۔ شرط اعتماد کی وجہ یہ ہے کہ اعتماد سے اسم فاعل کی فعل کے ساتھ مشابہت قوی ہو جاتی ہے، چنانچہ جس طرح فعل مسند ہوتا ہے اسی طرح اسم فاعل بھی مبتدا، موصوف، ذوالحال، اسم موصول کے بعد مسند ہوتا ہے۔ اور حرف نفی اور حرف استفہام کے بعد واقع ہونے سے مشابہت اس لیے قوی ہو جاتی ہے کہ ان دونوں کے بعد اکثر و بیشتر فعل واقع ہوا کرتا ہے اور قوت مشابہت کا اعتبار اس بات پر تنبیہ کرنے کے لیے کیا گیا کہ اسم فاعل کا مرتبہ عمل میں فعل سے پست ہے اور عمل میں وہ فعل کی فرع ہے۔ لہذا ابتداءً "ضارب زید عمرا" کہنا جائز نہیں؛ کیوں کہ اعتماد مفقود ہے جو عمل کے لیے شرط تھا۔ یہ شرط اعتماد سیبویہ اور بصریین کے نزدیک ہے۔ اخفش اور کوفیین کے نزدیک شرط نہیں، لہذا امثال مذکوران کے نزدیک جائز ہے۔

ترکیب قوله: وإنما اشترط بأحدهما الخ:۔ "و" حرف عطف یا استیناف، "إن" حرف مشبہ بالفعل مکفوف عن العمل، "ما" کافہ، "اشترط" فعل مجہول، اس میں "هو" ضمیر پوشیدہ نائب فاعل، "با" حرف جار، "أحدهما" بترکیب اضافی مجرور، جار مجرور مل کر ظرف لغو اول، "لام" حرف جار، "أن" ناصبہ موصول حرفی مقدر، "یکمل" فعل، "مشابهة" مصدر مضاف، "ه" ضمیر مضاف الیہ، "با" حرف جار زائد، "الفعل المضارع" بترکیب توصیفی مجرور لفظاً منصوب معنیً مفعول بہ، "مشابهة" مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ اور مفعول بہ سے مل کر فاعل، "لام" حرف جار، "أن" حرف مشبہ بالفعل موصول حرفی، "ه" ضمیر اسم، "لما" حرف شرط (یا ظرف زمان متضمن معنی شرط)، "کان" فعل ناقص، اس میں "هو" ضمیر پوشیدہ اسم، "مشابها" اسم فاعل، اس میں "هو" ضمیر پوشیدہ فاعل، "با" حرف جار زائد، "الفعل المضارع" بترکیب توصیفی مجرور لفظاً، منصوب معنیً مفعول بہ، "با" حرف جار، "حسب" مضاف، "اللفظ" مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرف لغو اول، "فی" حرف جار، "عدد" مضاف، "الحروف" معطوف علیہ، "و" حرف عطف، "الحرکات" معطوف، "و" حرف عطف، "السکنات" معطوف، معطوف علیہ اپنے دونوں معطوف سے مل کر مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرف لغو دوم، "مشابها" اسم فاعل اپنے فاعل اور مفعول بہ اور دونوں ظرف لغو سے مل کر خبر، "کان" فعل ناقص اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط، "فا" جزائیہ، "کان" فعل ناقص، اس میں "هو" ضمیر پوشیدہ اسم، "حین" ظرف زمان مضاف، "إذ" ظرف زمان مضاف الیہ مضاف، تنوین "ٍ" عوض مضاف الیہ، ("کان الأمر کذلك") "إذ" مضاف اپنے عوض مضاف الیہ سے مل کر مضاف الیہ، "حین" مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ، "مشابها" اسم فاعل، اس میں "هو" ضمیر پوشیدہ فاعل، "با" حرف جار، "حسب المعنی" بترکیب اضافی مجرور، جار مجرور مل کر ظرف لغو، "مشابها" اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر خبر، "کان" فعل ناقص اپنے اسم و خبر اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جزا، شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہو کر خبر، "أن" کا اسم اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہو کر صلہ، "أن" موصول حرفی اپنے صلہ سے مل کر بتاویل مفرد ہو کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرف لغو، "یکمل" فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر صلہ، "أن" موصول حرفی اپنے صلہ سے مل کر بتاویل مفرد ہو کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرف لغو دوم، "اشترط" فعل اپنے نائب فاعل اور دونوں ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا۔

"أیضا" مفعول مطلق، "اض" فعل، اس میں "هو" ضمیر پوشیدہ فاعل، "اض" فعل اپنے فاعل اور مفعول مطلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

قوله: ویشترط أیضا اعتماد الخ:۔ "و" حرف عطف، "یشترط" فعل مجہول، "اعتماد" مصدر مضاف، "ه" ضمیر مضاف الیہ، "علی المبتدأ" جار مجرور مل کر معطوف علیہ، "أو" حرف عطف، "علی الموصول" جار مجرور مل کر معطوف، "أو" حرف عطف، "علی الموصوف" جار مجرور مل کر معطوف، "أو" حرف عطف، "علی" حرف جار، "ذي" مضاف، "الحال" مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر معطوف، "أو" حرف عطف، "علی" حرف جار، "حرف" مضاف، "النفی" معطوف علیہ، "أو" حرف عطف، "الاستفهام" معطوف، "النفی" معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مضاف الیہ، "حرف" مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر معطوف، معطوف علیہ اپنے تمام معطوفات سے مل کر ظرف لغو اول، "با" حرف جار، "أن" ناصبہ موصول حرفی، "یکون" فعل تام، "قبله" بترکیب اضافی مفعول فیہ، "حرف" مضاف، "النفي" معطوف علیہ، "أو" حرف عطف، "الاستفهام" معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر فاعل، "یکون" فعل تام اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر صلہ، موصول حرفی اپنے صلہ سے مل کر بتاویل مفرد ہو کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرف لغو دوم، "اعتماد" مضاف اپنے مضاف الیہ اور ظرف لغو اول اور دوم سے مل کر نائب فاعل، "یشترط" فعل اپنے نائب فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

"أیضا" مفعول مطلق، "اض" فعل مقدر، اس میں "هو" ضمیر پوشیدہ فاعل، "اض" فعل اپنے فاعل اور مفعول مطلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

فيكون خبرا عنه، مثل: المثال المذكور، أوعلى الموصول، فيكون صلة له، نحو: الضارب عمرا في الدار، أي: الذي هو ضارب عمرا في الدار، أو على الموصوف، فيكون صفة له، مثل: مررت برجل ضارب ابنه جارية، أو على ذي الحال، فيكون حالا عنه، مثل: مررت بزيد راكبا أبوه، أو على حرف النفي، أو الاستفهام بأن يكون قبله حرف النفي أو الاستفهام، مثل: ما قائم أبوه، وأقائم أبوه.

ترکیب قوله: فيكون خبرا عنه الخ: "فا" فصیحہ، "یکون" فعل ناقص، اس میں "ھو" ضمیر پوشیدہ اسم، "خبرا" موصوف، "عنه" جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا "ثابتا" اسم فاعل مقدر کا، "ثابتا" بترکیب سابق صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر خبر، "یکون" فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر جزا، شرط محذوف "إذا اعتمد على المبتدأ" اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

"مثل" مضاف، "المثال" موصوف، "ال" بمعنی "الذي" اسم موصول، "مذکور" اسم مفعول، اس میں "ھو" ضمیر پوشیدہ نائب فاعل، اسم مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کر صلہ، اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر مبتدائے مقدر "ھو" کی، مبتدائے مقدر اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

"فا" فصیحہ، "یکون" فعل ناقص، اس میں "ھو" ضمیر پوشیدہ اسم، "صلة" موصوف، "له" جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا "ثابتة" اسم فاعل مقدر کا، "ثابتة" بترکیب سابق صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر خبر، "یکون" فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر جزا، شرط محذوف "إذا اعتمد على الموصول" اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

"نحو" مضاف، "الضارب عمرا فی الدار" مراد اللفظ معطوف علیہ یا مبدل منہ، "أي" حرف تفسیر، "الذی ھو ضارب عمرا في الدار" مراد اللفظ عطف بیان یا بدل الکل، معطوف علیہ اپنے عطف بیان سے مل کر یا مبدل منہ اپنے بدل الکل سے مل کر مضاف الیہ، "نحو" مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر "مثاله" مبتدائے مقدر کی الخ۔

برتقدیر ارادۂ معنی: "ال" بمعنی الذی اسم موصول، "ضارب" اسم فاعل، اس میں "ھو" ضمیر پوشیدہ فاعل، "عمرا" مفعول بہ، "ضارب" اسم فاعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر صلہ، اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر مبتدا، "في الدار" جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا "ثابت" اسم فاعل مقدر کا، "ثابت" بترکیب سابق خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

"الذی" اسم موصول، "ھو" ضمیر مبتدا، "ضارب عمرا" بترکیب معلوم خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر صلہ، اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر مبتدا، "في الدار" جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا "ثابت" اسم فاعل مقدر کا، "ثابت" بترکیب سابق خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

"فا" فصیحہ، "یکون" فعل ناقص، اس میں "ھو" ضمیر پوشیدہ اسم، "صفة" موصوف، "له" جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا "ثابتة" اسم فاعل مقدر کا، "ثابتة" بترکیب سابق صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر خبر، "یکون" فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر جزا، شرط محذوف "إذا اعتمد على الموصوف" اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

"مثل" مضاف، "مررت برجل ضارب ابنه جارية" مراد اللفظ مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر "مثاله" مبتدائے مقدر کی، الخ۔

برتقدیر ارادۂ معنی: "مررت" فعل، اس میں "ت" ضمیر بارز فاعل، "با" حرف جار، "رجل" موصوف، "ضارب" اسم فاعل، "ابنه" بترکیب اضافی فاعل، "جارية" مفعول بہ، اسم فاعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرف لغو، مررت فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

قوله: فيكون حالا عنه الخ۔ اس جملے کی ترکیب بعینہ "فیکون خبرا عنه" کی طرح کریں جو اس سے پہلے گزرا ہے۔ فرق صرف اتنا ہوگا کہ اس کی شرط محذوف "إذا اعتمد على ذی الحال" ہوگی۔

"مثل" مضاف، "مررت بزید راکبا أبوه" مراد اللفظ مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر "ھو" مبتدائے محذوف کی الخ۔

برتقدیر ارادۂ معنی: "مررت" فعل، "ت" ضمیر بارز فاعل، "با" حرف جار، "زید" ذوالحال، "راکبا" اسم فاعل، "أبوه" بترکیب اضافی فاعل، اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر حال، ذوالحال اپنے حال سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرف لغو، "مررت" فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

"مثل" مضاف، "ماقائم أبوه" مراد اللفظ معطوف علیہ، "و" حرف عطف، "أقائم أبوه" مراد اللفظ معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر "ھو" مبتدائے محذوف کی، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

برتقدیر ارادۂ معنی: "ما" حرف نفی، "قائم" اسم فاعل مبتدا کی قسم دوم، "أبوه" بترکیب اضافی فاعل، قائم مقام خبر، مبتدا کی قسم دوم اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

"أ" حرف استفهام، "قائم" اسم فاعل مبتدا کی قسم دوم، "أبوه" بترکیب اضافی فاعل، مگر قائم مقام خبر، مبتدا کی قسم دوم اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ ہوا۔

وإن فقد في اسم الفاعل أحد الشرطين المذكورين فلا يعمل أصلا، بل يكون حينئذٍ مضافا[١] إلى ما بعده، مثل: مررت بزيد ضارب عمرو أمس. وإن كان اسم الفاعل معرفا[٢] باللام يعمل فى ما بعده في كل حال، سواء[٣] كان بمعنى الماضى أو الحال أو الاستقبال،

(١) **قوله: مضافا إلى مابعده الخ:** یعنی دونوں شرطوں میں سے کسی ایک کے منتفی ہونے پر اسم فاعل اپنے مابعد کی طرف وجوبا مضاف ہوتا ہے اور اسکی اضافت معنوی ہوتی ہے۔ امام کسائی کے نزدیک عمل کے لیے اسم فاعل کا بمعنی حال یا استقبال ہونا شرط نہیں، لہذا بمعنی ماضی ہونے کی صورت میں بھی عمل کرے گا۔ مگر یادرہے کہ اضافت کے وجوب اور عدم وجوب کا اختلاف اس اسم فاعل بمعنی ماضی میں ہے جو متعدی ہو۔ اور جو اسم فاعل بمعنی ماضی لازم ہو اس میں نہیں؛ کیوں کہ اسم فاعل کے عمل رفع کے لیے بمعنی حال یا استقبال ہونا کسی کے نزدیک شرط نہیں۔

(٢) **قوله: معرفا باللام:** لام سے مراد اسمی ہے حرفی نہیں؛ کیوں کہ حرفی شرائط عمل سے مستغنی نہیں کرتا۔ لہذا جب اسم فاعل پر الف لام اسمی داخل ہو تو وہ مفعول بہ کو نصب دیتا ہے، اگر چہ بمعنی ماضی ہو، اس وقت مفعول بہ کو نصب دینے کے لیے نہ اعتماد شرط ہے نہ بمعنی حال یا استقبال ہونا، بلکہ بمعنی ماضی ہو جب بھی نصب دیتا ہے۔ الف لام اسمی وہی ہے جو اسم موصول بمعنی الذي ہوتا ہے۔

(٣) **قوله: سواء كان الخ:** اس وقت عمل کے لیے کوئی مخصوص زمانہ شرط نہیں، سب زمانے برابر ہیں؛ کیوں کہ اسم فاعل صلہ ہونے کی وجہ سے بمعنی فعل ہے، اور فعل کے عمل میں سب زمانے برابر ہیں۔ نیز اس صورت میں باقی ماندہ امور پنج گانہ میں سے کسی ایک پر اعتماد بھی شرط نہیں، جیسے فعل کے لیے اعتماد شرط نہیں۔

ترکیب قوله: وإن فقد فی اسم الفاعل: "و" حرف عطف یا استیناف، "إن" حرف شرط، "فقد" فعل مجہول، "في اسم الفاعل" جار مجرور مل کر ظرف لغو، "أحد" مضاف، "الشرطين" موصوف، "ال" بمعنی "الذين" اسم موصول، "مذكورين" اسم مفعول، اس میں "هما" ضمیر پوشیدہ نائب فاعل، اسم مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کر صلہ، اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر مضاف الیہ، "أحد" مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر نائب فاعل، "فقد" فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط، "فا" جزائیہ، "لایعمل" فعل، اس میں "هو" ضمیر پوشیدہ فاعل، "أصلا" بمعنی ابداً مفعول فیہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جزا، شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا۔

"بل" حرف عطف، "یکون" فعل ناقص، اس میں "هو" ضمیر پوشیدہ اسم، "حين" ظرف زمان مضاف، "إذ" ظرف زمان مضاف الیہ مضاف، تنوین "ٍ" عوض مضاف الیہ، ("كان كذا") إذ مضاف اپنے عوض مضاف الیہ سے مل کر مضاف الیہ ہوا حین مضاف کا، "حين" مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ، "مضافا" اسم مفعول، اس میں "هو" ضمیر پوشیدہ نائب فاعل، "إلى" حرف جار، "ما" اسم موصول، "بعده" بترکیب اضافی مفعول فیہ ہوا "ثبت" فعل مقدر کا، اس میں "هو" ضمیر پوشیدہ فاعل، ثبت فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ، اسم موصول اپنے صلہ مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرف لغو، "مضافا" اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرف لغو سے مل کر خبر، "یکون" فعل ناقص اپنے اسم وخبر اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

"مثل" مضاف، "مررت بزيد ضارب عمرو أمس" مراد اللفظ مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر "هو" مبتدائے محذوف کی، مبتدائے محذوف اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

برتقدیر ارادۂ معنی: "مررت" فعل، "ت" ضمیر بارز فاعل، "با" حرف جار، "زيد" موصوف، "ضارب" مضاف، "عمرو" مضاف الیہ، "أمس" مفعول فیہ، "ضارب" اسم فاعل مضاف اپنے مضاف الیہ اور مفعول فیہ سے مل کر صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرف لغو، مررت فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

قوله: وإن كان اسم الفاعل الخ: "و" حرف عطف، "إن" حرف شرط، "كان" فعل ناقص، "اسم الفاعل" مراد اللفظ اسم، "معرفا" اسم مفعول، اس میں "هو" ضمیر پوشیدہ نائب فاعل، "باللام" جار مجرور مل کر ظرف لغو، "معرفا" اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرف لغو سے مل کر خبر، "كان" فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط، "یعمل" فعل، اس میں "هو" ضمیر پوشیدہ فاعل، "في" حرف جار، "ما" اسم موصول، "بعده" بترکیب اضافی مفعول فیہ ہوا "ثبت" فعل مقدر کا، "ثبت" فعل مقدر اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ، اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرف لغو اول، "في" حرف جار، "كل حال" بترکیب اضافی مجرور، جار مجرور مل کر ظرف لغو دوم، "یعمل" فعل اپنے فاعل اور دونوں ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جزا، شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ معطوفہ ہوا۔

"سواء" خبر مقدم، "كان" فعل ناقص، اس میں "هو" ضمیر اسم، "با" حرف جار، "معنى" مضاف، "الماضى" معطوف علیہ، "أو" حرف عطف، "الحال" معطوف، "أو" حرف عطف، "الاستقبال" معطوف، معطوف علیہ اپنے دونوں معطوف سے مل کر مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا "ثابتا" اسم فاعل مقدر کا، "ثابتا" بترکیب سابق خبر، "كان" فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر بتاویل مفرد ہو کر مبتدائے موخر، مبتدائے موخر اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

وسواء كان معتمدا على أحد الأمور المذكورة أو غير معتمد، مثل: الضارب عمرا الآن أو أمس أو غدا هو زيد.

اعلم أن اسم (١) الفاعل الموضوع للمبالغة، كضرّاب (٢) وضروب ومضراب ـ بمعنى: كثير الضرب ـ وعلامة وعليم ـ بمعنى: كثير العلم ـ وحذر ـ بمعنى: كثير الحذر ـ مثل اسم الفاعل الذى ليس للمبالغة في العمل،

(١) **قوله: اسم الفاعل الخ:**۔ اس سے مراد وہ اسم فاعل ہے جس نے اپنی اصلی ہیئت چھوڑ کر دوسری ہیئت اختیار کر لی اور اپنے معروف صیغہ پر نہ رہا، جس کی وجہ سے اسم فاعل کی مذکور تعریف اس پر صادق نہیں آتی ہے۔

(٢) **قوله: كضراب الخ:**۔ مبالغہ کے صیغے قیاساً عمل کرتے ہیں، یہی اصح ہے، کما في الشاطبي۔ اور تصریح میں فرمایا کہ مبالغہ کے صیغے سیبویہ اوران کے اصحاب کے نزدیک عمل کرتے ہیں۔ اس پر انھوں نے دو دلیلیں پیش کیں: اول اہل عرب سے سماع، کہ انہوں نے اپنے کلام میں مبالغہ کے صیغوں کو عمل دیا ہے، دوم اپنی اصل پر حمل جو اسم فاعل ہے؛ کیوں کہ مبالغہ کے صیغے اسم فاعل ہی سے بغرض مبالغہ محول ہوئے ہیں۔ اور کوفیین مبالغہ کے صیغوں کا عمل جائز نہیں رکھتے؛ کیوں کہ یہ مضارع کے لفظاً و معنیً مخالف ہیں جس کے ساتھ مشابہت رکھنے کی بنا پر عمل دیا جاتا ہے۔

ترکیب قوله: وسواء كان معتمدا الخ:۔ "و" حرف عطف، "سواء" خبر مقدم، "كان" فعل ناقص، اس میں "هو" ضمیر پوشیدہ اسم، "معتمدا" اسم فاعل، اس میں "هو" ضمیر پوشیدہ فاعل، "على" حرف جار، "أحد" مضاف، "الأمور" موصوف، "ال" بمعنی "التي" اسم موصول، "مذكورة" اسم مفعول، اس میں "هي" ضمیر پوشیدہ نائب فاعل، اسم مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کر صلہ، اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرف لغو، "معتمدا" اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر معطوف علیہ، "أو" حرف عطف، "غير معتمد" بترکیب اضافی معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر خبر، "كان" فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر بتاویل مفرد ہو کر مبتدائے موخر، مبتدائے موخر اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوف ہوا۔

"مثل" مضاف، "الضارب عمرا الآن أو أمس أو غدا هو زيد" مراد اللفظ مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر "هو" مبتدائے محذوف کی، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

برتقدیر ارادۂ معنی:۔ "ال" بمعنی الذي اسم موصول، "ضارب" اسم فاعل، اس میں "هو" ضمیر پوشیدہ فاعل، "عمرا" مفعول بہ، "الآن" مفعول فیہ، "ضارب" اسم فاعل اپنے فاعل، مفعول بہ اور مفعول فیہ سے مل کر صلہ، اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر مبتدائے اول، "هو" ضمیر مبتدائے دوم، "زيد" خبر، مبتدائے دوم اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر خبر، مبتدائے اول اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ باقی دو مثالوں کی ترکیب بھی یہی ہے، فرق صرف اتنا ہے کہ مثال دوم میں "أمس" اور مثال سوم میں "غدا" مفعول فیہ ہے، اور دونوں میں "الضارب عمرا" محذوف ہے۔

قوله: اعلم أن اسم الفاعل الخ: "اعلم" فعل امر، اس میں "أنت" پوشیدہ فاعل، "أن" حرف مشبہ بالفعل موصول حرفی، "اسم الفاعل" موصوف، "ال" بمعنی الذی اسم موصول، "موضوع" اسم مفعول، اس میں "هو" ضمیر پوشیدہ نائب فاعل، "للمبالغة" جار مجرور مل کر ظرف لغو، موضوع اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرف لغو سے مل کر صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر اسم، "مثل" مضاف، "اسم الفاعل" موصوف، "الذي" اسم موصول، "ليس" فعل ناقص، اس میں "هو" ضمیر پوشیدہ اسم، "للمبالغة" جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا "ثابتا" اسم فاعل مقدر کا، "ثابتا" بترکیب سابق خبر، "ليس" فعل اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ، اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر مضاف الیہ، "في العمل" جار مجرور مل کر ظرف لغو، "مثل" مضاف اپنے مضاف الیہ اور ظرف لغو سے مل کر خبر، "أن" کا اسم اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر صلہ، "أن" موصول حرفی اپنے صلہ سے مل کر بتاویل مفرد ہو کر مفعول بہ، اعلم فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

"ك" حرف جار، "ضراب" معطوف علیہ، "و" حرف عطف، "ضروب" معطوف، "و" حرف عطف، "مضراب" معطوف، معطوف علیہ اپنے دونوں معطوف سے مل کر ذوالحال، "با" حرف جار، "معنى" مضاف، "كثير" مضاف الیہ مضاف، "الضرب" مضاف الیہ، "كثير" مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مضاف الیہ، "معنى" مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرف مستقر ہوا "ثابتة" اسم فاعل مقدر کا، "ثابتة" بترکیب سابق حال، ذو الحال اپنے حال سے مل کر معطوف علیہ، "و" حرف عطف، "علامة" معطوف علیہ، "و" حرف عطف، "عليم" معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر ذوالحال، "با" حرف جار، "معنى" مضاف، "كثير" مضاف الیہ مضاف، "العلم" مضاف الیہ، "كثير" مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مضاف الیہ، "معنى" مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا "ثابتين" اسم فاعل مقدر کا، اس میں "هما" ضمیر پوشیدہ فاعل، اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر حال، ذوالحال اپنے حال سے مل کر معطوف، "و" حرف عطف، "حذر" ذوالحال، "با" حرف جار، "معنى" مضاف، "كثير" مضاف الیہ مضاف، "الحذر" مضاف الیہ، "كثير" مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مضاف الیہ، "معنى" مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا "ثابتا" اسم فاعل مقدر کا، "ثابتا" بترکیب سابق حال، ذوالحال اپنے حال سے مل کر معطوف، معطوف علیہ اپنے دونوں معطوف سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا "ثابت" اسم فاعل مقدر کا، "ثابت" بترکیب سابق خبر "هو" مبتدائے محذوف کی، مبتدائے محذوف اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

وإن زالت المشابهة[1] اللفظية بالفعل، لكنهم جعلوا ما فيها من زيادة المعنى قائما مقام ما زال من المشابهة اللفظية.

ورابعها اسم المفعول. وهو كل اسم اشتق لذات مَن وقع عليه الفعل. وهو يعمل عمل فعله المجهول، فيرفع اسما[2] واحدا بأنه قائم مقام فاعله.

(١) **قوله: المشابهة اللفظية:**۔ وہ مشابہت لفظی یہ تھی کہ بسبب ترتیب حروف وحرکات وسکنات فعل کے ہم وزن تھا۔

(٢) **قوله: فيرفع اسما واحدا:**۔ جیسے فعل مجہول اسم واحد کو رفع دیتا ہے۔ اس بنا پر کہ وہ قائم مقام فاعل ہے، اگر متعدی بدو مفعول ہے تو دوسرا اسم اپنے نصب پر باقی رہے گا۔ اور اگر متعدی بسہ مفعول ہے تو ایک قائم مقام فاعل ہو کر مرفوع ہوگا، اور دو اپنے نصب پر باقی رہیں گے، جیسے: زيد معلم أبوه عمرا قائما (زید کہ اس کے باپ کو بتایا جا رہا ہے، یا بتایا جائے گا کہ عمرو کھڑا ہے)

ترکیب قوله: وإن زالت المشابهة: "و" حالیہ، "إن" حرف شرط وصلیہ، "زالت" فعل، "المشابهة" موصوف، "اللفظية" اسم منسوب، اس میں "هی" ضمیر پوشیدہ نائب فاعل، اسم منسوب اپنے نائب فاعل سے مل کر صفت، "بالفعل" جار مجرور مل کر ظرف لغو، "المشابهة" موصوف اپنی صفت اور ظرف لغو سے مل کر فاعل، "زالت" فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط، "فهومثله في العمل" جزا محذوف وجوباً، اس میں "فا" جزائیہ، "هو" ضمیر مبتدا، "مثل" مضاف، "ہ" ضمیر مضاف الیہ، "فی العمل" جار مجرور مل کر ظرف لغو، "مثل" مضاف اپنے مضاف الیہ اور ظرف لغو سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہو کر جزا، شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہو کر حال ہوا "أن" کے اسم سے، جو "اعلم أن اسم الفاعل الموضوع للمبالغة" میں ہے۔

"لکن" حرف مشبہ بالفعل، "هم" ضمیر اسم، "جعلوا" فعل، "و" ضمیر بارز فاعل، "ما" اسم موصول، "فيها" جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا "ثبت" فعل مقدر کا، اس میں "هو" ضمیر پوشیدہ فاعل، "ثبت" فعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ، اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر ذوالحال، "من" حرف جار، "زيادة المعنى" بترکیب اضافی مجرور، جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا "ثابتا" اسم فاعل مقدر کا، "ثابتا" بترکیب سابق حال، ذوالحال اپنے حال سے مل کر مفعول بہ اول، "قائما" اسم فاعل، اس میں "هو" ضمیر پوشیدہ فاعل، "مقام" مضاف، "ما" اسم موصول، "زال" فعل، اس میں "هو" ضمیر پوشیدہ فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ، اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر ذوالحال، "من" حرف جار، "المشابهة اللفظية" بترکیب توصیفی مجرور، جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا "ثابتا" اسم فاعل مقدر کا، "ثابتا" بترکیب سابق حال، ذوالحال اپنے حال سے مل کر مضاف الیہ، "مقام" مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ، "قائما" اسم فاعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر مفعول بہ دوم، "جعلوا" فعل اپنے فاعل اور دونوں مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر "لکن" کی خبر، "لکن" اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

قوله: ورابعها اسم المفعول الخ:۔ "و" حرف عطف، "رابعها" بترکیب اضافی مبتدا، "اسم المفعول" خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

"و" حرف عطف یا استیناف، "هو" ضمیر مبتدا، "کل" مضاف، "اسم" موصوف، "اشتق" فعل مجہول، اس میں "هو" ضمیر نائب فاعل، "لام" حرف جار، "ذات" مضاف، "من" اسم موصول، "وقع" فعل، "عليه" جار مجرور مل کر ظرف لغو، "الفعل" فاعل، "وقع" فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ، اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر مضاف الیہ، ذات مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرف لغو، "اشتق" فعل اپنے نائب فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صفت، "اسم" موصوف اپنی صفت سے مل کر مضاف الیہ، "کل" مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر، "هو" مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا۔

"و" حرف عطف یا استیناف، "هو" ضمیر مبتدا، "يعمل" فعل، اس میں "هو" ضمیر پوشیدہ فاعل، "عمل" مصدر مضاف، "فعل" مضاف الیہ مضاف، "ہ" ضمیر مضاف الیہ، فعل مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر موصوف، "المجهول" صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر مضاف الیہ، عمل مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول مطلق، "يعمل" فعل اپنے فاعل اور مفعول مطلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا۔

"فا" فصیحہ، "يرفع" فعل، اس میں "هو" ضمیر پوشیدہ فاعل، اسما موصوف، "واحدا" صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر مفعول بہ، "با" حرف جار، "أن" حرف مشبہ بالفعل موصول حرفی، "ہ" ضمیر اسم، "قائم" اسم فاعل، اس میں، "هو" ضمیر پوشیدہ فاعل، "مقام" مضاف، "فاعل" مضاف الیہ مضاف، "ہ" ضمیر مضاف الیہ، فاعل مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مضاف الیہ، مقام مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ، "قائم" اسم فاعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر خبر، "أن" کا اسم اپنی خبر سے مل کر صلہ، "أن" موصول حرفی اپنے صلہ سے مل کر بتاویل مفرد ہو کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرف لغو، "يرفع" فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزا، شرط محذوف "إذا كان الأمر كذلك" اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

وشرط عمله كونه بمعنى الحال أو الاستقبال، واعتماده على المبتدأ، كما في اسم الفاعل، مثل: زيد مضروب غلامُه الآن أو غدا، أو الموصول، نحو: المضروب غلامه زيدٌ، أو الموصوف، مثل: جاء نی رجل مضروب غلامه، أو ذي الحال، مثل: جاء نی زيدٌ مضروبا غلامه، أو حرف النفي، أو الاستفهام،

تركيب قوله: وشرط عمله: "و" حرف عطف یا استیناف، "شرط" مضاف، "عمل" مصدر مضاف الیہ مضاف، "ہ" ضمیر مضاف الیہ، عمل مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مضاف الیہ ہوا شرط مضاف کا، شرط مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، "کون" مصدر مضاف، "ہ" ضمیر مضاف الیہ، "با" حرف جار، "معنی" مضاف، "الحال" معطوف علیہ، "أو" حرف عطف، "الاستقبال" معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مضاف الیہ، معنی مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا "ثابتا" اسم فاعل مقدر کا، "ثابتا" بترکیب سابق خبر، "کون" مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ اسم اور خبر سے مل کر معطوف علیہ، "و" حرف عطف، "اعتماد" مصدر مضاف، "ہ" ضمیر مضاف الیہ، "علی" حرف جار، "المبتدأ" معطوف علیہ، "أو" حرف عطف، "الموصول" معطوف، "أو" حرف عطف، "الموصوف" معطوف، "أو" حرف عطف، "ذی الحال" معطوف، "أو" حرف عطف، "حرف" مضاف، "النفی" معطوف علیہ، "أو" حرف عطف، "الاستفهام" معطوف، "نفی" معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مضاف الیہ، حرف مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر معطوف، "المبتدأ" معطوف علیہ اپنے تمام معطوفات سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرف لغو، "اعتماد" مضاف اپنے مضاف الیہ اور ظرف لغو سے مل کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا۔

"ك" حرف جار، "ما" اسم موصول، "فی اسم الفاعل" جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا "ثبت" فعل مقدر کا، اس میں "ھو" ضمیر پوشیدہ فاعل، "ثبت" فعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ، اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا "ثابت" اسم فاعل مقدر کا، اس میں "ھو" ضمیر پوشیدہ فاعل، اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر خبر مبتدائے محذوف "ھذا" کی، مبتدائے محذوف اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

"مثل" مضاف، "زید مضروب غلامه الآن" مراد اللفظ معطوف علیہ، "أو" حرف عطف، "غدا" بتقدیر "زید مضروب غلامه" مراد اللفظ معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مضاف الیہ، "مثل" مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر "ھو" مبتدائے محذوف کی، "ھو" مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

بر تقدیر ارادۂ معنی: ۔ "زید" مبتدا، "مضروب" اسم مفعول، "غلامه" بترکیب اضافی نائب فاعل، "الآن" مفعول فیہ، "مضروب" اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ مثال ثانی کی ترکیب بھی اسی طرح ہوگی، صرف اتنا فرق ہے کہ اس میں "الآن" کی جگہ "غدا" مفعول فیہ ہوگا۔

"نحو" مضاف، "المضروب غلامه زید" مراد اللفظ مضاف الیہ، "نحو" مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر "ھو" مبتدائے محذوف کی، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

بر تقدیر ارادۂ معنی: ۔ "ال" بمعنی الذی اسم موصول، "مضروب" اسم مفعول، "غلامه" بترکیب اضافی نائب فاعل، اسم مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کر صلہ، اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر مبتدا، "زید" خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

"مثل" مضاف، "جاء نی رجل مضروب غلامه" مراد اللفظ مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر "ھو" مبتدائے محذوف کی، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

بر تقدیر ارادۂ معنی: ۔ "جاء" فعل، "ن" وقایہ کا، "ي" ضمیر مفعول بہ، "رجل" موصوف، "مضروب" اسم مفعول، "غلامه" بترکیب اضافی نائب فاعل، "مضروب" اسم مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کر صفت، "رجل" موصوف اپنی صفت سے مل کر فاعل "جاء" فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

"مثل" مضاف، "جاء نی زید مضروبا غلامه" مراد اللفظ مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر "ھو" مبتدائے محذوف کی الخ۔

بر تقدیر ارادۂ معنی: ۔ "جاء نی" بترکیب سابق، "زید" ذوالحال، "مضروبا" اسم مفعول، "غلامه" بترکیب اضافی نائب فاعل، اسم مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کر حال، ذوالحال اپنے حال سے مل کر فاعل، جاء فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

مثل: ما مضروب غلامه، وأمضروب غلامه.

وإذا انتفى فيه أحد الشرطين المذكورين ينتفي عمله، وحينئذ (١) يلزم إضافته إلى ما بعده.

وإذا دخل عليه الألف واللام يكون مستغنيا (٢) عن الشرطين في العمل، مثل: جاء نی المضروب غلامه.

(١) قوله: وحينئذ يلزم إضافته:۔ یعنی انتفائے عمل کے وقت مفعول بہ کی طرف اضافت واجب ہے، جب کہ بمعنی ماضی ہو، جس طرح اسم فاعل میں واجب تھی، جیسے: زيد معطی دراهم أمس". اور یہ اضافت معنوی ہوگی نہ کہ لفظی۔

(٢) قوله: يكون مستغنيا:۔ الف لام سے مراد موصولہ ہے، نہ کہ حرف تعریف، یعنی اسم مفعول الف لام داخل ہونے کی صورت میں دونوں شرطوں سے بے نیاز ہوکر اسم فاعل کی طرح عمل کرتا ہے، اگر چہ بمعنی ماضی ہو، نائب فاعل کو رفع دیتا ہے، اگر دوسرا مفعول ہو تو اس کو نصب بھی دے گا جب کہ متعدی بدو مفعول ہو، جیسے: جاء نی المعطی غلامه درهما أمس". اور متعدی بسہ مفعول ہو تو دو مفعول کو نصب دے گا، جیسے: جاء نی المعلم أبوه زيدا قائما"۔

ترکیب: "مثل" مضاف، "ما مضروب غلامه" مراد اللفظ معطوف علیہ، "و" حرف عطف، "أ مضروب غلامه" مراد اللفظ معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر "هذا" مبتدائے محذوف کی، هذا مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

برتقدیر ارادۂ معنی:۔ "ما" حرف نفی، "مضروب" اسم مفعول، مبتدا کی قسم ثانی، "غلامه" بترکیب اضافی نائب فاعل قائم مقام خبر، مبتدا کی قسم ثانی قائم مقام خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

"أ" حرف استفهام، "مضروب" اسم مفعول مبتدا کی قسم ثانی، "غلامه" بترکیب اضافی نائب فاعل قائم مقام خبر، مبتدا کی قسم ثانی قائم مقام خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

قوله: وإذا انتفى الخ:۔ "و" حرف عطف یا استیناف، "إذا" مفعول فیہ مقدم، "انتفى" فعل، "فيه" جار مجرور مل کر ظرف لغو، "أحد" مضاف، "الشرطين" موصوف، "ال" بمعنی "الذين" اسم موصول، "مذكورين" اسم مفعول، اس میں "هما" ضمیر پوشیدہ نائب فاعل، اسم مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کر صلہ، اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر مضاف الیہ، "أحد" مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر فاعل، "انتفى" فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ مقدم اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط، "ينتفي" فعل، "عمله" بترکیب اضافی فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جزا، شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا۔

"و" حرف عطف یا استیناف، "حينئذ" بترکیب سابق مفعول فیہ مقدم، "يلزم" فعل، "إضافة" مصدر مضاف، "ه" ضمیر مضاف الیہ، "إلى" حرف جار، "ما" اسم موصول، "بعده" بترکیب اضافی مفعول فیہ ہوا "ثبت" فعل مقدر کا، اس میں "هو" ضمیر پوشیدہ فاعل، "ثبت" فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر صلہ، اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرف لغو، "إضافة" مضاف اپنے مضاف الیہ اور ظرف لغو سے مل کر فاعل، "يلزم" فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ مقدم سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا۔

"و" حرف عطف یا استیناف، "إذا" ظرف زمان متضمن معنی شرط مفعول فیہ مقدم، "دخل" فعل، "عليه" جار مجرور مل کر ظرف لغو، "الألف" معطوف علیہ، "و" حرف عطف، "اللام" معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر فاعل، "دخل" فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ مقدم اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط، "يكون" فعل ناقص، اس میں "هو" ضمیر پوشیدہ اسم، "مستغنيا" اسم فاعل، اس میں "هو" ضمیر پوشیدہ فاعل، "عن الشرطين" جار مجرور مل کر ظرف لغو اول، "في العمل" جار مجرور مل کر ظرف لغو دوم، "مستغنيا" اسم فاعل اپنے فاعل اور دونوں ظرف لغو سے مل کر خبر، یکون فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر جزا، شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا۔

"مثل" مضاف، "جاء نی المضروب غلامه" مراد اللفظ مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر "هو" مبتدائے محذوف کی، الخ۔

برتقدیر ارادۂ معنی:۔ "جاء" فعل، "ن" وقایہ کا، "ي" ضمیر مفعول بہ، "ال" بمعنی الذی اسم موصول، "مضروب" اسم مفعول، "غلامه" بترکیب اضافی نائب فاعل، "مضروب" اسم مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کر صلہ، اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر فاعل، "جاء" فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

وخامسها (١) **الصفة المشبهة.** وهي مشابهة باسم الفاعل في التصريف وفي كون كل منهما صفة، (٢) مثل: حسن، حسنان، حسنون، حسنة، حسنتان، حسنات، على قياس: ضارب، ضاربان، ضاربون، ضاربة، ضاربتان، ضاربات.

وهي مشتقة من الفعل (٣) اللازم دالة على ثبوت مصدرها لفاعلها على سبيل (٤) الاستمرار والدوام بحسب (٥) الوضع.

(١) **قوله: وخامسها الصفة المشبهة:۔** اسم مفعول کو اسم فاعل کے ساتھ چار امور میں مشابہت تھی: اول: اشتراط زمانۂ حال یا استقبال۔ دوم: اشیائے شش گانہ میں سے کسی ایک پر اعتماد۔ سوم: تصریف یعنی گردان، کہ جس طرح اسم فاعل کی ہوتی ہے اسم مفعول کی بھی ہوتی ہے۔ چہارم: ذات مبہمہ پر دلالت، جو بعض صفات کے ساتھ ماخوذ ہو۔ اور صفت مشبہ کو صرف دو اخیر میں مشابہ ہے، یعنی گردان میں اور صفت ہونے میں۔

(٢) **قوله: صفة:۔** صفت اس اسم کو کہتے ہیں، جو ایسی ذات پر دلالت کرے جس کے ساتھ کوئی صفت ہو، جیسے: حَسَنٌ ایسی ذات پر دلالت کرتا ہے جو وصف حسن کے ساتھ موصوف ہو، جس طرح "ضارب" ایسی ذات پر دلالت کرتا ہے جو وصف ضرب کے ساتھ متصف ہو۔

فائدہ:۔ صفت کا اطلاق کبھی اسم کے مقابل ہوتا ہے، اس وقت اسم کے معنی وہ کلمہ ہے جو ایسی ذات پر دلالت کرے جس کے ساتھ کوئی وصف ملحوظ نہ ہو، جیسے: رجل و فرس وغیرہ۔

(٣) **قوله: من الفعل اللازم:۔** فعل لازم سے مراد عام ہے کہ ابتداءً لازم ہو، جیسے: حسن اور شریف کہ حَسُنَ اور شرف سے مشتق ہوئے جو ابتداءً فعل لازم ہیں، یا بعد نقل، جیسے: رحیم کہ ابتداءً فعل متعدی ہے، اس کو رحم فعل لازم کی طرف نقل کر کے رحیم کو اس سے مشتق قرار دیا گیا، پس رحیم اس شخص کو کہیں گے جس کی طبیعت میں رحم ہو، جس طرح کریم اس شخص کو کہتے ہیں جس کی طبیعت میں کرم ہو۔

(٤) **قوله: على سبيل الاستمرار والدوام:۔** یہاں پر استمرار و دوام سے مراد مقابل حدوث ہے، جس کے معنی ہیں: وجود شئ جو تینوں زمانوں میں سے کسی ایک کے ساتھ مقید ہو، پس استمرار و دوام کے معنی ہوئے: "وجود شئ جو تینوں زمانوں میں سے کسی ایک کے ساتھ مقید نہ ہو"، تو صفت مشبہ کا مدلول وہ ثبوت ہوا جو تینوں زمانوں میں سے کسی کے ساتھ مقید نہیں۔

(٥) **قوله: بحسب الوضع:۔** اس قید سے وہ اسم فاعل لازم خارج ہو گیا جو ثبوت غیر مقید پر دلالت کرتا ہے، لیکن اس کی یہ دلالت وضعی نہیں، بلکہ بحسب الاستعمال ہے، جیسے: ضامر اور طالق۔ اول کا معنی وضعی ہے: وہ ذات جو "ضمر" بمعنی لاغری کے ساتھ تینوں زمانوں میں سے کسی ایک زمانہ میں متصف ہو۔ لیکن استعمال میں قید زمانہ سے نظر قطع ہوتی ہے۔ اور دوم کا معنی وضعی ہے: وہ ذات جس پر طلاق تینوں زمانوں میں سے کسی ایک میں واقع ہو، مگر استعمال معنی میں قید زمانہ ملحوظ نہیں ہوتی۔

ترکیب قوله: وخامسها الصفة المشبهة الخ: "و" حرف عطف، "خامسها" بترکیب اضافی مبتدا، "الصفة المشبهة" بترکیب توصیفی خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

"و" حرف عطف یا استیناف، "هی" ضمیر مبتدا، "مشابهة" اسم فاعل، اس میں "هي" ضمیر پوشیدہ فاعل، "با" حرف جار زائد، "اسم الفاعل" لفظاً مجرور، محلاً منصوب مفعول بہ، "فی التصریف" جار مجرور مل کر معطوف علیہ، "و" حرف عطف، "فی" حرف جار، "کون" مصدر مضاف، "کل" مضاف الیہ مضاف، تنوین "ٌ" عوض مضاف الیہ (واحد)، "واحد" موصوف، "منهما" جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا "ثابت" اسم فاعل مقدر کا، "ثابت" بترکیب سابق صفت، "واحد" موصوف اپنی صفت سے مل کر مضاف الیہ، کل مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مضاف الیہ، "صفةً" خبر، "کون" مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ اسم اور خبر سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر ظرف لغو، "مشابهة" اسم فاعل اپنے فاعل اور مفعول بہ اور ظرف لغو سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا۔

"مثل" مضاف، "حسن، حسنان، حسنون، حسنة، حسنتان، حسنات" ذوالحال، "علی" حرف جار، "قیاس" مصدر مضاف، "ضارب، ضاربان، ضاربون، ضاربة، ضاربتان، ضاربات" مضاف الیہ، قیاس مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا "ثابتا" اسم فاعل مقدر کا، "ثابتا" بترکیب سابق حال، ذوالحال اپنے حال سے مل کر مضاف الیہ، مثل مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر "مثاله" مبتدائے مقدر کی، الخ۔

قوله: وهی مشتقة الخ:۔ "و" حرف عطف، "هي" ضمیر مبتدا، "مشتقة" اسم مفعول، اس میں "هي" ضمیر پوشیدہ نائب فاعل، "من" حرف جار، "الفعل اللازم" بترکیب توصیفی مجرور، جار مجرور مل کر ظرف لغو، اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرف لغو سے مل کر خبر اول، "دالة" اسم فاعل، اس میں "هي" ضمیر پوشیدہ فاعل، "علی" حرف جار، "ثبوت" مصدر مضاف، "مصدر" مضاف الیہ مضاف، "ها" ضمیر مضاف الیہ، مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مضاف الیہ ہوا "ثبوت" مضاف کا، "لام" حرف جار، "فاعلها" بترکیب اضافی مجرور، جار مجرور مل کر ظرف لغو اول، "علی" حرف جار، "سبیل" مضاف، "الاستمرار" معطوف علیہ، "و" حرف عطف، "الدوام" معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مضاف الیہ، سبیل مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرف لغو دوم، ثبوت مضاف اپنے مضاف الیہ اور دونوں ظرف لغو سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرف لغو اول "دالة" کا، "با" حرف جار، "حسب" مضاف، "الوضع" مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرف لغو دوم، "دالة" اسم فاعل اپنے فاعل اور دونوں ظرف لغو سے مل کر خبر دوم، "هی" مبتدا اپنی دونوں خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

وتعمل عمل فعلها من غير اشتراط زمان؛ لكونها بمعنى الثبوت. وأما اشتراط الاعتماد فمعتبر فيها، إلا أن الاعتماد على الموصول لا يتأتي فيها؛ لأن اللام الداخلة عليها ليست (١) بموصول بالاتفاق. وقد يكون معمولها منصوبا على التشبيه (٢) بالمفعول في المعرفة وعلى التمييز في النكرة ومجرورا على الإضافة.

(١) قوله: ليست بموصول:۔ اس لیے کہ الف لام موصول کا صلہ اسم فاعل ہوتا ہے، یا اس کے صیغہائے مبالغہ یا اسم مفعول وبس۔

(٢) قوله: على التشبيه بالمفعول:۔ یعنی صفت مشبہ کا معمول ظاہر کبھی نکرہ ہوتا ہے، اور کبھی معرفہ۔ بر تقدیر نکرہ تمیز ہونے کی بنا پر منصوب ہوتا ہے، اور بر تقدیر معرفہ اسم فاعل کے معمول "مفعول بہ" کے ساتھ مشابہت رکھنے کی وجہ سے منصوب قرار دیتے ہیں؛ کیوں کہ معرفہ تمیز نہیں ہوتا، اور خود صفت مشبہ کا مفعول بہ مان کر منصوب نہیں قرار دیتے؛ کیوں کہ صفت مشبہ متعدی نہیں کہ اس کا مفعول بہ ہو، جیسے: "الحسن الوجه" میں "الوجه" مشابہ بمفعول ہونے کی بنا پر منصوب ہے۔ چوں کہ صفت مشبہ کو اسم فاعل کے ساتھ مشابہت تھی اس لیئے اس کے منصوب کو اسم فاعل کے منصوب "مفعول بہ" کے ساتھ تشبیہ دی گئی۔

ترکیب قوله: وتعمل ألخ: "و" حرف عطف یا استیناف، "تعمل" فعل، اس میں "هی" ضمیر پوشیدہ فاعل، "عمل" مصدر مضاف، "فعل" مضاف الیہ مضاف، "ها" ضمیر مضاف الیہ، فعل مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مضاف الیہ ہوا عمل مضاف کا، "عمل" مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول مطلق، "من" حرف جار، "غیر" مضاف، اشتراط مصدر مضاف الیہ مضاف، "زمان" مضاف الیہ، اشتراط مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مضاف الیہ، "غیر" مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرف لغو اول، "لام" حرف جار، "کون" مصدر مضاف، "ها" ضمیر مضاف الیہ، "با" حرف جار، "معنى الثبوت" بترکیب اضافی مجرور، جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا "ثابتة" اسم فاعل مقدر کا، "ثابتة" بترکیب سابق خبر، کون مضاف اپنے مضاف الیہ اسم اور خبر سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرف لغو دوم، "تعمل" فعل اپنے فاعل اور مفعول مطلق اور دونوں ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا۔

"و" حرف استیناف، "أما" حرف شرط، "اشتراط" مصدر مضاف، "الاعتماد" مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، "فا" جزائیہ، "معتبر" اسم مفعول، اس میں "ھو" ضمیر نائب فاعل، "فیها" جار مجرور مل کر ظرف لغو، معتبر اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرف لغو سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہو کر جزا، شرط محذوف اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

"إلا" بمعنی لکن حرف استدراک، "أن" حرف مشبہ بالفعل، "الاعتماد" مصدر، "على الموصول" جار مجرور مل کر ظرف لغو، "الاعتماد" مصدر اپنے ظرف لغو سے مل کر اسم، "لایتاتی" فعل، اس میں "ھو" ضمیر پوشیدہ فاعل، "فیها" جار مجرور مل کر ظرف لغو اول، "لام" حرف جار، "أن" حرف مشبہ بالفعل موصول حرفی، "اللام" موصوف، "ال" حرف تعریف، "داخلة" اسم فاعل، اس میں "هي" ضمیر پوشیدہ فاعل، "علیها" جار مجرور مل کر ظرف لغو، "داخلة" اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر اسم، "لیست" فعل ناقص، اس میں "هي" ضمیر پوشیدہ اسم، "با" حرف جار زائد، "موصول" مجرور لفظاً منصوب معنیً خبر، "بالاتفاق" جار مجرور مل کر ظرف لغو، "لیست" فعل ناقص اپنے اسم اور خبر اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر خبر، "أن" کا اسم اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہو کر صلہ، "أن" موصول حرفی اپنے صلہ سے مل کر بتاویل مفرد ہو کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرف لغو دوم، "لایتأتی" فعل اپنے فاعل اور دونوں ظرف لغو سے مل کر خبر، "أن" اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

قوله: وقد یکون معمولها: "و" حرف عطف، "قد" برائے تقلیل، "یکون" فعل ناقص، "معمولها" بترکیب اضافی اسم، "منصوبا" اسم مفعول، اس میں "ھو" ضمیر پوشیدہ نائب فاعل، "علی" حرف جار، "التشبیه" مصدر، "بالمفعول" جار مجرور مل کر ظرف لغو، "التشبیه" مصدر اپنے ظرف لغو سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر معطوف علیہ، "و" حرف عطف، "علی" حرف جار، "التمییز" مجرور، جار مجرور مل کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر ظرف لغو، "منصوبا" اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرف لغو سے مل کر معطوف علیہ، "و" حرف عطف، "مجرورا" اسم مفعول، اس میں "ھو" ضمیر پوشیدہ نائب فاعل، "علی" حرف جار، "الإضافة" مجرور، جار مجرور مل کر ظرف لغو، "مجرورا" اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرف لغو سے مل کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر خبر، "یکون" فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مستانفہ ہوا۔

"في المعرفة" جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا "ثابت" اسم فاعل مقدر کا، "ثابت" بترکیب سابق خبر مبتدائے محذوف "هذا" کی، الخ۔

"في النكرة" جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا "ثابت" اسم فاعل مقدر کا، "ثابت" بترکیب سابق خبر مبتدائے محذوف "هذا" کی، الخ۔

وتكون صيغة اسم الفاعل قياسية، وصيَغُها (1) سماعية، مثل: حَسَنٌ وصعبٌ وشديدٌ.

وسادسها المضاف. كل اسم (2) أضيف إلى اسم آخر، فيجر الأول الثاني مجردا عن اللام والتنوين وما يقوم مقامه من نوني التثنية والجمع؛ لأجل الإضافة.

(1) **قوله: وصيغها سماعية:۔** یعنی سماع پر موقوف ہیں کہ جو اہل عرب سے مسموع ہوئے انہیں پر مقصور ہیں، مگر الوان وعیوب سے بروزن أفعل قیاسی ہے، جیسے: أسود، أبيض، أعور، أعمى۔

(2) **قوله: كل اسم أضيف الخ:۔** لغت میں "اضافت" ایک چیز کو دوسری چیز کی طرف مائل کرنے کو کہتے ہیں۔ اصطلاح میں اس نسبت تقییدی کو کہتے ہیں، جو دو اسم کے درمیان ایسے طریقے پر ہو کہ اول جار اور دوم مجرور ہو جائے، جار کو مضاف اور مجرور کو مضاف الیہ کہتے ہیں۔ اس بات کی طرف شارح علیہ الرحمہ نے اپنے قول: "كل اسم أضيف إلى اسم آخر فيجر الأول الثاني" کے ذریعہ اشارہ فرمایا ہے۔

صحت اضافت میں دو امر درکار ہیں: (1) یہ کہ دونوں اسموں میں ایسا علاقہ ہو جس کے تحقق سے نسبت درست ہو جائے۔ (2) یہ کہ مضاف ایسی چیزوں سے خالی ہو جو اسم کی تمامیت پر دلالت کرتی ہیں، جیسے: تنوین، نون تثنیہ وجمع، تاکہ شدت ارتباط کی بنا پر مضاف کو مضاف الیہ سے تعریف یا تخصیص یا تخفیف حاصل ہو۔ اس بات کی جانب شارح علیہ الرحمہ نے اپنے قول: "مجردا عن اللام والتنوين وما يقوم مقامه من نوني التثنية والجمع لأجل الإضافة" سے اشارہ فرمایا ہے۔

اضافت دو قسم پر ہے: لفظی اور معنوی۔ اضافت لفظی کی علامت یہ ہے کہ صفت کا صیغہ اپنے معمول کی طرف مضاف ہو، اور اضافت معنوی کی علامت یہ ہے کہ صفت کا صیغہ اپنے معمول کی طرف مضاف نہ ہو، اضافت معنوی کی تقدیر پر مضاف مضاف الیہ کے درمیان بالاتفاق لام یا من یا في مقدر ہوتا ہے۔

ترکیب قوله: وتكون صيغة اسم الفاعل الخ: "و" حرف عطف، "تکون" فعل ناقص، "صيغة" مضاف، "اسم الفاعل" مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر معطوف علیہ، "و" حرف عطف، "صِيَغُهَا" بترکیب اضافی معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر اسم، "قياسية" اسم منسوب، اس میں "هي" ضمیر پوشیدہ نائب فاعل، اسم منسوب اپنے نائب فاعل سے مل کر معطوف علیہ، "و" حرف عطف، "سماعية" اسم منسوب، اس میں "ھی" ضمیر پوشیدہ نائب فاعل، اسم منسوب اپنے نائب فاعل سے مل کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر خبر، "تکون" فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مستانفہ ہوا۔

"مثل" مضاف، "حسن" حکایت معطوف علیہ، "و" حرف عطف، "صعب" حکایت معطوف، "و" حرف عطف، "شديد" حکایت معطوف، معطوف علیہ اپنے دونوں معطوف سے مل کر مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر مبتدائے محذوف "هي" کی الخ۔

قوله: وسادسها المضاف الخ: "و" حرف عطف، "سادسها" بترکیب اضافی مبتدا، "المضاف" خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

"کل" مضاف، "اسم" موصوف، "أضيف" فعل مجہول، اس میں "ھو" ضمیر پوشیدہ نائب فاعل، "إلى" حرف جار، "اسم" موصوف، "اخر" اسم تفضیل، اس میں "ھو" ضمیر پوشیدہ فاعل، اسم تفضیل اپنے فاعل سے مل کر صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرف لغو، "أضيف" فعل اپنے نائب فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صفت، "اسم" موصوف اپنی صفت سے مل کر مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا متضمن معنی شرط، "فا" جزائیہ، "یجر" فعل، "الأول" اسم تفضیل صفت موصوف مقدر "الاسم" کی، موصوف مقدر اپنی صفت سے مل کر ذو الحال، "الثاني" صفت موصوف مقدر "الاسم" کی، موصوف مقدر اپنی صفت سے مل کر مفعول بہ، "مجردا" اسم مفعول، اس میں "ھو" ضمیر پوشیدہ نائب فاعل، "عن" حرف جار، "اللام" معطوف علیہ، "و" حرف عطف، "التنوين" معطوف، "و" حرف عطف، "ما" اسم موصول، "يقوم" فعل، اس میں "ھو" ضمیر پوشیدہ فاعل، "مقامه" بترکیب اضافی مفعول فیہ، یقوم فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ، اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر ذو الحال، "من" حرف جار، "نوني" مضاف، "التثنية" معطوف علیہ، "و" حرف عطف، "الجمع" معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مضاف الیہ، "نوني" مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا "ثابتا" اسم فاعل مقدر کا، "ثابتا" بترکیب سابق حال، ذو الحال اپنے حال سے مل کر معطوف، "اللام" معطوف علیہ اپنے دونوں معطوف سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرف لغو اول، "لام" حرف جار، "أجل الإضافة" بترکیب اضافی مجرور، جار مجرور مل کر ظرف لغو دوم، "مجردا" اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور دونوں ظرف لغو سے مل کر حال، ذو الحال اپنے حال سے مل کر فاعل، "یجر" فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

والإضافة إما بمعنى اللام المقدرة، إن لم يكن المضاف إليه من جنس المضاف ولا يكون ظرفا له، مثل: غلام زيد. وإما بمعنى من، إن[1] كان من جنسه، مثل: خاتمُ فضّةٍ. وإما بمعنى في، إن كان[2] ظرفا له، نحو: ضرب اليوم.

وسابعها الاسم التام. كل اسم تمّ فاستغنى عن الإضافة،

(١) قوله: إن كان من جنسه:۔ مضاف الیہ کے از جنس مضاف ہونے سے مراد یہ ہے کہ مضاف الیہ مضاف پر صادق آئے اور دونوں میں عموم وخصوص من وجہ کی نسبت ہو، جیسے: "خاتم فضة"۔

(٢) قوله: إن كان ظرفا له:۔ خواہ ظرف زمان ہو، جیسے: ضرب اليوم، یا ظرف مکان، جیسے: قتيل كربلا۔

ترکیب قوله: والإضافة الخ: "و" حرف استیناف، "الإضافة" مبتدا، "إما" حرف تردید، "با" حرف جار، "معنى" مضاف، "اللام" موصوف، "ال" حرف تعریف، "مقدرة" اسم مفعول، اس میں "هي" ضمیر پوشیدہ نائب فاعل، اسم مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کر صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر مضاف الیہ، معنى مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر معطوف علیہ، "و" حرف عطف، "إما" حرف تردید، "با" حرف جار، "معنى" مضاف، "من" مراد اللفظ مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر معطوف، "و" حرف عطف، "إما" حرف تردید، "با" حرف جار، "معنى" مضاف، "في" مراد اللفظ مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر معطوف، معطوف علیہ اپنے دونوں معطوف سے مل کر ظرف مستقر ہوا "ثابتة" اسم فاعل مقدر کا، "ثابتة" بترکیب سابق خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا۔

"إن" حرف شرط، "لم يكن" فعل ناقص، "المضاف إليه" اسم، "من" حرف جار، "جنس المضاف" بترکیب اضافی مجرور، جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا "ثابتا" اسم فاعل مقدر کا، "ثابتا" بترکیب سابق خبر، "لم يكن" فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر معطوف علیہ، "و" حرف عطف، "لا يكون" (**فائدہ:** موجودہ نسخوں میں "لا يكون" ہے، مگر حضرت میرٹھی علیہ الرحمہ کے نزدیک درست نہیں، کاتب کا سہو معلوم ہوتا ہے کہ "لم يكن" کی جگہ "لا يكون" لکھدیا؛ کیوں کہ "لا يكون" لم يكن پر معطوف ہے۔ دوسری وجہ یہ بھی ہے کہ "إن" شرطیہ کے تحت ہے، اور جب "إن" شرطیہ کے تحت ہو تو مجزوم ہونا واجب ہے۔) "لم يكن" فعل ناقص، اس میں "هو" ضمیر اسم، "ظرفا" موصوف، "له" جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا "ثابتا" اسم فاعل مقدر کا، "ثابتا" بترکیب سابق صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر خبر، "لم يكن" فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر شرط، جس کی جزا بقرینہ سابق محذوف، شرط اپنی جزائے محذوف "فالإضافة بمعنى اللام" سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

"مثل" مضاف، "غلام زيد" حکایت مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر مبتدائے محذوف "هي" کی الخ۔

قوله: إن كان من جنسه الخ: "إن" حرف شرط، "كان" فعل ناقص، اس میں "هو" ضمیر پوشیدہ اسم، "من" حرف جار، "جنسه" بترکیب اضافی مجرور، جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا "ثابتا" اسم فاعل مقدر کا، "ثابتا" بترکیب سابق خبر، "كان" فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط جس کی جزا بقرینہ سابق محذوف، شرط اپنی جزائے محذوف "فالإضافة بمعنى من" سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

"مثل" مضاف، "خاتم فضة" حکایت مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر مبتدائے محذوف "هي" کی، الخ۔

"إن" حرف شرط، "كان" فعل ناقص، "هو" ضمیر پوشیدہ اسم، "ظرفا" موصوف "له" جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا "ثابتا" اسم فاعل مقدر کا، "ثابتا" بترکیب سابق صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر خبر، "كان" فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط جزائے محذوف "فالإضافة بمعنى في" کی، شرط اپنی جزائے محذوف سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

"نحو" مضاف، "ضرب اليوم" حکایت مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر مبتدائے محذوف "هي" کی الخ۔

"و" حرف عطف، "سابعها" بترکیب اضافی مبتدا، "الاسم التام" خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

"كل" مضاف، "اسم" موصوف، "تم" فعل، اس میں "هو" ضمیر پوشیدہ فاعل، "تم" فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر مضاف الیہ، "كل" مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا متضمن معنی شرط، "فا" جزائیہ، "استغنى" فعل، اس میں "هو" ضمیر پوشیدہ فاعل، "عن الإضافة" جار مجرور مل کر ظرف لغو، استغنى فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

بأن يكون في آخره تنوين أو ما يقوم مقامه من نوني التثنية والجمع أو يكون في آخره مضاف إليه. وهو ينصب النكرة على أنها تمييز له، فيرفع منه الإبهام،(۱) مثل: عندي(۲) رطل زيتا، ومنوان(۳) سمنا، وعشرون درهما،(۴) ولي ملؤه(۵) عسلا.

(۱) **قوله: الإبهام:** ۔ ابہام سے مراد وہ اشتباہ ہے جو اسم تام میں باعتبار سامع پیدا ہوا ہے کہ متکلم نے اس سے کس چیز کا ارادہ کیا۔

(۲) **قوله: عندي رطل زيتا:** اسم تام بصورت "كيل" بمعنی پیمانہ کی مثال ہے۔

(۳) **قوله: منوان سمنا:** ۔ اسم تام بصورت وزن کی مثال ہے۔

(۴) **قوله: درهما:** ۔ اسم تام بصورت عدد کی مثال ہے۔

(۵) **قوله: ملؤه عسلا:** اسم تام بصورت مقیاس کی مثال ہے۔ اور کبھی بصورت مساحت متحقق ہوتا ہے، جیسے: "ما في السماء قدر راحة سحابا"۔

تركيب: "با" حرف جار، "أن" ناصبہ موصول حرفی، "يكون" فعل ناقص، "في" حرف جار، "آخره" بترکیب اضافی مجرور، جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا "ثابتا" اسم فاعل کا، "ثابتا" بترکیب سابق خبر مقدم، "تنوين" معطوف علیہ، "أو" حرف عطف، "ما" اسم موصول، "يقوم" فعل، اس میں "هو" ضمیر پوشیدہ فاعل، "مقامه" بترکیب اضافی مفعول فیہ، "يقوم" فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ، اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر ذوالحال، "من" حرف جار، "نوني" مضاف، "التثنية" معطوف علیہ، "و" حرف عطف، "الجمع" معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا "ثابتا" اسم فاعل مقدر کا، "ثابتا" بترکیب سابق حال، ذوالحال اپنے حال سے مل کر معطوف، "تنوين" معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر اسم، "يكون" فعل ناقص اپنے اسم اور خبر مقدم سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف علیہ، "أو" حرف عطف، "يكون" فعل ناقص، "في" حرف جار، "آخره" بترکیب اضافی مجرور، جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا "ثابتا" اسم فاعل مقدر کا، "ثابتا" بترکیب سابق خبر مقدم، "مضاف إليه" اسم موخر، "يكون" فعل ناقص اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر صلہ، موصول حرفی اپنے صلہ سے مل کر بتاویل مفرد ہو کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا "ثابت" اسم فاعل مقدر کا، "ثابت" بترکیب سابق خبر ہوئی "ذلك" مبتدائے محذوف کی، "ذلك" میں "ذا" اسم اشارہ مبتدا، "لام" حرف تبعید، "ك" حرف خطاب، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

قوله: وهو ينصب النكرة الخ: "و" حرف عطف یا استیناف، "هو" ضمیر مبتدا، "ينصب" فعل، اس میں "هو" ضمیر پوشیدہ فاعل، "النكرة" مفعول بہ، "على" حرف جار، "أن" حرف مشبہ بالفعل موصول حرفی، "ها" ضمیر اسم، "تمييز" موصوف، "له" جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا "ثابت" اسم فاعل مقدر کا، "ثابت" بترکیب سابق صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر خبر، "أن" کا اسم اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر صلہ، "أن" موصول حرفی اپنے صلہ سے مل کر بتاویل مفرد ہو کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرف لغو، "ينصب" فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا۔

"فا" فصیحہ، "يرفع" فعل، اس میں "هو" ضمیر پوشیدہ فاعل، "منه" جار مجرور مل کر ظرف لغو، "الإبهام" مفعول بہ، "يرفع" فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جزا، شرط محذوف "إذا كانت النكرة تمييزا له" اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

"مثل" مضاف، "عندي رطل زيتا" مراد اللفظ معطوف علیہ، "و" حرف عطف، "منوان سمنا" بتقدیر عندي مراد اللفظ معطوف، "و" حرف عطف، "عشرون درهما" بتقدیر عندي مراد اللفظ معطوف، "و" حرف عطف، "لي ملؤه عسلا" مراد اللفظ معطوف، معطوف علیہ اپنے تینوں معطوف سے مل کر مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر مبتدائے محذوف "هو" کی، الخ۔

بر تقدیر ارادۂ معنی: ۔ "عند" مضاف، "ي" ضمیر متکلم مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ ہوا "ثابت" اسم فاعل مقدر کا، "ثابت" بترکیب سابق خبر مقدم، "رطل" ممیز، "زيتا" تمیز، ممیز اپنی تمیز سے مل کر مبتدا، مبتدائے موخر اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

"منوان سمنا" میں "عندي" مقدر بترکیب سابق مفعول فیہ ہوا "ثابتان" اسم فاعل مقدر کا، اس میں "هما" پوشیدہ فاعل، اسم فاعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر خبر مقدم، "منوان" ممیز، "سمنا" تمیز، ممیز اپنی تمیز سے مل کر مبتدا، مبتدائے موخر اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

"عشرون درهما"، اس میں "عندي" مقدر بترکیب سابق مفعول فیہ ہوا "ثابت" اسم فاعل مقدر کا، "ثابت" اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر خبر مقدم، "عشرون" ممیز، "درهما" تمیز، ممیز اپنی تمیز سے مل کر مبتدا، مبتدائے موخر اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

"لي" جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا "ثابت" اسم فاعل کا، "ثابت" بترکیب سابق خبر مقدم، "ملؤه" بترکیب اضافی ممیز، "عسلا" تمیز، ممیز اپنی تمیز سے مل کر مبتدائے موخر، مبتدائے موخر اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

وأما المعنوية، فمنها عددان.

المراد من العامل المعنوي ما يعرف بالقلب وليس للسان حظ فيه.

أحدهما العامل في المبتدأ والخبر، وهو الابتداء، (١) أي: خلو الاسم عن العوامل (٢) اللفظية، نحو: زيد منطلق.

وثانيهما العامل في الفعل المضارع، وهو صحة وقوع الفعل المضارع موقع الاسم، مثل: زيد يعلم. فيعلم

(١) **قوله: وهو الابتداء:**۔ یعنی ابتدا، مبتدا اور خبر دونوں کے لیے رافع ہے۔ یہ جمہور بصریہ کا مسلک ہے۔ اس تقدیر پر مبتدا اور خبر دونوں کا عامل معنوی ہوا۔ اور اندلسی نے سیبویہ سے یہ نقل کیا کہ خبر میں عامل مبتدا ہے۔ اس تقدیر پر مبتدا کا عامل معنوی ہے، یعنی ابتدا۔ اور خبر کا عامل لفظی، یعنی مبتدا۔ اور بعض نے کہا کہ ابتدا مبتدا میں عامل ہے، پھر ابتدا اور مبتدا دونوں خبر میں عامل ہیں۔ اس قول پر مبتدا کا عامل معنوی، اور خبر کا عامل لفظی اور معنوی دونوں۔ کوفیہ کے نزدیک خبر میں مبتدا عامل ہے، اور مبتدا میں خبر۔ اس مذہب پر دونوں کا عامل لفظی ہوگا۔

(٢) **قوله: عن العوامل اللفظية:**۔ عامل لفظی سے مراد وہ عامل ہے جو لفظ اور معنی دونوں میں تاثیر رکھتا ہو۔

ترکیب قوله : وأما المعنوية. "و" حرف عطف، "أما" حرف شرط، "المعنوية" اسم منسوب، اس میں "هي" ضمیر پوشیدہ نائب فاعل، اسم منسوب اپنے نائب فاعل سے مل کر صفت، موصوف مقدر "العوامل" اپنی صفت سے مل کر مبتدا، "فا" جزائیہ، "من" حرف جار، "ها" ضمیر مجرور، جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا "ثابتین" اسم فاعل مقدر کا، اس میں "هما" ضمیر پوشیدہ فاعل، **اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر حال مقدم،** "عددان" ذوالحال موخر، ذوالحال اپنے حال سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جزا، شرط محذوف اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

"ال" بمعنی الذی اسم موصول، "مراد" اسم مفعول، اس میں "هو" ضمیر پوشیدہ نائب فاعل، "من" حرف جار، "العامل" موصوف، "المعنوی" اسم منسوب بترکیب سابق صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرف لغو، اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرف لغو سے مل کر صلہ، اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر مبتدا، "ما" اسم موصول، "یعرف" فعل مجہول، اس میں "هو" ضمیر پوشیدہ نائب فاعل، "بالقلب" جار مجرور مل کر ظرف لغو، "یعرف" فعل اپنے نائب فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر معطوف علیہ، "و" حرف عطف، "لیس" فعل ناقص، "للسان" جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا "ثابتا" اسم فاعل مقدر کا، "ثابتا" بترکیب سابق خبر مقدم، "حظ" اسم موخر، "فیه" جار مجرور مل کر ظرف لغو، "لیس" فعل ناقص اپنے اسم و خبر اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر صلہ، اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

"أحدهما" **بترکیب اضافی مبتدا،** "ال" بمعنی الذی اسم موصول، "عامل" اسم فاعل، **اس میں "هو" ضمیر پوشیدہ فاعل،** "في" حرف جار، "المبتدأ" معطوف علیہ، "و" حرف عطف، "الخبر" معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرف لغو، "عامل" اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر صلہ، موصول اپنے صلہ سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا۔

"و" حرف عطف، "هو" ضمیر مبتدا، "الابتداء" معطوف علیہ یا مبدل منه، "أي" حرف تفسیر، "خلو" مصدر مضاف، "الاسم" مضاف الیہ، "عن" حرف جار، "العوامل" موصوف، "اللفظية" اسم منسوب، اس میں "هي" ضمیر پوشیدہ نائب فاعل، اسم منسوب اپنے نائب فاعل سے مل کر صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرف لغو، "خلو" مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ اور ظرف لغو سے مل کر عطف بیان یا بدل، معطوف علیہ اپنے عطف بیان سے مل کر یا مبدل منه اپنے بدل سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

"نحو" مضاف، "زید منطلق" مراد اللفظ مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر مبتدائے محذوف "هو" کی، الخ۔

برتقدیر ارادۂ معنی:۔ "زید" مبتدا، "منطلق" اسم فاعل، اس میں "هو" ضمیر پوشیدہ فاعل، اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر خبر، **مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔**

قوله: وثانيهما العامل الخ. "و" حرف عطف، "ثانيهما" بترکیب اضافی مبتدا، "ال" بمعنی الذی اسم موصول، "عامل" اسم فاعل، اس میں "هو" ضمیر پوشیدہ فاعل، "فی" حرف جار، "الفعل المضارع" بترکیب توصیفی مجرور، جار مجرور مل کر ظرف لغو، عامل اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر صلہ، **اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔**

"و" حرف عطف، "هو" **ضمیر مبتدا، "صحة" مصدر مضاف، "وقوع" مصدر** مضاف الیہ مضاف، **"الفعل المضارع" بترکیب توصیفی مضاف الیہ،** "موقع الاسم" بترکیب اضافی مفعول فیہ، "وقوع" **مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ اور** مفعول فیہ سے مل کر مضاف الیہ ہوا "صحة" مضاف کا، صحة مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

"مثل" مضاف، "زید یعلم" مراد اللفظ مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر مبتدائے محذوف "هو" کی، الخ۔

برتقدیر ارادۂ معنی:۔ "زید" مبتدا، "یعلم" فعل، اس میں "هو" ضمیر پوشیدہ فاعل، "یعلم" فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

مرفوع لصحة وقوعه موقع الاسم؛ إذ يصح[1] أن يقال موقع يعلم: عالمٌ. فعامله معنوی. وعند الكوفيين أن عامل الفعل المضارع تجرده عن العامل الناصب والجازم، وهو مختار ابن[2] مالك. [رحمه الله تعالى.]

(۱) **قوله: إذ يصح أن يقال:**۔ جب فعل مضارع اس معنی میں اسم کے مشابہ ہوا، تو اس کو اسم کا اسبق اور اقوی اعراب دیا گیا جو رفع ہے۔

اعتراض:۔ فعل مضارع بعض ایسے مقامات میں آتا ہے جہاں اسم کا آنا درست نہیں، تو اس کے مرفوع ہونے کی کیا وجہ ہے؟ جیسے: "الذي يضرب" کہ "يضرب" یہاں صلہ واقع ہے، اور اسم صلہ واقع نہیں ہوتا۔ اور سین اور سوف کے بعد، جیسے: "سيقوم" اور "سوف يقوم" کہ اسم ان کے بعد نہیں آتا۔ اور خبر کاد، جیسے: "كاد زيد يقوم" کہ اسم خبر کاد واقع نہیں ہوتا۔

جواب:۔ غیر مقامات اسم میں فعل مضارع کا مرفوع ہونا بنظر اِطّرادِ باب ہے کہ مضارع کے تمام وقوعات کا حکم ایک رہے۔

(۲) **قوله: وهو مختار ابن مالك:**۔ کیوں کہ انہوں نے "کافیہ کبری" میں فرمایا کہ دربارۂ رافع فعل مضارع، بہ نسبت قول بصریہ قول کوفیہ اقرب بصواب ہے؛ کیوں کہ قول بصریہ پر اعتراض وارد ہوتا ہے (جو مذکور ہوا)۔ لیکن اعتراض مذکور جواب مذکور سے دفع ہو گیا، بظاہر مصنف کا مختار مذہب بصریہ ہے کہ اس کو اولا بیان کیا، اور وہ بھی توضیح کے ساتھ، اور مذہب کوفیہ کو ثانیا، وہ بھی اجمال کے ساتھ۔

ترکیب قوله: فيعلم الخ: "فا" حرف تفصیل، "يعلم" مراد اللفظ مبتدا، "مرفوع" اسم مفعول، اس میں "هو" ضمیر پوشیدہ نائب فاعل، "لام" حرف جار، "صحة" مصدر مضاف، "وقوع" مصدر مضاف الیہ مضاف، "ہ" ضمیر مضاف الیہ، "موقع الاسم" بترکیب اضافی مفعول فیہ، "وقوع" مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ اور مفعول فیہ سے مل کر مضاف الیہ ہوا "صحة" مضاف کا، صحة مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرف لغو، "مرفوع" اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرف لغو سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مفصلہ ہوا۔

"إذ" حرف تعلیل، "يصح" فعل، "أن" ناصبہ موصول حرفی، "يقال" فعل مجہول، "موقع" مضاف، "يعلم" مراد اللفظ مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ، "عالم" مراد اللفظ نائب فاعل، "يقال" فعل اپنے نائب فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ، "أن" موصول حرفی اپنے صلہ سے مل کر بتاویل مفرد ہو کر فاعل، يصح فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معللہ ہوا۔

"فا" حرف تفصیل، "عامله" بترکیب اضافی مبتدا، "معنوی" اسم منسوب، اس میں "هو" ضمیر پوشیدہ نائب فاعل، اسم منسوب اپنے نائب فاعل سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مفصلہ ہوا۔

"و" حرف عطف، "عند" مضاف، "الكوفيين" اسم منسوب، اس میں "هم" ضمیر پوشیدہ نائب فاعل، اسم منسوب اپنے نائب فاعل سے مل کر صفت ہوئی موصوف مقدر "النحاة" کی، موصوف اپنی صفت سے مل کر مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ ہوا "ثابت" اسم فاعل مقدر کا، اس میں "هو" ضمیر پوشیدہ فاعل، اسم فاعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر خبر مقدم، "أن" حرف مشبہ بالفعل موصول حرفی، "عامل" مضاف، "الفعل المضارع" بترکیب توصیفی مضاف الیہ، "عامل" مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر اسم، "تجرد" مصدر مضاف، "ہ" ضمیر مضاف الیہ، "عن" حرف جار، "العامل" موصوف، "ال" حرف تعریف، "ناصب" اسم فاعل، اس میں "هو" ضمیر پوشیدہ فاعل، اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر معطوف علیہ، "و" حرف عطف، "الجازم" بترکیب سابق معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر صفت، "العامل" موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرف لغو، "تجرد" مضاف اپنے مضاف الیہ اور ظرف لغو سے مل کر خبر، "أن" کا اسم اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر صلہ، "أن" موصول حرفی اپنے صلہ سے مل کر بتاویل مفرد ہو کر مبتدائے موخر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

"و" حرف عطف، "هو" ضمیر مبتدا، "مختار" اسم مفعول مضاف، اس میں "هو" ضمیر پوشیدہ نائب فاعل، "ابن" مضاف الیہ مضاف، "مالك" مضاف الیہ، "ابن" مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مضاف الیہ ہوا "مختار" مضاف کا، "مختار" اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور مضاف الیہ سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

قوله: رحمه الله تعالى۔ "رحم" فعل، "ہ" ضمیر مفعول بہ، "الله" اسم جلالت ذوالحال، "تعالى" فعل ماضی، اس میں "هو" ضمیر پوشیدہ فاعل، "تعالى" فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر حال، ذوالحال اپنے حال سے مل کر فاعل، "رحم" فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ دعائیہ ہوا۔

هذا، وقد تمّ ما أردت جمعَه وتلخيصَه من "البشير الكامل بشرح مأة عامل للعلامة السيد غلام جيلاني الميرتي رحمه الله تعالى". تقبّله الله بمنّه وكرمه، وجعله نافعا للطالبين.

وآخر دعوٰنا أن الحمد لله رب العالمين وصلى الله تعالى على خير خلقه سيدنا ومولانا محمد واله وصحبه أجمعين، برحمتك يا أرحم الراحمين.

محمد مسعود أحمد بركاتي

بروز شنبہ، وقت ۱ربج کر ۴۵ منٹ دن، ۳۰ شوال المکرم ۱۴۲۴ھ مطابق ۲۴ دسمبر ۲۰۰۳ء بمقام دار العلوم عزیزیہ پلینو ٹیکساس امریکہ۔

بسم الله الرحمن الرحيم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

البشیر الکافل

لِشرحِ مأۃِ عاملٍ

۱۴۳۱ھ

از

مولانا مسعود احمد برکاتی حفظہ اللہ

استاذ جامعہ اشرفیہ، مبارک پور

باہتمام

مجلس برکات، الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور

صاحب ”مأۃ عامل“

امام النحو شیخ عبد القاہر بن عبد الرحمٰن جرجانی (م: ۴۷۱ھ)

از: مولانا محمد ہارون مصباحی، جامعہ اشرفیہ، مبارک پور، اعظم گڑھ، یوپی

نام عبدالقاہر بن عبدالرحمٰن بن محمد، کنیت ابوبکر اور نسبت جرجانی ہے، شیخ العلوم العربیہ اور امام النحو سے مشہور ہیں۔(۱)

ولادت: آپ ایران کے ایک قدیم شہر جرجان میں پیدا ہوئے(۲) جو طبرستان و خراسان کے درمیان بحر قزوین کے قریب آباد ہے۔(۳) تاریخ پیدائش کا ذکر کہیں نہیں ملتا، ہاں! محمد الاسکندرانی نے ”أسرار البلاغة فی علم البیان“ للجرجانی کی تقدیم میں لکھا ہے کہ شیخ پانچویں صدی ہجری کے آغاز میں پیدا ہوئے۔(۴)

تعلیم: آپ نے جرجان ہی میں رہ کر تعلیم پائی، شیخ ابوعلی فارسی (م:۳۷۷ھ) کے بھانجے شیخ ابوالحسین محمد بن حسن بن محمد بن عبد الوارث فارسی (م:۴۲۱ھ) سے نحو کی تعلیم حاصل کی اور ان سے خوب استفادہ کیا۔ اس کے علاوہ ماہرینِ نحو اور قادر الکلام ادیبوں کی تصانیف کا بدقتِ نظر مطالعہ کیا، اور اس طرح علوم عربیہ [نحو، صرف، معانی، بیان وغیرہ] میں زبردست مہارت حاصل کی۔ علوم عربیہ کے علاوہ فقہ، تفسیر اور کلام جیسے علوم بھی سیکھے۔ شعر گوئی میں بھی دسترس حاصل کی، کئی مدحیہ قصیدے لکھے اور زمانہ واہل زمانہ کی مذمت میں تو بہت سے اشعار کہے۔(۵)

اساتذہ: تاریخ وتذکرہ کی کتابوں میں آپ کے صرف ایک استاذ کا ذکر ملتا ہے، جو شیخ ابوعلی فارسی کے بھانجے شیخ ابوالحسین محمد بن حسن فارسی ہیں، آپ نے ان سے علم نحو سیکھا۔ ان کے علاوہ کسی اور استاذ کا ذکر نہیں ملتا، بلکہ علامہ جلال الدین سیوطی قدس سرہ [م:۹۱۱ھ] نے اپنی مشہور کتاب ”بغیة الوعاۃ“ میں لکھا ہے کہ علامہ جرجانی نے شیخ ابوالحسین فارسی کے علاوہ کسی اور سے تعلیم حاصل ہی نہیں کی۔ لکھتے ہیں:

أخذ النحو عن ابن أخت الفارسی ولم یأخذ عن غیره؛ لأنه لم یخرج عن بلده الخ.(۶)

علم وفضل: آپ نے صرف ایک استاذ سے تعلیم پائی، وہ بھی صرف نحو کی، مگر اپنی ذاتی کاوش، محنت و جستجو اور فضل خداوندی سے بیک وقت زبردست نحوی، بیانی، متکلم، فقیہ، مفسر اور شاعر کی حیثیت سے ابھرے، لغت، بلاغت اور نحو میں درجۂ امامت پر فائز ہوئے، اور ”واضعِ اصول بلاغت، شیخِ علوم عربیہ اور امام النحو“ جیسے القاب سے نوازے گئے، ارباب سیر نے آپ کی علمی جلالت اور عظمت شان کا اعتراف ان الفاظ میں کیا ہے:

علامہ جلال الدین سیوطی [م:۹۱۱ھ]: وکان من کبار أئمة العربیة والبیان.(۷)

وزیر جمال الدین قفطی [م:۶۲۴ھ]: فإن کلامه وغوصه علی جواهر هذا النوع یدل علی تبحره وکثرة إطلاعه.(۸)

امام شمس الدین ذہبی [م:۷۴۸ھ]: وکان آیة فی النحو.(۹)

عمر رضا کحالہ: نحوي، بياني، متكلم، فقيه، مفسر.(۱۰)

درس وتدریس: آپ نے علم وحکمت سے آراستہ ہونے کے بعد جرجان ہی میں اپنا حلقۂ درس قائم کیا۔ شائقین علم دور دراز سے جوق درجوق آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوتے اور اکتساب علم کرتے۔ آپ کی بارگاہ سے فیض یافتہ علما میں شیخ علی بن زید فصیحی قدس سرہ بھی ہیں جنہوں نے آپ سے خوب اکتساب فیض کیا اور پھر ان سے حاصل کردہ علوم وفنون کو ایک بڑی جماعت تک پہنچایا۔(۱۱)

مذہب: آپ فقہ وفروع میں امام شافعی رضی اللہ تعالی عنہ کے مقلد اور عقیدے کی رو سے اشعری تھے۔ اشاعرہ اہل سنت وجماعت سے ہیں۔ اہل سنت وجماعت کے جلیل القدر امام حضرت ابوالحسن اشعری رضی اللہ تعالی عنہ سے نسبت رکھتے ہیں۔ اس طرح آپ کا تعلق اہل سنت وجماعت سے تھا اور آپ سنی تھے۔

امام جلال الدین سیوطی آپ کے مذہب کے بارے میں لکھتے ہیں:

"وكان من كبار أئمة العربية والبيان، شافعيا، أشعريا."(۱۲)

امام شمس الدین ذہبی کے الفاظ یہ ہیں:

"وكان شافعيا، عالما، أشعريا، ذانسك ودين."(۱۳)

شیخ محمد بن شاکر کتبی (م:۷۶۴ھ) کے الفاظ بھی ملاحظہ ہوں:

"وكان شافعي المذهب، أشعري الأصول."(۱۴)

دیگر ارباب سیر نے بھی آپ کو اشعری ہی بتایا ہے۔ ہاں! علامہ الہی بخش فیض آبادی رحمہ اللہ نے "التوضیح الکامل" میں آپ کو معتزلی بتایا ہے۔ لیکن تاریخ وتذکرہ کی کتابوں میں کہیں کوئی ایسا قول ضعیف بھی نہیں ملتا جس سے یہ معلوم ہو کہ آپ اشعری کے علاوہ کچھ اور تھے۔

زہد وعبادت: آپ ایک زبردست عالم اور امام ہونے کے ساتھ بڑے ہی متقی، پرہیزگار، پارسا اور قناعت پسند تھے، آپ کی عبادتوں میں بڑا ہی سوز وگداز ہوا کرتا تھا، عبادت الہی میں مصروف ہوتے تو پھر دنیا کی ہر چیز فراموش کردیتے۔ عبادت میں انہماک کے تعلق سے ان کا یہ واقعہ قابل سماعت ہے:

ایک بار آپ نماز پڑھ رہے تھے، ایک چور آپ کے گھر میں گھس آیا۔ اس نے گھر کی ساری چیزیں سمیٹیں اور لے کر چلتا بنا۔ یہ سارا منظر آپ کے سامنے تھا مگر آپ بہ دستور پورے خشوع وخضوع کے ساتھ عبادت میں مصروف رہے۔(۱۵)

تصانیف: آپ نے مختلف علوم پر بہت سی کتابیں لکھیں۔ آپ کی مشہور کتابیں یہ ہیں:

(۱) **المغنی**۔ یہ شیخ ابوعلی فارسی (م:۳۷۷ھ) کی علم نحو کی کتاب "**الإيضاح**" کی تفصیلی شرح ہے، تیس جلدوں پر مشتمل ہے۔

(۲) **تفسیر الفاتحة**۔ یہ ایک جلد میں ہے۔ "**تفسير عبد القاهر**" اور "**شرح الفاتحة**" کے نام سے بھی اس کا ذکر ملتا ہے۔

(۳) **التکملة**۔ یہ **المغنی** کا تکملہ ہے۔

(۴) **المقتصد**۔ یہ **المغنی** کی تلخیص ہے، صاحبِ معجم المؤلفین کے بقول ایک جلد میں ہے، جب کہ امام ذہبی اور علامہ کتبی کا کہنا ہے کہ یہ تین جلدوں پر مشتمل ہے۔

(۵) **الإیجاز**۔ یہ ''**الإیضاح**'' کا اختصار ہے۔

(۶) **الجمل** ۔ یہ کتاب ''**العوامل**'' کی شرح ہے، علم نحو میں ہے۔

(۷) **التلخیص**۔ یہ ''**الجمل**'' کی شرح ہے۔

(۸) **التتمة**۔ یہ نحو میں ہے۔

(۹) **العمدة**۔ یہ علم صرف میں ہے۔

(۱۰) **إعجاز القرآن الکبیر**۔

(۱۱) **إعجاز القرآن الصغیر**۔

(۱۲) **أسرار البلاغة**۔ یہ علم بیان میں ہے۔

(۱۳) **دلائل الإعجاز** ۔ یہ علم معانی میں ہے۔

(۱۴) **العروض**۔

(۱۵) **المفتاح**۔

(۱۶) **التلخیص فی شرح المفتاح**۔

(۱۷) **التذکرة**۔ یہ کتاب ایک جلد میں ہے، متفرق مسائل پر مشتمل ہے۔

(۱۸) **العوامل المئة**[مأۃ عامل]۔[۱۶]

مأة عامل: شیخ عبدالقاہر جرجانی قدس سرہ نے اس کتاب میں نحو کے سو عامل گنائے ہیں، اور انہیں اس طرح بیان کیا ہے:

''**عوامل** کی دو قسمیں ہیں: (۱) عوامل لفظی۔ (۲) عوامل معنوی۔

عوامل لفظی دو طرح کے ہیں: (۱) سماعی۔ (۲) قیاسی۔

عوامل سماعی ۹۱ ہیں جو تیرہ نوعوں میں بٹے ہیں:

			تعداد
نوع اول	:	حروف جارہ۔	۱۷
نوع دوم	:	حروف مشبہ بفعل۔	۶
نوع سوم	:	ما ولا مشابہ بلیس۔	۲
نوع چہارم	:	وہ حروف جو اسم کو نصب دیتے ہیں۔	۷
نوع پنجم	:	وہ حروف جو فعل مضارع کو نصب دیتے ہیں۔	۴
نوع ششم	:	وہ حروف جو فعل مضارع کو جزم کرتے ہیں۔	۵
نوع ہفتم	:	وہ اسما جو فعل مضارع کو جزم کرتے ہیں۔	۹
نوع ہشتم	:	وہ اسما جو اسم نکرہ کو تمیز ہونے کی بنا پر نصب دیتے ہیں۔	۴
نوع نہم	:	اسمائے افعال۔	۹
نوع دہم	:	افعال ناقصہ۔	۱۳

نوع یازدہم :	افعال مقاربہ۔	۴
نوع دوازدہم :	افعال مدح وذم۔	۴
نوع سیزدہم :	افعال قلوب۔	۷
عوامل قیاسی سات ہیں۔		۷
عوامل معنوی دو ہیں۔(۱۷)		۲
کل تعداد		۱۰۰

وفات: امام عبدالقاہر جرجانی، جرجان میں رہ کر شائقین علوم کو اپنی آخری عمر تک سیراب کرتے رہے۔ یہاں تک کہ ۴۷۱ھ مطابق ۱۰۷۸ء میں جرجان ہی میں آپ کا وصال ہو گیا۔ رحمہ اللہ تعالی رحمة واسعة۔ اور ایک قول یہ ہے کہ آپ کی وفات ۴۷۴ھ میں ہوئی۔ لیکن پہلا قول راجح ہے۔(۱۸)

ماخذ و مصادر:

(۱) بغية الوعاة فی طبقات اللغويين والنحاة، علامہ جلال الدين سيوطی، ۱۳۶/۲، دار الکتب العلمية، بیروت۔ طبع اول ۱۴۲۵ھ/۲۰۰۴ء ــ سير أعلام النبلاء، امام شمس الدين محمد ذہبی، ۶۸۷/۱۳، دار الفکر، بیروت۔ طبع اول ۱۴۱۷ھ/۱۹۹۷ء۔

(۲) إنباه الرواة علی أنباه النحاة، وزیر جمال الدین قفطی، ۱۸۸/۲، دار الفکر العربی، قاہرہ، مصر۔ طبع اول ۱۴۰۶ھ/۱۹۸۶ء۔

(۳) المنجد فی اللغة والأعلام، ص:۱۹۹، مرکز اہل سنت برکات رضا، پور بندر گجرات، انڈیا۔ طبع اول، ۱۴۲۷ھ/۲۰۰۶ء ــ تعلیق بر إنباه الرواة، ۱۸۸/۲۔

(۴) تقديم بر "أسرار البلاغة فی علم البيان للجرجانی" ص:۵، دار الکتاب العربی، بیروت۔ طبع دوم ۱۴۱۸ھ/۱۹۹۸ء۔

(۵) بغية الوعاة، ۱۳۶/۲ــ إنباه الرواة، ۱۸۸/۲۔ معجم المؤلفين، عمر رضا کحالہ، ۳۱۰/۵، دار إحياء التراث العربی، بیروت۔ سن اشاعت ندارد۔ (۶) بغية الوعاة، ۱۳۶/۲۔ (۷) مصدر سابق۔

(۸) إنباه الرواة علی أنباه النحاة، ۱۸۹/۲۔ (۹) سير أعلام النبلاء، ۶۸۷/۱۳۔

(۱۰) معجم المؤلفين، ۳۱۰/۵۔ (۱۱) إنباه الرواة علی أنباه النحاة، ۱۸۹/۲۔ (۱۲) بغية الوعاة، ۱۳۶/۲۔

(۱۳) سير أعلام النبلاء، ۶۸۷/۱۳۔

(۱۴) فوات الوفيات، محمد بن شاکر کتبی، ۷۰۰/۱، دار الکتب العلمية، بیروت۔ طبع اول ۱۴۲۱ھ/۲۰۰۰ء

(۱۵) سير أعلام النبلاء، ۶۸۷/۱۳۔ (۱۶) مصادر سابق۔

(۱۷) شرح مأة عامل (پیش نظر نسخہ)، ص:۴ــ۲۱، مجلس البرکات، الجامعة الأشرفية، مبارک پور، طبع اول ۱۴۳۱ھ/۲۰۱۰ء۔

(۱۸) بغية الوعاة، ۱۳۶/۲ ــ الأعلام، خیر الدین زرکلی، ۴۸/۴، دار العلم للملايين بیروت۔ طبع پانزدہم مئی ۲۰۰۲ء۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

صاحب ”شرحِ مأۃ عامل“

نور الدین عبد الرحمٰن جامیؔ قدس سرہ [۸۱۷ھ-۸۹۸ھ]

نام ونسب: عبدالرحمٰن بن نظام الدین احمد بن شمس الدین محمد دشتی۔ لقب اصلی عماد الدین، لقب مشہور نورالدین، کنیت ابوالبرکات اور تخلص جامیؔ ہے۔ امام، شیخ الاسلام، صوفی، عارف باللہ، ادیب اور شاعر کی حیثیت سے جانے پہچانے جاتے ہیں، اور اہل علم کے درمیان ”ملا جامی“ سے مشہور ہیں۔ سلسلۂ نسب امام محمد بن حسن شیبانی [م:۱۸۹ھ] تک پہنچتا ہے جو امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ [م:۱۵۰ھ] کے ممتاز شاگرد تھے۔ والد ماجد اور جدامجد ارباب علم وتقوی میں سے تھے۔ ان کا اصلی وطن اصفہان تھا، دشت نامی محلّہ میں رہتے تھے، حوادثِ زمانہ کے سبب وہاں سے خراسان کے ایک قصبہ جام میں آگئے اور قضا وفتوی کا کام سنبھالا۔(۱)

ولادت ووطن: آپ ۲۳ر شعبان ۸۱۷ھ/ ۷ر نومبر ۱۴۱۴ء میں عشا کے وقت خراسان کے ایک قصبہ جام میں پیدا ہوئے۔(۲)

تعلیم، اساتذہ اور فضل وکمال: آپ نے چھوٹی عمر میں ہی والد محترم سے علم نحو وصرف کی تعلیم حاصل کی۔ پھر والد کے ساتھ ہرات آگئے اور مدرسہ نظامیہ میں مقیم ہوئے۔ وہاں علامہ جنید اصولی [یا جند اصولی] کے درس میں حاضر ہوئے۔ اس وقت کچھ طلبہ شرح مفتاح اور مطول پڑھ رہے تھے۔ جامیؔ اگر چہ بہت خرد سال تھے لیکن ان کے اندر کتاب فہمی کی بھر پور استعداد تھی۔ لہٰذا وہ بھی مطول اور حاشیۂ مطول پڑھنے لگے۔ پھر سید شریف جرجانی قدس سرہ [م:۸۱۶ھ] کے نامور شاگرد خواجہ علی سمرقندی کے حلقۂ درس میں داخل ہوئے اور چالیس دن تک اکتساب علم کیا۔ پھر شیخ شہاب الدین محمد جاجرمی تلمیذ علامہ سعد الدین تفتازانی قدس سرہ [م:۷۹۲ھ] کے درس میں حاضر ہوئے اور استفادہ کیا۔ اس کے بعد سمرقند جا کر قاضی زادۂ روم صلاح الدین موسیٰ بن احمد شارحِ ملخص الهیئة کے مدرسہ میں حاضر ہوئے۔ پہلی ہی ملاقات میں ان سے بحث ہوگئی اور آپ غالب رہے۔ مولانا فتح اللہ تبریزی جو سلطان الغ بیگ کی کچہری کے صدر الصدور تھے بیان کرتے ہیں کہ قاضیٔ روم علامہ جامیؔ کی اکثر تعریف کیا کرتے اور کہتے کہ جب سے سمرقند آباد ہوا ہے جدتِ طبع اور قوتِ تصرف میں جامیؔ کے پایے کا کوئی شخص دریائے آمو یہ عبور کر کے اس پار نہیں آیا۔ مولانا ابو یوسف سمرقندی تلمیذِ قاضیِ روم کہتے ہیں کہ جب علامہ جامیؔ سمرقند آئے تو قاضیٔ روم سے شرحِ تذکرہ پڑھنے لگے۔ قاضیٔ روم نے اس کتاب کے حواشی پر کچھ تعلیقات لکھ رکھی تھیں، جامیؔ ان تعلیقات پر اعتراض کرتے اور خوب بحث ہوتی۔ آخر میں قاضیٔ روم کو جامیؔ کے قول کے مطابق ان میں اصلاح کرنا پڑتی۔ قاضیٔ روم جامیؔ سے اس قدر متاثر ہوئے کہ اپنی

شرحِ ملخص الھیئۃ بھی آپ کو دکھائی۔ آپ نے اس میں وہ تصرفات کیے جو قاضی رُوم کے وہم وگمان میں بھی نہ تھے۔

آپ ہرات میں تھے کہ ایک دن ملا علاء الدین علی قوشجی شارحِ تجرید سے مباحثہ ہوگیا۔ ملا علی قوشجی نے فن ہیئت کے چند بے حد مشکل سوالات سامنے رکھے، آپ نے ان کا ایسا مسکت جواب دیا کہ ملا قوشجی حیرت زدہ رہ گیے۔ اس کے بعد ملا قوشجی اپنے شاگردوں سے کہا کرتے کہ اس دن میں نے جان لیا کہ "واقعی اس دنیا میں نفس قدسی موجود ہے"۔ (۳) [نفس قدسی فلسفے کی اصطلاح میں وہ قوت ہے جس کے ذریعہ تفکر کی مدد کے بغیر بہت ہی معمولی سے وقت میں مشکل مسائل کو سمجھ لیا جائے۔]

روحانی پیشوا: آپ انتہائی انہماک، توجہ اور لگن کے ساتھ علم کی جستجو میں لگے رہے، یہاں تک کہ اپنے دور کے جید علما وفضلا میں گنے جانے لگے۔ پھر بھی آپ کو قلبی سکون نہ تھا۔ ایک رات خواب میں کسی بزرگ کو دیکھا، وہ کہہ رہے تھے: اتخذ حبیبا یھدیك. [کوئی دوست دیکھو جو تمہیں باطنی علوم کی راہ دکھائے]۔ جامیؔ اس خواب سے بے حد متاثر ہوئے، طبیعت میں ہلچل مچ گئی، چنانچہ سمرقند سے خراسان جاکر مخدوم ملت خواجہ سعد الدین کاشغری قدس سرہ [م: ۸۶۰ھ] سے سلسلۂ نقشبندیہ میں بیعت ہوگئے۔ پھر خواجہ ناصر الدین عبید اللہ الاحرار نقش بندی [م: ۸۹۵ھ] کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اکتساب فیض کیا۔ آپ کو ان سے بڑی عقیدت تھی، اپنی کتابوں میں جگہ جگہ ان کے اوصاف وکمالات اور ان سے محبت وعقیدت کا ذکر کیا اور "استاذ" و "مخدوم" کے لقب سے انہیں یاد کیا ہے۔

علامہ جامیؔ نے خواجہ محمد پارسا، مولانا فخر الدین لورستانی، خواجہ برہان الدین ابو نصر پارسا، شیخ بہاء الدین عمر، خواجہ شمس الدین محمد کوسوئی، اور مولانا جلال الدین پورانی وغیرہ بہت سے مشائخ سے بھی ملاقات کی۔ (۴)

شعر وشاعری: علامی جامیؔ کا ایک روحانی کمال ان کا ملکۂ شاعری ہے۔ شاعری آپ کی فطرت بن چکی تھی اور یہی پرجوش و پرسوز فطرت آپ کو شعر گوئی کی راہ دکھاتی۔ اور یہ درحقیقت اس والہانہ عقیدت اور بے پناہ عشق ومحبت کا اثر تھا جو انہیں محبوب خدا صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی ذات سے تھی۔ عشق ومحبت میں ڈوبے ہوئے یہ اشعار محبوب خدا سے آپ کی سچی محبت کی بھرپور عکاسی کرتے ہیں:

یا شفیع المذنبین بار گناہ آوردہ ام — بر درت ایں بار با پشت دوتاہ آوردہ ام

عجز و بے خویشی و درویشی و دل ریشی و درد — ایں ہمہ بر دعوی عشقت گواہ آوردہ ام

دولتم ایں بس کہ بعد از محنت و رنج دراز — بر حریم آستانت می نہم روے نیاز (۵)

سفر حج: ۸۷۷ھ میں حج کے ارادے سے حجاز کے لیے رخت سفر باندھا۔ راستہ میں ہمدان، کردستان، بغداد ہوتے ہوئے شہرِ محبوب مدینہ منورہ پہنچے، روضۂ نبوی کی زیارت کی اور پھر مکہ معظمہ پہنچے، مناسک حج ادا کرنے کے بعد دوبارہ مدینہ چلے گئے۔ روضۂ نبوی کی مکرر زیارت کے بعد شام روانہ ہوگئے اور دمشق، حلب اور تبریز ہوتے ہوئے خراسان واپس

آئے۔اس سفر میں آپ جہاں سے بھی گزرے وہاں کے علما وفضلا نے آپ کا شان دار استقبال کیا اور بڑی تعظیم وتکریم کی۔

کرامات: علامہ جامؔی صاحبِ کشف وکرامت بزرگ تھے، آپ سے بہت سی کرامتوں کا ظہور بھی ہوا جو کتب تذکرہ میں دیکھی جاسکتی ہیں۔

وفات: آپ ۸۱ر برس کے ہو چکے تھے، عمر کے ان آخری ایام میں بیمار ہو گئے، اور یہی بیماری مرض الموت ثابت ہوئی، چنانچہ ۱۸ر محرم ۸۹۸ھ/ ۹ر نومبر ۱۴۹۲ء میں جمعہ کے دن ہرات میں آپ کی وفات ہوگئی۔ ہرات ہی میں اپنے پیرومرشد حضرت سعد الدین کاشغری قدس سرہ کے مزار کے سامنے مدفون ہوئے۔آپ کی تاریخ وفات آیت کریمہ "ومن دخلہ کان اٰمنا" سے نکلتی ہے جسے کسی شاعر نے اس طرح نظم کیا ہے۔

جامی کہ بود بلبل جنت بشوق رفت
فی روضۃ مخلدۃ أرضھا السما

کلکِ قضا نوشت بدروازۂ بہشت
تاریخہ "وَمَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا"
۸۹۸ھ

علامہ عبدالعلی آسؔی مدراسی لکھنوی[م:۱۳۲۷ھ] نے اس کو خالص عربی میں یوں نظم کیا ہے۔

جاميٌّ الذي هو راح بجامنا
كالروح كان في جسد القبر كامنا

قدمات بالهراة وقد حل بالحرم
أرّخته "وَمَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا"[٦]
۸۹۸ھ

علامہ جامؔی کی وفات کے ۱۹ر سال بعد ۹۱۱ھ میں خراسان پر دولت صفویہ قائم ہوگئی۔اس کا اصل گہوارہ اردبیل تھا جو شمالی ایران کا ایک شہر ہے۔سلاطین صفوی رافضی تھے، جب کہ جامؔی اجلۂ علمائے اہل سنت میں سے تھے، اس لیے علامہ جامؔی کے تعلق سے ان کا رویہ بہت ہی ظالمانہ ثابت ہوا۔ شذرات الذھب میں علامہ ابن عماد حنبلی[۱۰۸۹ھ] نے جامؔی کے مزار کے ساتھ کی گئی ان کی ایک سفاکانہ کارروائی کا ذکر یوں کیا ہے:

"جب اردبیل کے طاغوتی گروہ نے خراسان کا رخ کیا تو علامہ جامؔی کے فرزند ضیاء الدین یوسف نے آپ کی قبر کھود کر آپ کا جسد اطہر نکالا اور کسی دوسرے علاقے میں دفن کر دیا۔جب اس طاغوتی گروہ کا خراسان پر تسلط ہو گیا تو انھوں نے جامؔی کی قبر کھود ڈالی، لیکن وہاں چند خشک لکڑیوں کے سوا کچھ نہ پایا۔انھوں نے قبر کی وہ لکڑیاں جلا ڈالیں"[۷]

تصانیف: آپ کی تصانیف کے تعلق سے علامہ عبدالعلی آسؔی مدراسی کہتے ہیں: "آپ نے عربی اور فارسی زبان میں بہت سی کتابیں یادگار چھوڑی ہیں، جن کی تعداد چوّن تک پہنچتی ہے جو آپ کے تخلص جامؔی کے اعداد کے برابر ہیں۔

تصانیف کی تفصیل درج ذیل ہے:

(۱) تفسیر القرآن۔ آیت کریمہ "وإیای فارهبون" تک۔ [عربی نثر] (۲۸) مثنوی طرح نوی۔
(۲) ترجمۂ اربعین حدیث۔ [فارسی نظم] (۲۹) سلسلة الذهب فی ذم الروافض۔
(۳) شرح حدیث ابی رزین لقیط عقیلی صحابی۔ [فارسی نثر] (۳۰) سلامان وآبسال۔ [فارسی مثنوی]
(۴) شواہد النبوۃ۔ [فارسی نثر] (۳۱) تحفۃ الاحرار۔ [فارسی مثنوی]
(۵) نفحات الانس من حضرات القدس۔ [فارسی نثر] (۳۲) سبحۃ الابرار۔ [فارسی مثنوی]
(۶) شرح فصوص الحکم۔ [عربی نثر] (۳۳) یوسف زلیخا۔ [فارسی مثنوی]
(۷) نقد النصوص فی شرح نقش الفصوص۔ [فارسی نثر] (۳۴) لیلیٰ مجنون۔ [فارسی مثنوی]
(۸) الطریقة النقشبندیہ۔ (۳۵) خردنامہ اسکندری۔ [فارسی مثنوی]
(۹) اشعة اللمعات۔ [فارسی نثر] (۳۶) دیوانِ اول۔ [فارسی]
(۱۰) اللوامع۔ [فارسی] (۳۷) دیوانِ ثانی۔ [فارسی]
(۱۱) شرح القصیدۃ التائیة۔ [فارسی نثر] (۳۸) دیوانِ ثالث۔ [فارسی]
(۱۲) شرح رباعیات اللوائح۔ [فارسی نثر ونظم] (۳۹) دیوانِ رابع۔
(۱۳) شرح البیتین الاولین من المثنوی المعنوی۔ [فارسی نثر ونظم] (۴۰) رسالہ کبیر در معما۔ [فارسی نثر]
(۱۴) شرح بیت امیر خسرو دہلوی۔ [فارسی نثر] (۴۱) رسالہ متوسط در معما۔ [فارسی نثر ونظم]
(۱۵) مجموعۂ کلمات خواجہ محمد پارسا۔ [مخلوط] (۴۲) رسالہ صغیر در معما۔ [فارسی نثر]
(۱۶) رسالہ در تحقیق مذہبِ صوفیہ ومتکلمین وحکما۔ [عربی نثر] (۴۳) رسالہ اصغر در معما۔
(۱۷) رسالہ فی وحدۃ الوجود۔ [فارسی] (۴۴) رسالہ فی العروض۔ [فارسی نثر]
(۱۸) رسالہ فی اسئلة الهند واجوبتها۔ (۴۵) رسالہ فی القوافی۔ [فارسی نثر]
(۱۹) مناقب مولوی رومی۔ (۴۶) رسالہ فی الموسیقی۔ [فارسی نثر]
(۲۰) رسالہ لا الٰہ الا اللہ۔ [فارسی نثر] (۴۷) بہارستان فی اللطائف والحکم۔ [فارسی نثر ونظم]
(۲۱) رسالہ مناسک حج۔ [فارسی نثر] (۴۸) کبریٰ در ادبیات ومنشآت۔ [فارسی
(۲۲) رسالہ اعتقاد نامہ۔ [فارسی مثنوی] (۴۹) صغریٰ در ادبیات ومنشآت۔ [فارسی
(۲۳) الفوائد الضیائیہ فی شرح الکافیہ۔ [شرح الجامی] [عربی نثر] (۵۰) رسالہ فی الهیأۃ۔
(۲۴) صرف منظوم۔ [فارسی] (۵۱) رسالہ فی الاصطرلاب۔
(۲۵) صرف منثور۔ [فارسی] (۵۲) رسالہ فی المنطق۔
(۲۶) شرح اشعار مأۃ عامل منظوم۔ [فارسی منظوم] (۵۳) حاشیہ مفتاح۔
(۲۷) شرح مفتاح الغیب۔ (۵۴) ہدیۃ الخلان فی لطائف البیان۔"(۸)

لیکن تصانیفِ جامی کے سلسلے میں علامہ آسی کی یہ رپورٹ حتمی نہیں کہی جاسکتی، کیوں کہ کتبِ تاریخ وسیر پر نظر ڈالنے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ جامی کی اور بھی تصانیف ہیں۔ مثال کے طور پر کشف الظنون، هدية العارفين، معجم المؤلفين، إرغام أولياء الشياطين وغیرہ کتبِ تاریخ میں شرح النقایہ، ارشادیہ، لوائح، مناقب شیخ الاسلام

عبد اللہ انصاری اور اس طرح کی دوسری تصانیف کا ذکر بھی ملتا ہے۔

علامہ سید غلام جیلانی میرٹھی قدس سرہ نے البشیر الکامل میں محمد ماہ بن محمد انور کی کتاب الدر المکنون کے حوالے سے لکھا ہے کہ شرح مأۃ عامل (عربی) بھی علامہ جامی کی تصنیف ہے۔ (۹)

علامہ الٰہی بخش فیض آبادی قدس سرہ کی کتاب "التوضیح الکامل شرح شرحِ مأۃ عامل" کے آخر میں علامہ عبدالعلی آسی مدراسی کی فارسی زبان میں ایک تقریظ موجود ہے۔ اس پر علامہ آسی نے التوضیح الکامل کے تعلق سے یہ لکھا ہے:

"اگر ملا جامی اس زمانے میں باحیات ہوتے تو یقیناً اس شرح کے افادات کے مے خانے سے جامِ استفادہ نوش کرتے۔" (۱۰)

خود علامہ آسی کی اس تحریر سے یہ معلوم ہوجاتا ہے کہ تصانیفِ جامی کی تعداد چون ہی نہیں بلکہ زیادہ ہے۔ انہیں میں سے ایک شرح مأۃ عامل (عربی) بھی ہے۔

مصادر ومراجع

(۱) معجم المؤلفین، عمر رضا کحالہ، ۱۲۲/۵، دار إحیاء التراث العربی، بیروت، لبنان، سن اشاعت ندارد — الأعلام، خیر الدین زرکلی، ۲۹۶/۳، دار العلم للملایین، بیروت، لبنان، طبع پانزدہم، مئی ۲۰۰۲ء — الفوائد البہیۃ، علامہ عبدالحی لکھنوی، ص: ۴۷، مکتبہ ندوۃ المعارف، بنارس، انڈیا۔ طبع ۱۹۶۷ء۔

(۲) مصدر سابق۔

(۳) الفوائد البہیۃ، ص: ۷۴، ۷۵ — حدائق الحنفیۃ [مترجم]، ص: ۳۶۹، ۳۷۰، تقسیم کار ادبی دنیا ٹیا محل، دہلی، انڈیا، سن اشاعت ۲۰۰۶ء۔

(۴) إرغام أولیاء الشیطان بذکر مناقب أولیاء الرحمٰن، محمد عبدالرؤوف المناوی، ۴۰۴/۴، دار صادر، بیروت، لبنان، طبع اول ۱۹۹۹ء — نفحات الأنس من حضرات القدس، عبدالرحمٰن جامی، [متفرق مقامات سے]۔ خیابان انقلاب، تہران، ایران — الفوائد البہیۃ، ص: ۷۵۔

(۵) کلیاتِ جامی، ص: ۲۱، ۲۲۔ کتاب کے ابتدائی اوراق غائب ہونے کے سبب مطبع معلوم نہ ہوسکا۔

(۶) ثمرات الحیات فی طبقات النحاۃ، علامہ عبدالعلی آسی، طبعت مع شرح الجامی، ص: ۱۶، مجلس البرکات، الجامعۃ الاشرفیہ، مبارک پور، اعظم گڑھ، انڈیا۔ سنِ اشاعت ۱۴۲۲ھ/۲۰۰۱ء۔

(۷) شذرات الذہب فی أخبار من ذہب، ابن العماد حنبلی، ۳۶۱/۷، دار الفکر، بیروت۔ سن اشاعت ندارد۔

(۸) ثمرات الحیاۃ، ص: ۱۶۔

(۹) دیباچۂ البشیر الکامل، سید غلام جیلانی میرٹھی، ص: ۳۱۔ باہتمام کتب خانہ سمنانی۔ مقام اشاعت ندارد۔

(۱۰) التوضیح الکامل، علامہ الٰہی بخش فیض آبادی، ص: ۱۲۸، مطبع نظامی واقع کان پور، انڈیا۔

محمد ہارون مصباحی
جامعہ اشرفیہ، مبارک پور، اعظم گڑھ، یو. پی

۳/ذی قعدہ ۱۴۳۰ھ
۲۳/اکتوبر ۲۰۰۹ء جمعہ

صاحب ''البشیر الکافل''

حضرت مولانا محمد مسعود احمد برکاتی مد ظلہ

از: مولانا نفیس احمد مصباحی، استاذ جامعہ اشرفیہ، مبارک پور، اعظم گڑھ، یوپی

نام محمد مسعود احمد، والد کا نام حقیق اللہ قادری ہے، سلسلۂ قادریہ برکاتیہ میں احسن العلما حضرت مولانا سید مصطفیٰ حیدر حسن برکاتی مارہروی علیہ الرحمۃ والرضوان (متوفی ۱۴۱۶ھ/ ۱۹۹۵ء) سے بیعت ہونے کی وجہ سے اپنے نام کے ساتھ ''برکاتی'' بھی لکھتے ہیں۔ آپ کی ولادت پکڑی آراضی، پوسٹ ہٹوا، قدیم ضلع بستی (حال ضلع سنت کبیر نگر) یوپی میں ہوئی۔ کاغذات اور شہادات کے مطابق آپ کی تاریخ پیدائش ۱۰ر ستمبر ۱۹۷۰ء ہے۔

نانہال بُستہ، ضلع سنت کبیر نگر میں ہے۔ اپنے وطن ''پکری آرضی'' ہی میں پلے بڑھے اور پروان چڑھے۔

والد گرامی جناب حقیق اللہ قادری صاحب، خوش اخلاق، ملنسار، نماز باجماعت کے پابند، دین دار اور پاکیزہ شخصیت کے حامل انسان ہیں، سید العلما حضرت مولانا سید شاہ آل مصطفیٰ قادری برکاتی مارہروی علیہ الرحمۃ والرضوان (متوفی ۱۳۹۴ھ/ ۱۹۷۴ء) سے بیعت وارادت کا تعلق رکھتے ہیں۔

تعلیم: مولانا نے اپنے وطن ہی میں تعلیم کا آغاز کیا، دار العلوم اہل سنت رضاء العلوم، پکری آراضی، ضلع سنت کبیر نگر میں قاعدۂ بغدادی سے لے کر ناظرہ قرآن شریف، اردو اور پرائمری درجات کی تعلیم ماسٹر منشی دار اور مولانا مجیب اللہ مصباحی مرحوم سے حاصل کی، اور وہیں رہ کر مولانا مجیب اللہ صاحب سے ابتدائی فارسی کی کتابیں بھی پڑھیں۔

پھر دار العلوم تدریس الاسلام، بسڈیلہ، ضلع سنت کبیر نگر میں داخلہ لیا، اور یہاں رہ کر مختلف اساتذہ سے درجۂ رابعہ تک تعلیم پائی، وہاں درج ذیل حضرات آپ کے اساتذہ رہے:

● علامہ شیخ اعجاز احمد خاں اعظمی مصباحی (صدر المدرسین) ● علامہ کاظم علی مصباحی علیہ الرحمہ (شیخ الحدیث) ● مولانا محمد عظیم الدین نوری مصباحی ● مولانا حبیب الرحمٰن خاں مصباحی ● مولانا نثار احمد ● قاری جیش محمد مرحوم ● قاری راز محمد۔

اخیر میں اعلیٰ تعلیم کے لیے برصغیر کی عظیم دینی درس گاہ جامعہ اشرفیہ، مبارک پور میں ۱۹۸۴ء میں داخلہ لیا اور اپنے وقت کے مشہور اور باکمال اساتذہ سے درجۂ خامسہ سے درجۂ فضیلت تک کی تعلیم حاصل کی، جن کے اسمائے گرامی یہ ہیں:

● محدث کبیر علامہ ضیاء المصطفیٰ قادری ● صدر العلما علامہ محمد احمد مصباحی ● شیخ القرآن علامہ عبد اللہ خاں عزیزی ● علامہ عبد الشکور مصباحی ● علامہ نصیر الدین عزیزی ● مولانا اسرار احمد اعظمی ● علامہ مفتی محمد نظام الدین رضوی ● مولانا قاری ابو الحسن مبارک پوری ● مولانا عبد السمیع بہرائچی۔

چار سال تک مسلسل اس درس گاہ فیض سے فیض یاب ہونے کی بعد ۱۹۸۷ء میں عرس حافظ ملت کے موقع پر علما و مشائخ اہل سنت کے ہاتھوں دستار فضیلت سے نوازے گئے۔ دور طالب علمی میں آپ کا شمار ذہین، محنتی اور اچھے طلبہ میں ہوتا تھا۔

تدریسی خدمات: جامعہ اشرفیہ مبارک پور سے فراغت کے بعد آپ نے درس وتدریس کا سلسلہ شروع کیا، اور دار العلوم غوثیہ، نیوریا حسین پور، ضلع پیلی بھیت، یو۔پی سے آغاز کیا، تقریباً چھ ماہ پڑھانے کے بعد دار العلوم رضویہ، کیمری، ضلع رام پور، یو۔پی میں ۱۹۸۸ء میں آپ کا تقرر ہو گیا، تقریباً ایک سال تک وہاں عربی وفارسی کی مختلف کتابیں پڑھائیں، پھر کچھ خانگی ضرورتوں اور حالات کے تقاضوں کے پیش نظر اپنے وطن سے قریب کی ایک دینی درس گاہ ”دار العلوم رضویہ، دَساواں، ضلع سنت کبیر نگر، یو۔پی تشریف لے آئے، اور ۱۹۸۹ء تک تقریباً دو سال تدریسی فرائض انجام دیے۔ اسی دوران برِّصغیر میں اہل سنت و جماعت کی سب سے عظیم درسگاہ جامعہ اشرفیہ، مبارک پور میں استاذ نائب عالیہ کی حیثیت سے آپ کا انتخاب عمل میں آیا، اور ۱۹۹۰ء میں آپ مبارک پور آگئے، اور پوری محنت اور تن دہی کے ساتھ طلبہ کی تعلیم وتربیت کا فریضہ انجام دینے لگے، جامعہ اشرفیہ میں مختلف علوم وفنون کی کتابیں آپ کے زیر تدریس رہیں۔

آپ کی درسی تقریر واضح، شستہ اور ضروری گوشوں کو محیط ہوتی ہے، درس کے دوران پیچیدہ، مغلق اور مشکل الفاظ سے پرہیز کرتے ہیں اور مقصدیت سے لبریز گفتگو کرتے ہیں۔

تبلیغی خدمات: تعلیم وتدریس کے ساتھ آپ نے دعوت وتبلیغ اور اصلاح وارشاد کے میدان سے بھی اپنا رشتہ استوار رکھا، ہندوستان کے مختلف صوبوں، یو۔پی، بہار، جھارکھنڈ، بنگال، اڑیسہ، آسام، مدھیہ پردیش، راجستھان، مہاراشٹر، کرناٹک اور کشمیر کے مختلف جلسوں اور کانفرنسوں میں شرکت فرمائی، اور اپنے موثر خطبات سے لوگوں کے سامنے اسلام کے مقدس افکار ونظریات اور پاکیزہ تعلیمات کی تشریح وتفہیم فرمائی۔

آپ کی تقریریں موثر، پر درد، دل پذیر اور پتھر کو موم بنانے والی ہوتی ہیں، ان کا بنیادی مقصد تبلیغ واشاعت دین اور احقاق حق ہوتا ہے، اس لیے ان میں اخلاص بھی ہوتا ہے اور سادگی بھی، درد بھی ہوتا ہے اور بے خوفی بھی۔ پورے عالمانہ وقار اور سنجیدگی کے ساتھ مقررہ عنوان پر معلومات افزا اور اثر آفریں گفتگو فرماتے ہیں، جملے سادہ، سلیس اور دل نشیں ہوتے ہیں جو سامعین کے قلوب واذہان کو اپیل کرتے ہیں اور انہیں اپنا محاسبہ کرنے پر آمادہ کرتے ہیں۔

آپ نے بیرون ہند مختلف مقامات کے تبلیغی دورے کیے اور خلقِ خدا کی ہدایت ورہ نمائی کا کام کیا● ۲۰۰۰ء میں کولمبو، سری لنکا گئے ● ۲۰۰۲ء میں شمالی امریکا کا پہلا سفر کیا ● ۲۰۰۳ء میں امریکا کا دوسرا سفر کیا، اس سفر میں حضرت مولانا مفتی احمد القادری اعظمی مصباحی مدظلہ کے ساتھ مل کر ڈیلس، ٹکساس میں ”دار العلوم عزیزیہ“ قائم فرمایا۔ یہ امریکا میں اہل سنت وجماعت کا پہلا دار العلوم ہے۔ ● ۲۰۰۶ء میں امریکا کا تیسرا سفر ہوا۔ ● ۲۰۰۷ء میں امریکا کا چوتھا سفر کیا،

اس سفر میں گارلینڈ، ٹکساس میں ''مکہ مسجد'' کے نام سے ایک عظیم الشان مسجد اور اسلامی مرکز کی بنیاد ڈالی، اس جگہ پہلے ایک بہت بڑا ہوٹل تھا، جسے خرید کر مسجد کی شکل دے دی گئی، اس کا رقبہ ڈھائی ایکڑ ہے، اس کے اندر ڈھائی سو گاڑیوں کی پارکنگ اور ایک ہزار افراد کے بہ یک وقت نماز ادا کرنے کی گنجائش ہے۔

تعمیری خدمات: دار العلوم عزیزیہ، مکہ مسجد اور اسلامک سینٹر کا ذکر ابھی گزرا۔ اگلی تعمیری خدمت کا ذکر قدرے تفصیل کا طالب ہے۔

آپ کے وطن میں کافی دور تک لڑکیوں کی تعلیم و تربیت کے لیے اہل سنت و جماعت کا کوئی مذہبی ادارہ نہیں تھا، اس لیے ۲۰۰۵ء میں سِسْوابازار، لُہرَ وُلی، سنت کبیر نگر میں کرایے کے ایک مکان میں ''جامعة الزهراء'' کے نام سے لڑکیوں کا ایک ادارہ قائم کیا۔ ۲۰۰۶ء میں اس سے قریب ہی ایک وسیع و عریض خطۂ زمین خرید کر اس پر ادارے کی مستقل عمارت کا سنگ بنیاد رکھا، اور ۲۰۰۷ء سے اس پر باضابطہ تعمیری کام شروع کر دیا۔ اس وقت اس زمین پر شان دار دو منزلہ عمارت کی تعمیر تکمیل کے مرحلہ میں ہے۔ جامعة الزهراء نے پانچ سال کی قلیل مدت میں حیرت انگیز ترقی کر لی ہے، اس وقت باضابطہ درجۂ پنجم تک پرائمری اور عالمیت تک تعلیم ہوتی ہے، نظم و نسق کی بہتری اور تعلیمی معیار کی بلندی کی وجہ سے پرائمری اور عالمیت کے درجات میں پڑھنے والی بچیوں کی تعداد چھ سو تک پہنچ چکی ہے۔ مذہبی تعلیم کے علاوہ سلائی کڑھائی سکھانے کا بھی معقول بندوبست ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے نظر بد سے بچائے اور مزید ترقیوں سے ہم کنار فرمائے۔

تحریری میدان: تدریس کے ساتھ وعظ و خطابت اور دعوت و تبلیغ کی مصروفیات کے باعث آپ کو تحریر و تصنیف کے لیے زیادہ موقع فراہم نہ ہو سکا۔ پھر بھی وقتاً فوقتاً بہت سے علمی و فقہی مقالات آپ کے قلم سے معرضِ وجود میں آتے رہے جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

(۱) شارح بخاری کے مجلسی افادات (اردو) مطبوعہ معارفِ شارح بخاری ص ۳۸۵ تا ص ۴۰۷۔

(۲) چھت سے سعی اور طواف کا مسئلہ (اردو) برائے گیارہواں فقہی سیمینار، مجلس شرعی، مبارک پور۔

(۳) تقلید غیر کب جائز، کب ناجائز؟ (اردو) برائے بارہواں فقہی سیمینار، مجلس شرعی، مبارک پور۔

(۴) مسائل حج۔ (اردو) برائے تیرہواں فقہی سیمینار، مجلس شرعی، مبارک پور۔

(۵) مقدمہ نور الانوار (عربی)، تعارف ماتن (شیخ عبد اللہ بن احمد نسفی) و شارح (ملا احمد جیون امیٹھوی) و محشی (علامہ محمد عبد الحلیم فرنگی محلی) مطبوعہ مجلس برکات، جامعہ اشرفیہ، مبارک پور۔

(۶) مقدمہ ''شموس البراعة'' شرح دروس البلاغة (عربی)، تعارف شارح (علامہ فضل حق رام پوری) مطبوعہ مجلس برکات۔

(۷) حدیث کی حجیت اور فتنۂ انکار حدیث۔ مولانا موصوف نے یہ مقالہ امریکہ میں قیام کے دوران اردو میں لکھا، پھر اس کا انگلش میں ترجمہ کروا کے وہیں شائع کروایا۔

(۸) البشیر الکافل: مذکورہ بالا مقالات کے علاوہ آپ نے درس نظامی میں علم نحو کی مشہور کتاب "شرح مأة عامل" پر اردو زبان میں حاشیہ بھی لکھا ہے، اس میں آپ نے عربی عبارت کی نحوی ترکیب، بعض تشریح طلب الفاظ کے معانی، کچھ نحوی اصطلاحات کی تعریفات اور عوامل کے تعلق سے کچھ ضروری باتیں بیان کی ہیں جن کا ذکر "شرح مأة عامل" میں نہیں ہے۔ اس حاشیہ کا سب سے بڑا ماخذ علامہ غلام جیلانی میرٹھی علیہ الرحمۃ والرضوان کی مشہور تصنیف "البشیر الکامل" ہے۔ استاذ گرامی علامہ محمد احمد مصباحی دام ظلہ، ناظم مجلس برکات نے اس کا تاریخی نام "البشیر الکافل لشرح مأة عامل" تجویز فرمایا جس سے ۱۴۳۰ھ کے اعداد نکلتے ہیں۔

اوصاف واخلاق: مولانا موصوف دوراندیش، وسیع النظر، مثبت اور تعمیری فکر ونظر کے حامل، مخلص اور بلند اقبال عالم دین ہیں۔ خوش اخلاقی، خوش کلامی اور خوش طبعی سے آراستہ، مرنجاں مرنج طبیعت کے مالک انسان ہیں، مہمان نوازی، کشادہ دستی اور سخاوت وفیاضی طبیعتِ ثانیہ ہے، بزرگوں کے فرمان: "جمع نہ کر، طمع نہ کر، منع نہ کر" پر عامل اور اس کے ناشر و مبلغ ہیں۔ یوں ہی سرکار اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے ارشاد: "خیر الناس من ینفع الناس" (لوگوں میں سب سے بہتر وہ ہے جو ان کے لیے نفع بخش ہو) پر عمل پیرا اور دوسروں کو اس کی ترغیب دینے والے ہیں، دوسروں کو نصیحت کرنے سے پہلے خود اس پر عمل کرتے ہیں، نماز پنج گانہ کے ساتھ کچھ مخصوص اوراد و وظائف کے بھی پابند ہیں۔ رب کریم ان کا سایہ دراز کرے اور انہیں عمر خضر عطا فرمائے۔

ازواج واولاد: آپ کا نکاح آپ کے ماموں کی صاحب زادی زلیخا خاتون سے ہوا، جن سے پانچ صاحب زادوں اور ایک صاحب زادی کی ولادت ہوئی، ان کے اسما درج ذیل ہیں:

۱۔ محمد احمد عرف برکاتی۔ ۲۔ محمد سلمان۔ ۳۔ محمد بلال۔ ۴۔ محمد رابع ۵۔ ام سلمہ۔

سبھی بچے مصروفِ تعلیم ہیں۔ مولا تعالی سب کو علم نافع وعمل صالح سے آراستہ فرمائے اور دارین کی سعادتوں سے نوازے۔

وصلی اللہ تعالی علی حبیبہ سید المرسلین وعلیهم وعلی آله وصحبه أجمعین.

نفیس احمد مصباحی

جامعہ اشرفیہ مبارک پور اعظم گڑھ یوپی

۱۳/ ذی قعدہ ۱۴۳۰ھ/ ۲/ نومبر ۲۰۰۹ء دوشنبہ

بسم الله الرحمٰن الرحيم

الحمد لله على نعمائه الشاملة والائه الكاملة. والصلوٰة على سيد الأنبياء محمدن المصطفى وعلى اله المجتبىٰ.

اعلم أن العوامل في النحو على ما ألفه الشيخ الإمام أفضل علماء الأنام عبد القاهر بن عبد الرحمن الجرجانى ــ سقى الله ثراه وجعل الجنة مثواه ــ مأة عامل، لفظية ومعنوية. فاللفظية منها على ضربين: سماعية وقياسية. فالسماعية منها أحد وتسعون عاملا، والقياسية منها سبعة عوامل، والمعنوية منها عددان.

وتتنوع السماعية منها على ثلثة عشر نوعا:

النوع الأول.

حروف تجر الاسم فقط. وتسمى حروفا جارة. وهى سبعة عشر حرفا:

الباء للإلصاق. وهو اتصال الشئ بالشئ، إما حقيقة، نحو: به داء. وإما مجازا، نحو: مررت بزيد، أى: التصق مرورى بمكان يقرب منه زيد. وللاستعانة، نحو: كتبت بالقلم. وقد تكون للتعليل، نحو قوله تعالى: إنكم ظلمتم أنفسكم باتخاذكم العجل. وللمصاحبة، نحو: اشتريت الفرس بسرجه. وللتعدية، نحو قوله تعالى: ذهب الله بنورهم. ونحو: ذهبت بزيد، أى: أذهبته. وللمقابلة، نحو: اشتريت العبد بالفرس. وللقسم، نحو: بالله لأفعلن كذا. وللاستعطاف، نحو: ارحم بزيد. وللظرفية، نحو: زيد بالبلد. وللزيادة، نحو قوله تعالى: ولا تلقوا بأيديكم إلى التهلكة.

واللام للاختصاص، نحو: الجل للفرس. وللزيادة، نحو: ردف لكم، أى: ردفكم. وللتعليل، نحو: جئتك لإكرامك. وللقسم، نحو: لله لا يؤخر الأجل. وللمعاقبة، نحو: لزم الشر للشقاوة.

ومن وهى لابتداء الغاية، نحو: سرت من البصرة إلى الكوفة. وللتبعيض، نحو: أخذت من الدراهم، أى: بعض الدراهم. وللتبيين، نحو قوله تعالى: فاجتنبوا الرجس من الأوثان، أى: الرجس الذى هو الأوثان. وللزيادة،

نحو قوله تعالى: يغفر لكم من ذنوبكم.

وإلى لانتهاء الغاية في المكان، نحو: سرت من البصرة إلى الكوفة. وللمصاحبة، نحو قوله تعالى: ولا تأكلوا أموالهم إلى أموالكم، أي: مع أموالكم. وقد يكون ما بعدها داخلا في ما قبلها إن كان ما بعدها من جنس ما قبلها، نحو قوله تعالى: فاغسلوا وجوهكم وأيديكم إلى المرافق. وقد لا يكون ما بعدها داخلا في ما قبلها، إن لم يكن ما بعدها من جنس ما قبلها، نحو قوله تعالى: ثم أتموا الصيام إلى الليل.

وحتى لانتهاء الغاية في الزمان، نحو: نمت البارحة حتى الصباح. وفي المكان، نحو: سرت البلد حتى السوق. وللمصاحبة، نحو: قرأت وردي حتى الدعاء، أي: مع الدعاء. وما بعدها قد يكون داخلا في حكم ما قبلها، نحو: أكلت السمكة حتى رأسها. وقد لايكون داخلا فيه، نحو: المثال المذكور. وهي مختصة بالاسم الظاهر بخلاف إلى، فلا يقال: حتاه. ويقال: إليه.

وعلى للاستعلاء، نحو: زيد على السطح، وعليه دين. وقد تكون بمعنى الباء، نحو: مررت عليه، بمعنى: مررت به. وقد تكون بمعنى في، نحو قوله تعالى: إن كنتم على سفر ،أي: في سفر.

وعن للبعد والمجاوزة، نحو: رميت السهم عن القوس.

وفي للظرفية، نحو: المال في الكيس. ونظرت في الكتاب. وللاستعلاء، نحو قوله تعالى: ولأصلبنكم في جذوع النخل.

والكاف للتشبيه، نحو: زيد كالأسد. وقد تكون زائدة، نحو قوله تعالى: ليس كمثله شيء.

ومذ ومنذ لابتداء الغاية في الزمان الماضي، نحو: ما رأيته مذ يوم الجمعة أو منذ يوم الجمعة، أي: ابتداء عدم رؤيتي إياه كان يوم الجمعة إلى الآن. وقد تكونان بمعنى جميع المدة، نحو: ما رأيته مذ يومين أو منذ يومين، أي: جميع مدة انقطاع رؤيتي إياه يومان.

وربَّ للتقليل. ولا يكون مجرورها إلا نكرة موصوفة. ولا يكون متعلقه

إلا فعلا ماضيا، نحو: رب رجل كريم لقيت. وقد تدخل على الضمير المبهم ولا يكون تمييزه إلا نكرة موصوفة، نحو: ربه رجلا جوادا.

والواو للقسم. وهي لا تدخل إلا على الاسم الظاهر لا على المضمر، نحو: وَالله لأشربن اللبن. وقد تكون بمعنى رب، نحو: وعالم يعمل بعلمه، أي: رب عالم يعمل بعلمه.

والتاء للقسم، وهي لا تدخل إلا على اسم الله تعالى، نحو: تالله لأضربن زيداً.

اعلم أنه لا بد للقسم من الجواب، فإن كان جوابه جملة اسمية،فإن كانت مثبتة، وجب أن تكون مصدّرة بإنّ أولام الابتداء، نحو: والله إن زيدا قائم، و والله لزيد قائم. وإن كانت منفية، كانت مصدّرة بما ولاو إن، مثل: والله ما زيد قائما، و والله لا زيد في الدارو لا عمرو، و والله إن زيد قائم. وإن كان جوابه جملة فعلية، فإن كانت مثبتة كانت مصدّرة باللام وقد أو باللام وحده، مثل: والله لقد قام زيد، و والله لأفعلن كذا. وإن كانت منفية، فإن كانت فعلا ماضيا كانت مصدرة بما، مثل: والله ما قام زيد، وإن كانت فعلا مضارعا كانت مصدرة بما ولا ولن، مثل: والله ما أفعلن كذا، و والله لاأفعلن كذا، و والله لن أفعل كذا.

وقد يكون جواب القسم محذوفا، إن كان قبل القسم جملة كالجملة التى وقعت جوابه، مثل: زيد عالم والله، أى: والله إن زيدا عالم، أو كان القسم واقعا بين الجملة المذكورة، مثل: زيد والله عالم، أى: والله إن زيدا عالم.

وحاشا وخلا وعدا كل واحد منها للاستثناء، مثل: جاء نى القوم حاشا زيد وخلا زيد وعدا زيد. وقال بعضهم: إن الاسم الواقع بعد ها يكون منصوبا على المفعولية. فحينئذ تكون هذه الألفاظ أفعالا، والفاعل فيها ضمير مستتر دائما، فالمثال المذكور فى معنى: جاء نى القوم حاشا زيدا وخلا زيدا وعدا زيدا. وإذا وقعت خلا وعدا بعد ما، مثل: ما خلا زيدا وما عدا زيدا، أو فى صدر الكلام، مثل: خلا البيت زيدا وعدا القوم زيدا، تعينتا للفعلية.

النوع الثاني:

الحروف المشبهة بالفعل وهي تدخل على المبتدأ والخبر، تنصب المبتدأ وترفع الخبر. وهى ستة حروف:

إن وأن وهما لتحقيق مضمون الجملة الاسمية، مثل: إن زيدا قائم، أى: حققت قيام زيد. وبلغنى أن زيدا منطلق، أى: بلغنى ثبوت انطلاق زيد.

وكأن وهى للتشبيه، نحو: كأن زيدا أسد.

ولكن وهى للاستدراك، أي: لدفع التوهم الناشئ من الكلام السابق. ولهذا لا تقع إلا بين الجملتين اللتين تكونان متغايرتين بالمفهوم، مثل: غاب زيد لكن بكرا حاضر، و ما جاء نى زيد لكن عمرا جاء نى.

وليت و هي للتمني، مثل: ليت زيدا قائم، أى: أتمنى قيامه.

ولعل وهى للترجى، مثل: لعل السلطان يكرمني. والفرق بين التمنى والترجى أن الأول يستعمل فى الممكنات، كما مر، والممتنعات، مثل: ليت الشباب يعود. والترجى مخصوص بالممكنات، فلا يقال: لعل الشباب يعود. وتدخل ما الكافة على جميعها، فتكفها عن العمل، كقوله تعالى: أنما إلٰهكم إله واحد، وإنما زيد منطلق.

النوع الثالث:

ما ولا المشبهتان بليس في النفي والدخول على المبتدأ والخبر، ترفعان الاسم وتنصبان الخبر. وتدخل ما على المعرفة والنكرة، مثل: ما زيد قائما. ولا تدخل لا إلا على النكرة، نحو: لا رجل ظريفا.

النوع الرابع:

حروف تنصب الاسم فقط. وهى سبعة أحرف: الواو وهي بمعنى مع، نحو: استوى الماء والخشبة. وإلا وهي للاستثناء، نحو: جاء نى القوم إلا زيدا. ويا وهى لنداء القريب والبعيد. وأيا وهيا، وهما لنداء البعيد. وأي والهمزة

المفتوحة، وهما لنداء القريب.

وهذه الحروف الخمسة تنصب الاسم إذا كان مضافا إلى اسم اخر، نحو: يا عبد الله، وأيا غلام زيد، وهيا شريف القوم، وأى أفضل القوم، وأعبد الله. وترفع الاسم، إن لم يكن ذلك الاسم مضافاً، مثل: يا زيد، ويا رجل.

النوع الخامس:

حروف تنصب الفعل المضارع. وهي أربعة أحرف: أن ولن و كي و إذن.

فأن للاستقبال وإن دخلت على الماضى، نحو: أسلمت أن أدخل الجنة، وأن دخلت الجنة. وتسمى هذه مصدرية.

ولن لتأكيد نفى المستقبل، مثل: لن تراني. وأصلها لاأن عند الخليل، فحذفت الهمزة تخفيفا، فصارت لَان. ثم حذفت الألف لالتقاء الساكنين، فبقيت لَنْ.

وكي للسببية، أى: يكون ما قبلها سببا لما بعدها، مثل: أسلمت كي أدخل الجنة؛ فإن الإسلام سبب لدخول الجنة.

وإذن للجواب والجزاء، وهو لا يتحقق إلا في الزمان المستقبل، فهى لا تدخل إلا على الفعل المستقبل، مثل: إذن تدخل الجنة، فى جواب من قال: أسلمت.

النوع السادس:

حروف تجزم الفعل المضارع. وهي خمسة أحرف: لم و لما و لام الأمر ولا النهي وإن للشرط والجزاء.

فلم تجعل المضارع ماضيا منفيا، مثل: لم يضرب، بمعنى: ما ضرب.

ولما مثل لم، لكنها مختصة بالاستغراق، مثل: لما يضرب زيد، أي: ما ضرب زيد فى شئ من الأزمنة الماضية.

ولام الأمر وهي لطلب الفعل، إما عن الفاعل الغائب، مثل: ليضرب. أو عن الفاعل المتكلم، مثل: لأضرب ولنضرب. أو عن المفعول الغائب، مثل: ليضرب. أو عن المفعول المخاطب، مثل: لتضرب. أو عن المفعول المتكلم،

مثل: لأضرب ولنضرب.

ولا النهي وهي ضد لام الأمر، أى: لطلب ترك الفعل، إما عن الفاعل الغائب أو المخاطب أو المتكلم، مثل: لايضرب، ولا تضرب، ولا أضرب، ولا نضرب.

وإن وهى تدخل على الجملتين، والجملة الأولى تكون فعلية، والثانية قد تكون فعلية وقد تكون اسمية. وتسمى الأولى شرطا والثانية جزاءً. فإن كان الشرط والجزاء أو الشرط وحده فعلا مضارعا، فتجزمه إن على سبيل الوجوب، مثل: إن تضرب أضرب، وإن تضرب ضربت، وإن تضرب فزيد ضارب. وإن كان الجزاء وحده فعلا مضارعا، فتجزمه على سبيل الجواز، نحو: إن ضربت أضرب.

النوع السابع:

أسماء تجزم الفعل المضارع حال كونها مشتملة على معنى إن. وتدخل على الفعلين ويكون الفعل الأول سببا للفعل الثانى. ويسمى الأول شرطا والثاني جزاءً. فإن كان الفعلان مضارعين، أو كان الأول مضارعا دون الثانى، فالجزم واجب في المضارع.

وهي تسعة أسماء: مَنْ و ما وأيّ و متى وأينما وأنّى ومهما و حيثما وإذما.

فمن وهو لا يستعمل إلا فى ذوى العقول، نحو: من يكرمنى أكرمه، أى: إن يكرمنى زيد أكرمه، وإن يكرمنى عمرو أكرمه.

وما وهو لا يستعمل إلا في غير ذوى العقول غالبا، نحو: ما تشتر أشتر، أى: إن تشتر الفرس أشتر الفرس، وإن تشتر الثوب أشتر الثوب.

وأيّ وهو لا يستعمل إلا في ذوى العقول وتلزمه الإضافة، مثل: أيهم يضربنى أضربه، أى: إن يضربنى زيد أضربه، وإن يضربنى عمرو أضربه.

ومتى وهو للزمان، مثل: متى تذهب أذهب، أي: إن تذهب اليوم أذهب اليوم، وإن تذهب غدا أذهب غدا.

وأينما وهو للمكان، مثل: أينما تمش أمش، أى: إن تمش إلى المسجد أمش إلى المسجد، وإن تمش إلى السوق أمش إلى السوق.

وأنى وهو أيضاً للمكان، مثل: أنى تكن أكن، أى: إن تكن في البلدة أكن في البلدة، وإن تكن في البادية أكن في البادية.

ومهما وهو للزمان، مثل: مهما تذهب أذهب، أى: إن تذهب اليوم أذهب اليوم، وإن تذهب غدا أذهب غدا.

وحيثما وهو للمكان، مثل: حيثما تقعد أقعد، أى: إن تقعد في القرية أقعد في القرية، وإن تقعد في البلدة أقعد في البلدة.

وإذما وهو يستعمل فى غير ذوى العقول، مثل: إذ ما تفعل أفعل، أى: إن تفعل الخياطة أفعل الخياطة ،وإن تفعل الزراعة أفعل الزراعة.

وإن كان الفعل الثاني مضارعا دون الأول، فالوجهان في المضارع: الجزم والرفع، مثل: إذما كتبت أكتب.

النوع الثامن:

أسماء تنصب الأسماء النكرات على التميز. وهى أربعة أسماء:

الأول لفظ عشر أو عشرون أو ثلثون أو أربعون أو خمسون أو ستون أوسبعون أو ثمانون أوتسعون، إذارُكّب مع أحد أو اثنين أو ثلث أو أربع أو خمس أو ستّ أوسبع أوثمان أو تسع.

فإن كان المُمَيِّزُ مذكراً، فطريق التركيب فى لفظ أحد واثنان مع عشر أن تقول: أحد عشررجلا، واثناعشررجلا، بتذكيرالجزئين، وإن كان مؤنثا، فتقول: إحدىٰ عشرة امرأة، واثنتا عشرة امرأة، بتأنيث الجزئين.

وطريق تركيب غيرهما إلى تسع مع عشر أن تقول فى المذكر: ثلاثة عشر رجلا، وأربعة عشر رجلا إلى تسعة عشر رجلا، بتأنيث الجزء الأول وتذكير الجزء الثانى، وفى المؤنث: ثلث عشرة امرأة، وأربع عشرة امرأة إلى تسع عشرة امرأة، بتذكير الجزء الأول وتأنيث الجزء الثانى.

وأما طريق التركيب فى الواحد والاثنين إلى تسع مع عشرون وأخواته إلى تسعين على سبيل العطف، فإن كان المُميّز مذكرا، فتقول فى تركيب

الواحد والاثنين لا فى غيرهما: أحد وعشرون رجلا، واثنان وعشرون رجلا، بتذكير الجزء الأول. وإن كان المميز مؤنثا، فتقول: إحدى وعشرون امرأة، واثنتان وعشرون امرأة، بتأنيث الجزء الأول.

وفى تركيب غير الواحد والاثنين إلى تسع مع عشرين تقول فى المميز المذكر: ثلثة وعشرون رجلا، وأربعة وعشرون رجلا، بتأنيث الجزء الأول، وفى المميز المؤنث: ثلث وعشرون امرأة، وأربع وعشرون امرأة، بتذكير الجزء الأول. وعلى هذا القياس إلى تسع وتسعين.

والثانى كم. معناه عدد مبهم. وهو على نوعين: أحدهما استفهامية، إن كان متضمناً لمعنى الاستفهام. وهو ينصب التميز، مثل: كم رجلا ضربته. والثانى خبرية، إن لم يكن متضمناً لمعنى الاستفهام، وهو ينصب المميز، إن كان بينهما فاصلة، مثل: كم عندى رجلا. وإن لم تكن بينهما فاصلة، فمميزه مجرور بالإضافة إليه، مثل: كم رجل ضربت، وكم غلمان اشتريت.

والثالث كأيّن. وهو مركب من كاف التشبيه وأيّ. لكن المراد منه عدد مبهم، لا المعنى التركيبى، مثل: كأين رجلا لقيت. وقد يكون متضمنا لمعنى الاستفهام، نحو: كأين رجلا عندك.

والرابع كذا. وهو مركب من كاف التشبيه وذا اسم الإشارة. ولكن المراد منه عدد مبهم. ولا يكون متضمنا لمعنى الاستفهام، مثل: عندى كذا رجلا.

النوع التاسع:

أسماء تسمى أسماء الأفعال. وإنما سميت بأسماء الأفعال؛ لأن معانيها أفعال. وهى تسعة: ستة منها موضوعة للأمر الحاضر، وتنصب الاسم على المفعولية. أحدها رويد؛ فإنه موضوع لأمهل. وهو يقع فى أول الكلام، مثل: رويد زيدا، أى: أمهل زيدا. وثانيها بله؛ فإنه موضوع لدع، مثل: بله زيدا، أى: دع زيدا. وثالثها دونك؛ فإنه موضوع لخذ، مثل: دونك زيداً، أى: خذ زيدا. و رابعها عليك؛ فإنه موضوع لالزم، مثل: عليك زيدا، أى: الزم زيدا. وخامسها

حَيّهل؛ فإنه موضوع لايْتِ، مثل: حيهل الصلوة، أى: ايت الصلوة. وسادسها هَا؛ فإنه موضوع لخُذْ، مثل: هَا زيداً، أى: خُذْ زيداً. وقدجاء فيه ثلث لغات: هَا -بسكون الهمزة- وهاءِ -بزيادة الهمزة المكسورة- وهاءَ -بزيادة الهمزة المفتوحة- ولا بد لهذه الأسماء من فاعل. وفاعلها ضمير المخاطب المستتر فيها.

وثلثة منها موضوعة للفعل الماضى، وترفع الاسم بالفاعلية. أحدها هيهات؛ فإنه موضوع لبَعُدَ، مثل: هيهات زيد، أى: بعد زيد. وثانيها سرعان؛ فإنه موضوع لسرع، مثل: سرعان زيد، أى: سرع زيد. وثالثها شتان؛ فإنه موضوع لافترق، مثل: شتان زيد وعمرو، أى: افترق زيد وعمرو.

النوع العاشر:

الأفعال الناقصة. وإنما سميت ناقصة؛ لأنها لا تكون بمجرد الفاعل كلاما تاما، فلا تخلو عن نقصان. وهى تدخل على الجملة الاسمية، أى: المبتدأ والخبر، فترفع الجزء الأول منها، ويسمى اسمها، وتنصب الجزء الثاني منها، ويسمى خبرها. وهي ثلثة عشر فعلا:

الأول كَانَ. وهى قد تكون زائدة، مثل: إن من أفضلهم كان زيدا. وحينئذ لا تعمل. وقد تكون غير زائدة، وهى تجئ على معنيين: ناقصة وتامة. فالناقصة تجيء على معنيين: أحدهما أن يثبت خبرها لاسمها في الزمان الماضى، سواء كان ممكن الانقطاع، مثل: كان زيد قائما. أوممتنع الانقطاع، مثل: كان الله عليما حكيما. وثانيهما أن يكون بمعنى صار، مثل: كان الفقير غنيا، أى: صار الفقير غنيا. والتامة تتم بفاعلها، فلا تحتاج إلى الخبر، فلا تكون ناقصة، وحينئذ تكون بمعنى: ثبت، مثل: كان زيد، أى: ثبت زيد.

والثاني صار. وهى للانتقال، أى: لانتقال الاسم من حقيقة إلى حقيقة أخرى، نحو: صار الطين خزفا. أو من صفة إلى صفة أخرى، مثل: صار زيد غنيا. وقد تكون تامة بمعنى الانتقال من مكان إلى مكان اٰخر، وحينئذ تتعدى

بإلى، نحو: صار زيد من بلد إلى بلد.

والثالث أصبح. **والرابع** أضحى. **والخامس** أمسى. فهذه الثلثة لاقتران مضمون الجملة بأوقاتها التى هى الصباح والضحى والمساء، نحو: أصبح زيد غنيا. معناه: حصل غناه فى وقت الصباح. ونحو: أضحى زيد حاكما. معناه: حصل الحكومة فى وقت الضحى. ونحو: أمسى زيد قاريا. معناه: حصل قرائته فى وقت المساء. وهذه الثلثة قد تكون بمعنى صار، مثل: أصبح الفقير غنيا، وأمسى زيد كاتبا، وأضحى المظلم منيرا. وقد تكون تامة، مثل: أصبح زيد، بمعنى: دخل زيد فى الصباح. وأمسى عمرو، أى: دخل عمرو فى المساء. وأضحى بكر، أى: دخل بكر فى الضحى.

والسادس ظل. **والسابع** بات. وهما لاقتران مضمون الجملة بالنهار والليل، نحو: ظل زيد كاتبا، أى: حصل كتابته فى النهار. وبات زيد نائما، أى: حصل نومه فى الليل. وقد تكونان بمعنى صار، مثل: ظل الصبى بالغا، وبات الشاب شيخا.

والثامن مادام. وهى لتوقيت شيء بمدة ثبوت خبرها لاسمها، فلا بد من أن يكون قبلها جملة فعلية أو اسمية، نحو: اجلس مادام زيد جالسا، وزيد قائم مادام عمرو قائما.

والتاسع ما زال. **والعاشر** ما برح. **والحادى عشر** ماانفك. **والثانى عشر** ما فتِئ. وقد يقال: ما فتأ وما أفتأ. و كل واحد من هذه الأفعال الأربعة لدوام ثبوت خبرها لاسمها مذ قبِلَه. ويلزمها النفى، مثل: مازال زيد عالما، و ما برح زيد صائما، وما فتئ عمرو فاضلا، وما انفک بکر عاقلا.

والثالث عشر ليس. وهى لنفى مضمون الجملة فى زمان الحال. وقال بعضهم: فى كل زمان. مثل: ليس زيد قائما.

واعلم أن تقديم أخبار هذه الأفعال على أسمائها جائز بإبقاء عملها، مثل: كان قائما زيد، وعلى هذا القياس فى البواقى. وأيضا تقديم أخبارها على نفسها جائز سوى ليس والأفعال التى كان فى أوائلها ما. وقال بعضهم: تقديم الأخبار على هذه الأفعال أيضا جائز سوى مادام أما تقديم أسمائها عليها، فغير

جائز. واعلم أن حكم مشتقات هذه الأفعال كحكم هذه الأفعال فى العمل.

النوع الحادى عشر:

أفعال المقاربة. وإنما سميت بهذا الاسم؛ لأنها تدل على المقاربة. وهى أربعة:

الأول عسى، وهو فعل؛ لدخول تاء التأنيث الساكنة فيه نحو: عسَتْ. وغير متصرف؛ إذلايشتق منه مضارع واسما فاعل ومفعول وأمر ونهى مثلاً. وعمله على نوعين:

الأول أن يرفع الاسم وهو فاعله وينصب الخبر. ويكون خبره فعلا مضارعا مع أن، وحينئذ يكون بمعنى: قارب. نحو: عسى زيد أن يخرج. فزيد مرفوع بأنه اسمه وفاعله. وأن يخرج فى موضع النصب بأنه خبره بمعنى: قارب زيد الخروج. ويجب أن يكون خبره مطابقا لاسمه فى الإفراد والتثنية والجمع والتذكير والتأنيث، نحو: عسى زيد أن يقوم، وعسى الزيدان أن يقوما، وعسى الزيدون أن يقوموا، وعست هند أن تقوم، وعست الهندان أن تقوما، وعست الهندات أن يقمن. وهذا ـ أى: كون الخبر مطابقا للفاعل ـ إذا كان الفاعل اسما ظاهرا. أما إذا كان مضمرا، فليست المطابقة بينهما شرطا.

النوع الثانى من النوعين المذكورين أن يرفع الاسم وحده. وذلك إذا كان اسمه فعلا مضارعا مع أن، فيكون الفعل المضارع مع أن فى محل الرفع بأنه اسمه، ويكون عسى حينئذ بمعنى: قرب. مثل: عسى أن يخرج زيد، أى: قرب خروجه. فلا يحتاج فى هذا الوجه إلى الخبر، بخلاف الوجه الأول؛ لأنه لا يتم المقصود فيه بدون الخبر، فيكون الأول ناقصا والثانى تاما.

والثانى كاد. وهو يرفع الاسم وينصب الخبر. وخبره فعل مضارع بغير أن وقد يكون مع أن، تشبها له بعسى. مثل: كاد زيد يجئ. فزيد مرفوع بأنه اسم كاد، و"يجئ" فى محل النصب بأنه خبره، معناه: قرب مجئ زيد. وحكم باقى المشتقات من مصدره كحكم كاد، مثل: لم يكد زيد يجئ، ولا يكاد زيد

يجئ. وإن دخل على كاد حرف النفى ففيه خلاف. قال بعضهم: إن حرف النفي فيه مطلقا يفيد معنى النفى. وقال بعضهم: إنه لا يفيده، بل الإثبات باق على حاله. وقال بعضهم: إنه لا يفيد النفى فى الماضى، وفى المستقبل يفيده.

والثالث كرب. وهويرفع الاسم وينصب الخبر. وخبره يجئ فعلا مضارعا دائما بغير أن. نحو: كرب زيد يخرج.

والرابع أوشك. وهو يرفع الاسم وينصب الخبر. وخبره فعل مضارع مع أن أو بغيرأن. مثل أوشك زيد أن يجئ، أو يجئ.

وقال بعضهم: إن أفعال المقاربة سبعة: هذه الأربعة المذكورة، وجعل، وطفق، وأخذ. وهذه الثلثة مرادفة لكرب وموافقة له فى الاستعمال.

النوع الثانى عشر:

أفعال المدح والذم. وهى أربعة:

الأول نِعْمَ. أصله نَعِمَ - بفتح الفاء وكسر العين - فكُسِرت الفاءُ اتباعا للعين، ثم أسْكِنَت العينُ للتخفيف، فصار نِعْمَ. وهو فعل مدح. وفاعله قد يكون اسم جنس معرفا باللام، مثل: نعم الرجل زيد. فالرجل مرفوع بأنه فاعل نعم، وزيد مخصوص بالمدح مرفوع بأنه مبتدأ، ونعم الرجل خبره مقدم عليه، أو مرفوع بأنه خبر مبتدأ محذوف وهو الضمير، تقديره: نعم الرجل هو زيد. فيكون على التقدير الأول جملة واحدة، وعلى التقدير الثانى جملتين.

وقد يكون فاعله اسما مضافا إلى المعرف باللام، نحو: نعم صاحب الرجل زيد. وقد يكون ضميرا مستترا مميزا بنكرة منصوبة، مثل: نعم رجلا زيد. والضمير المستتر عائد إلى معهود ذهنى. وقد يحذف المخصوص، إذا دلَّ عليه قرينة، مثل: نعم العبد، أى: نعم العبد أيوب. والقرينة سياق الأية. وشرط المخصوص أن يكون مطابقا للفاعل فى الإفراد والتثنية والجمع والتذكير والتأنيث، مثل: نعم الرجل زيد، ونعم الرجلان الزيدان، ونعم الرجال الزيدون، ونعمت المرأة هند، ونعمت المرأتان الهندان، ونعمت النساء الهندات.

والثانى بئس. وهو فعل ذم، أصله بَئِسَ، من باب علم، فكسرت الفاء لتبعية العين، ثم أسكنت العين تخفيفا، فصارت بئس. وفاعله أيضا أحد الأمور الثلثة المذكورة فى نعم. وحكم المخصوص بالذم كحكم المخصوص بالمدح فى جميع الأحكام المذكورة، مثل: بئس الرجل زيد، وبئس صاحب الرجل زيد، وبئس رجلا زيد، وبئس الرجلان الزيدان، وبئس الرجال الزيدون، وبئست المرأة هند، وبئست المرأتان الهندان، وبئست النساء الهندات.

والثالث ساء. وهو مرادف لبئس وموافق له فى جميع وجوه الاستعمال.

والرابع حبّ. ـ بفتح الفاء أو ضمها ـ أصله حَبُبَ ـ بضم العين ـ فأسكنت الباء الأولى وأدغمت فى الثانية، على اللغة الأولى، أو نقلت ضمتها إلى الحاء وأدغمت الباء فى الباء، على اللغة الثانية. وحب لا ينفصل عن ذا فى الاستعمال. ولهذا يقال فى تقرير الأفعال: حبذا. وهو مرادف لنعم. وفاعله ذا، والمخصوص بالمدح مذكور بعده. وإعرابه كإعراب مخصوص نعم فى الوجهين المذكورين، لكنه لا يطابق فاعله فى الوجوه المذكورة، مثل: حبذا زيد، وحبذا الزيدان، وحبذا الزيدون، وحبذا هند، وحبذا الهندان، وحبذا الهندات. ويجوز أن يكون قبله أو بعده اسم موافق له منصوبا على التميز أوعلى الحال، مثل: حبذا رجلا زيد، وحبذا راكبا زيد، وحبذا زيد رجلا، وحبذا زيد راكبا.

واعلم أنه لا يجوز التصرف فى هذه الأفعال غير إلحاق التاء فيها. ولهذا سميت هذه الأفعال غير متصرفة.

النوع الثالث عشر:

أفعال القلوب. وإنما سمّيت بها؛ لأنّ صدورها من القلب ولا دخل فيه للجوارح. وتسمى أفعال الشك واليقين أيضا؛ لأن بعضها للشك وبعضها لليقين. وهى تدخل على المبتدأ والخبر وتنصبهما معاً بأن يكونا مفعولين لها.

وهي سبعة: ثلثة منها للشك، وثلثة منها لليقين، و واحد منها مشترك بينهما.

أما الثلثة الأوَل، فحسبتُ وظننت وخلتُ، مثل: حسبت زيداً فاضلا، وظننت بكراً نائما، وخلت خالداً قائماً. و"ظننت" إذا كان من الظنة بمعنى التهمة، لم يقتض المفعول الثانى، مثل: ظننت زيدا، أى: اتهمته.

وأما الثلثة الثانية، فعلمت ورأيت ووجدت، مثل: علمت زيدا أمينا، ورأيت عمرا فاضلا، و وجدت البيت رهينا. و"علمت" قد يجئ بمعنى: عرفت، نحو: علمت زيدا، أى: عرفته. و"رأيت" قد يكون بمعنى: أبصرت، كقوله تعالى: فانظر ماذا ترى . و "وجدت" قد يكون بمعنى: أصبت، مثل: وجدت الضالة، أى: أصبتها. فإنّ كلّ واحد من هذه المعانى لا يقتضى إلا متعلقا واحدا، فلا يتعدىّ إلا إلى مفعول واحد.

والواحد المشترک بينهما هو "زعمت"، مثل: زعمت اللّٰه غفورا، فهو لليقين. وزعمت الشيطان شكورا، فهو للشک.

وفى هذه الأفعال لا يجوز الاقتصار على أحد المفعولين؛ لأنهما كاسم واحد؛ لأن مضمونهما معا مفعول به في الحقيقة، وهو مصدر المفعول الثانى المضاف إلى المفعول الأول؛ إذ معنى علمت زيدا فاضلا: علمت فضل زيد. فلو حذف أحدهما كان كحذف بعض أجزاء الكلمة الواحدة.

وإذا توسطت هذه الأفعال بين مفعوليها أو تأخرت عنهما جاز إبطال عملها، مثل: زيد ظننت قائم، وزيدا ظننت قائما، وزيد قائم ظننت، وزيداً قائماً ظننت. فإعمالها وإبطالها حينئذ متساويان. وقال بعضهم: إن إعمالها أولى على تقدير التوسط، وإبطالها أولى على تقدير التأخر.

وإذا زيدت الهمزة في أول علمت ورأيت، صارا متعديين إلى ثلثة مفاعيل، نحو: أعلمت زيدا عمرا فاضلا، وأرأيت عمرا خالدا عالما. فزيد فيهما بسبب الهمزة مفعول آخر؛ لأن الهمزة للتصيير. فمعنى المثال الأول: حملت زيدا على أن يعلم عمرا فاضلا، ومعنى المثال الثانى: حملت عمرا على أن يعلم خالدا عالماً. وذلک مخصوص بهذين الفعلين دون أخواتهما. وهذا مسموع من العرب، خلافا للأخفش؛ فإنه أجاز زيادة الهمزة فى جميع هذه الأفعال، قياسا

على أعلمت وأرأيت، نحو: أظننت وأحسبت وأخلت و أوجدت وأزعمت زيدا عمرا فاضلا. وأنبأ ونبأ وأخبر وخبر أيضا تتعدى إلى ثلثة مفاعيل.

اعلم أنه لا يجوز حذف المفعول الأول من المفاعيل الثلثة، لكن يجوز حذف المفعولين الأخيرين معاً. ولا يجوز حذف أحدهما بدون الأخر، كما مرَّ.

أما القياسية فسبعة عوامل:

الأول منها الفعل مطلقا، سواء كان لازما أو متعديا،ماضيا كان أو مضارعا، أمرا كان أو نهيا. كل فعل يرفع الفاعل، نحو: قام زيد، وضرب زيد. وأما إذا كان متعديا، فينصب المفعول به أيضا، مثل: ضرب زيد عمراً. ولا يجوز تقديم الفاعل على الفعل، بخلاف المفعول؛ فإن تقديمه عليه جائز. ولا يجوز حذف الفاعل، بخلاف المفعول؛ فإن حذفه جائز، نحو: ضرب زيد.

والثاني المصدر. وهو اسمُ حدث اشتق منه الفعل. وإنما سمّي مصدرا؛ لصدور الفعل عنه، فيكون محلا له. قال البصريون: إن المصدر أصل والفعل فرع؛ لاستقلاله بنفسه وعدم احتياجه إلى الفعل، بخلاف الفعل؛ فإنه غير مستقل بنفسه ومحتاج إلى الاسم. وقال الكوفيون: إن الفعل أصل والمصدر فرع؛ لإعلال المصدر بإعلاله وصحته بصحته، نحو: قام قياما، وقاوم قواما. أُعِلّ "قياما" بقلب الواو فيه ياءً؛ لقلب الواو ألفا فى "قام". وصح "قواما"؛ لصحة "قاوم". ولا شك أن دليل البصريين يدل على أصالة المصدر مطلقا، ودليل الكوفيين يدل على أصالة الفعل فى الإعلال، فلا تلزم منه أصالته مطلقا. ولو كان هذا القدر يقتضى الأصالة، يلزم أن يكون "يعد" بالياء و "أكرم" متكلما بالهمزة أصلا وباقي الأمثلة فرعا، ولا قائل به أحد.

اعلم أن المصدر يعمل عمل فعله، فإن كان فعله لازما، فيرفع الفاعل فقطِ، مثل: أعجبنى قيامُ زيد. وإن كان متعديا، فيرفع الفاعل وينصب المفعول، نحو: أعجبنى ضربُ زيدٍ عمراً ،فزيد في المثالين مجرور لفظا؛ لإضافة المصدر إليه، ومرفوع معنى؛ لأنه فاعل.

وهو على خمسة أنواع:

أحدها أن يكون مضافا إلى الفاعل ويذكر المفعول منصوبا، كالمثال المذكور.

وثانيها أن يكون مضافا إلى الفاعل ولم يذكر المفعول، نحو: عجبت من ضرب زيد.

وثالثها أن يكون مضافا إلى المفعول حال كونه مبنيّا للمفعول القائم مقام الفاعل، نحو: عجبت من ضرب زيد، أى: من أن يضرب زيد.

ورابعها أن يكون مضافا إلى المفعول ويذكر الفاعل مرفوعا، نحو: عجبت من ضرب اللص الجلادُ.

وخامسها أن يكون مضافا إلى المفعول ويحذف الفاعل، نحو: قوله تعالى: لا يسأم الإنسان من دعاء الخير. أى: من دعائه الخير.

اعلم أن هذه الصور جارية في مصدر الفعل المتعدي. وأما في مصدر الفعل اللازم، فصورة واحدة. وهي أن يضاف إلى الفاعل، نحو: أعجبنى قعود زيد. وفاعل المصدر لا يكون مستترا ولا يتقدم معموله عليه.

والثالث اسم الفاعل. وهو كل اسم اشتق من فعل لذات من قام به الفعل. وهو يعمل عمل فعله كالمصدر. فإن كان مشتقا من الفعل اللازم، فيرفع الفاعل فقط، مثل: زيد قائم أبوه. وإن كان مشتقا من الفعل المتعدي، فيرفع الفاعل وينصب المفعول به أيضا، مثل: زيد ضارب غلامه عمرا. وشرط عمله أن يكون بمعنى الحال أو الاستقبال. وإنما اشترط بأحدهما؛ ليكمل مشابهته بالفعل المضارع؛ لأنه لما كان مشابها بالفعل المضارع بحسب اللفظ فى عدد الحروف والحركات والسكنات، فكان حينئذٍ مشابها بحسب المعنى أيضا.

ويشترط أيضا اعتماده على المبتدأ، فيكون خبرا عنه، مثل: المثال المذكور، أو على الموصول، فيكون صلة له، نحو: الضارب عمرا فى الدار، أي: الذي هو ضارب عمرا في الدار، أوعلى الموصوف، فيكون صفة له، مثل: مررت برجل ضارب ابنه جارية، أو على ذي الحال، فيكون حالا عنه، مثل: مررت بزيد راكبا أبوه، أو على حرف النفى، أو الاستفهام بأن يكون قبله

حرف النفى أو الاستفهام، مثل: ما قائم أبوه ،وأ قائم أبوه.

وإن فقد في اسم الفاعل أحد الشرطين المذكورين فلا يعمل أصلا، بل يكون حينئذٍ مضافا إلى ما بعده، مثل: مررت بزيد ضارب عمرو أمس. وإن كان اسم الفاعل معرفا باللام، يعمل فى ما بعده في كل حال، سواء كان بمعنى الماضى أو الحال أو الاستقبال، وسواء كان معتمدا على أحد الأمور المذكورة أو غير معتمد، مثل: الضارب عمرا الأن أو أمس أو غدا هو زيد.

اعلم أن اسم الفاعل الموضوع للمبالغة، كضرّاب وضروب ومضراب ـ بمعنى: كثير الضرب ـ وعلامة وعليم ـ بمعنى: كثير العلم ـ وحذر ـ بمعنى: كثير الحذر ـ مثل اسم الفاعل الذى ليس للمبالغة في العمل، وإن زالت المشابهة اللفظية بالفعل، لكنهم جعلوا ما فيها من زيادة المعنى قائما مقام ما زال من المشابهة اللفظية.

ورابعها اسم المفعول. وهو كل اسم اشتق لذات مَن وقع عليه الفعل. وهو يعمل عمل فعله المجهول، فيرفع اسما واحدا بأنه قائم مقام فاعله.

وشرط عمله كونه بمعنى الحال أو الاستقبال، واعتماده على المبتدأ، كما في اسم الفاعل، مثل: زيد مضروب غلامُه الأن أو غدا، أو الموصول، نحو: المضروب غلامه زيدٌ، أو الموصوف، مثل: جاء نى رجل مضروب غلامه، أو ذي الحال، مثل: جاء نى زيدٌ مضروبا غلامه، أو حرف النفى، أو الاستفهام، مثل: ما مضروب غلامه، وأمضروب غلامه.

وإذا انتفى فيه أحد الشرطين المذكورين ينتفى عمله، وحينئذ يلزم إضافته إلى ما بعده. وإذا دخل عليه الألف واللام يكون مستغنيا عن الشرطين في العمل، مثل: جاء نى المضروب غلامه.

وخامسها الصفة المشبهة. وهي مشابهة باسم الفاعل في التصريف وفي كون كل منهما صفة، مثل: حسن، حسنان، حسنون، حسنة، حسنتان، حسنات، على قياس: ضارب، ضاربان، ضاربون، ضاربة، ضاربتان، ضاربات.

وهي مشتقة من الفعل اللازم دالة على ثبوت مصدرها لفاعلها على سبيل

الاستمرار والدوام بحسب الوضع. وتعمل عمل فعلها من غير اشتراط زمان؛ لكونها بمعنى الثبوت. وأما اشتراط الاعتماد فمعتبر فيها، إلّا أن الاعتماد على الموصول لا يتأتى فيها؛ لأن اللام الداخلة عليها ليست بموصول بالاتفاق. وقد يكون معمولها منصوبا على التشبيه بالمفعول في المعرفة وعلى التمييز في النكرة ومجرورا على الإضافة. وتكون صيغة اسم الفاعل قياسية، وصيَغها سماعية، مثل: حَسَنٌ وصعبٌ وشديدٌ.

وسادسها المضاف. كل اسم أضيف إلى اسم آخر، فيجر الأول الثاني مجردا عن اللام والتنوين وما يقوم مقامه من نوني التثنية والجمع؛ لأجل الإضافة.

والإضافة إما بمعنى اللام المقدرة، إن لم يكن المضاف إليه من جنس المضاف ولا يكون ظرفا له، مثل: غلام زيد. وإما بمعنى من، إن كان من جنسه، مثل: خاتمُ فضّةٍ. وإما بمعنى في، إن كان ظرفا له، نحو: ضرب اليوم.

وسابعها الاسم التام. كل اسم تمَّ فاستغنى عن الإضافة بأن يكون في آخره تنوين أو ما يقوم مقامه من نونى التثنية والجمع أو يكون في آخره مضاف إليه. وهو ينصب النكرة على أنها تمييز له، فيرفع منه الإبهام، مثل: عندى رطل زيتا، ومنوان سمنا، وعشرون درهما، ولي ملؤه عسلا.

وأما المعنوية، فمنها عددان.

المراد من العامل المعنوى ما: يعرف بالقلب وليس للسان حظ فيه.

أحدهما العامل في المبتدأ والخبر، وهو الابتداء، أى: خلو الاسم عن العوامل اللفظية، نحو: زيد منطلق.

وثانيهما العامل في الفعل المضارع، وهو صحة وقوع الفعل المضارع موقع الاسم، مثل: زيد يعلم. فيعلم مرفوع لصحة وقوعه موقع الاسم؛ إذ يصح أن يقال موقع يعلم: عالمٌ. فعامله معنوى. وعند الكوفيين أن عامل الفعل المضارع تجرده عن العامل الناصب والجازم، وهو مختار ابن مالك. [رحمه اللّٰه تعالىٰ].

تـــمــــت